لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس



مؤلف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

Marfat.com

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

سُنّتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سو بارہ سُنتوں پر جدّید سائنسی تحقیق جِسے پڑھ کر آپ کا دِل باغ باغ ہو جائے گا۔

مؤلف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ ۰ لاہور

042-7248657 0321/0300-9467047

Email : zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

پبلشرز
زاویہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۰۰۹ء

85011

بار اوّل ——— ۱۰۰۰

ہدیہ ——— 120 روپے

○

زیر اہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے

کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ، بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
حنفیہ پاک پبلی کیشنز، کھارادر، کراچی	
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور	0423-7226193
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، ملتان	061-4545486
مکتبہ ابوحنیفہ، جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور	0300-4986439
قادری کتب خانہ، قائداعظم روڈ، میلسی	0307-6666422

Marfat.com

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس کے کلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام کہا۔ جس کے اخلاق کو حق تعالیٰ جل جلالہٗ نے خُلقِ عظیم کہا اور جس کی سنتوں کو کائنات کے ہر شخص کیلئے شفاً ، رحمت اور دکھ درد کا علاج بنایا میری مراد سرکار دو عالم، شہنشاہِ دو عالم ﷺ کی ذات اقدس ہے جن کے شب و روز اُمّت کے غم میں روتے ہوئے گزرے۔

طالبِ غمِ مصطفیٰ ﷺ

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی۔

(امیر تحریک تحفظ اسلام)

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	انتساب	3
2	نماز اور جدید سائنسی انکشافات	14
3	مسواک کی سنت اور موجودہ سائنس	20
4	وضو اور سائنسی تحقیق	23
5	کھانے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	29
6	سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا اور جدید سائنسی تحقیق	30
7	مل کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق	31
8	بیٹھ کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق	31
9	برتن کو چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	32
10	انگلیوں کا چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	32
11	ٹیک لگا کر کھانے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق	33
12	زیادہ کھانے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق	34
13	کھانے کے بعد پانی پینے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق	34

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
14	کھانے کے بعد خلال کرنے کی سنت اور سائنسی تحقیق	35
15	قیلولہ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	36
16	پانی پینے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	37
17	پانی چوس کر پینا اور جدید تحقیق	37
18	پانی تین سانس میں پینا اور جدید سائنسی تحقیق	38
19	برتن میں سانس نہ لینا اور جدید سائنس	38
20	کھلے برتن میں پانی پینا اور جدید سائنسی تحقیق	39
21	لباس کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	39
22	عورتوں کے باریک لباس کے نقصانات اور سائنسی انکشافات	41
23	تنگ لباس کے نقصانات اور وبال، سائنسی انکشافات	42
24	مسجد میں داخلے کا طریقہ اور سائنسی تحقیق	42
25	سیدھی کروٹ لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	43
26	زمین پر سونا اور جدید تحقیق	44
27	نرم بستر کے نقصانات اور سائنسی تحقیق	44
28	بستر کو جھاڑنا اور جدید سائنسی تحقیق	45
29	الٹا لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	46
30	باوضو سونا اور جدید تحقیق	47

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
31	بغیر منڈیر والی چھت کے نقصانات اور تحقیق	47
32	عمامے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	48
33	داڑھی منڈوانا اور جدید سائنسی تحقیق	50
34	ختنہ کرنا اور جدید سائنسی تحقیق	51
35	سرکارِ دوعالم ﷺ کا چلنا اور جدید سائنسی تحقیق	52
36	پیدل چلنا اور جدید تحقیق	53
37	ناخن ترشوانا اور جدید سائنسی تحقیق	54
38	ناخن پالش کی لعنت اور سائنسی تحقیق،	55
39	نکاح کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	56
40	آبادی کی روک تھام کی مذمت اور رپورٹ	57
41	زنا کی آفت اور سائنسی انکشافات	59
42	برباد جوانی اور سائنسی انکشافات	61
43	فلمیں دیکھنے کی لعنت اور سائنسی انکشافات	62
44	گندے لٹریچر کی تباہ کاریاں اور تحقیق	63
45	جماہی کو روکنا اور جدید سائنسی تحقیق	65
46	چھینکنا اور جدید سائنسی تحقیق	65
47	سُرمہ لگانا اور جدید سائنسی تحقیق	66

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
48	تیل لگانا، کنگھی کرنا اور جدید سائنسی تحقیق	67
49	زلفوں والی سنت اور تحقیق	68
50	بیٹھ کر جوتے پہننا اور جدید تحقیق	69
51	خوشبو کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	69
52	طلاق ناپسندیدہ فعل اور جدید تحقیق	71
53	مسکراہٹ کے فوائد اور جدید سائنسی تحقیق	72
54	شوہر کو اذیت دینے والی عورت اور جدید تحقیق	73
55	شہد کی مکھی کی خصوصیات اور جدید سائنسی تحقیق	74
56	آبِ زم زم اور جدید سائنسی تحقیق	81
57	جَذام کی بیماری اور جدید تحقیق	82
58	غُصّے کی تباہی اور جدید سائنسی انکشافات	83
59	جھوٹ کے نقصان اور سائنسی انکشافات	85
60	گالیاں دینا اور سائنسی انکشافات	86
61	شراب کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق	87
62	لِپ اسٹک اور بیوٹی رپورٹ	92
63	میک اپ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات	93
64	روزہ کے فوائد اور سائنسی انکشافات	94

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
65	کھجور سے افطاری اور جدید تحقیق	94
66	نظرِ بد کی حقیقت اور جدید سائنس	102
67	عصاَ رکھنے کی سنت اور سائنس	104
68	نام کا اثر اور سائنسی انکشافات	105
69	توکل اور جدید سائنسی انکشافات	106
70	قرآن کی حقانیت اور جدید سائنسی انکشافات	107
71	بارش کا پانی اور سائنس	117
72	روغنِ زیتون کی مالش اور جدید تحقیق	120
73	ماں کے دودھ کے فوائد اور جدید سائنس	121
74	اعلیحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ اور جدید تحقیق	122
75	زکوٰۃ دینے سے مال کا بڑھنا اور جدید تحقیق	123
76	تجارت کے معاملات اور جدید تحقیق	124
77	سور کا حرام گوشت اور جدید سائنسی تحقیق	127
78	جھٹکے کا گوشت اور جدید تحقیق	128
79	مریض کی عیادت اور سائنسی انکشافات	130
80	بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا اور سائنسی انکشافات	132
81	کلونجی میں شفا اور جدید تحقیق	133

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
82	دودھ پینے کی سنت اور جدید تحقیق	134
83	کدّو اور جدید تحقیق	135
84	کھیرے کے فوائد اور جدید تحقیق	137
85	چقندر کی برکتیں اور جدید تحقیق	137
86	ذخیرہ اندوزی کا وبال اور جدید سائنسی انکشافات	138
87	اولاد کے حقوق اور جدید تحقیق	140
88	نقل اتارنے کی ممانعت اور تحقیقی دنیا	141
89	دُعا کے برکات اور جدید تحقیق	142
90	آنسو بہانا سُنت مصطفیٰ ﷺ اور سائنسی تحقیق	144
91	کھیلوں کے نقصانات اور تحقیق	145
92	تحفہ دینے کی سنت اور جدید مشاہدات	147
93	انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور تحقیق	149
94	ظالموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور جدید تحقیق	150
95	نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنا اور جدید تحقیق	153
96	گفتگو کا اسلامی طریقہ اور تحقیقی دنیا	154
97	روحانیت کی حقیقت اور سائنس	155
98	مسور کی دال اور جدید تحقیق	157

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
99	جَو کا آٹا اور جدید تحقیق	158
100	سرکہ اور جدید تحقیق	159
101	کھجور کے فوائد اور سائنسی علوم	161
102	مچھلی کی غذائیت اور جدید تحقیق	163
103	محبت کی بشادیاں اور سائنسی انکشافات	164
104	عدل وانصاف اور جدید تحقیق	167
105	خواب کی حقیقت اور جدید تحقیق	170
106	اسلام، حقوق اور تحقیقی منظر	172
107	مراقبہ اور جدید تحقیق	179
108	اذان بھلائی کی جانب بڑھانے کی آواز اور تحقیق	181
109	اچھی نیت اور جدید سائنسی تحقیق	183
110	غیبِ رسول ﷺ اور جدید تحقیق	184
111	وعدہ پورا کرنا اور جدید تحقیق	188
112	لمحہ فکریہ	189

Marfat.com

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم .

انسان کے زندگی گزارنے کے طریقے بہت سے ہیں ہر مذہب کا اپنا طریقہ ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے وہ کونسا طریقہ ہونا چاہیے جس کے مطابق وہ زندگی گزاریں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ جس کا ترجمہ اور مفہوم کچھ یوں ہے ''(اے اس دنیا میں رہنے والو!) میرے محبوب ﷺ کی زندگی تمہارے لئے عملی نمونہ ہے''۔

معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہمیں زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے ہیں، ہمیں کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا فرمائی، مسلمانوں کو ایک پہچان دی، اپنا امتی بنایا جس کا امتی بننے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے تمنا کی تھی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی تمام ادائیں مسلمانوں کے لئے زندگی گزارنے کے سُنہری اصول ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہر بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے جس کا ترجمہ اور مفہوم کچھ یوں ہے۔

''میرے محبوب ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر جب بھی بولتے ہیں وحی الٰہی کے مطابق کلام کرتے ہیں''۔

معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی زندگی سارے عالم کے لئے عملی نمونہ ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کے اقوال واطوار ہر ہر لمحہ قلمبند ہوں۔ یہ شان صرف اور صرف سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے۔ میرے محبوب ﷺ کھانا کھائیں تو

Marfat.com

حدیث، پانی پئیں تو حدیث، چلیں تو حدیث، ٹھہر جائیں تو حدیث، نکاح فرمائیں تو حدیث، ہجرت کریں تو حدیث، جہاد کریں تو حدیث اور اللہ اللہ مسکرائیں تو حدیث، کلام فرمائیں تو حدیث اور خاموش رہیں تو حدیث۔ (سبحان اللہ)

الغرض کہ ہر ادا بے مثال ہے۔ ہر ادا میں فائدہ اور سارے عالم کے لئے حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔ میرے مولا ﷺ کی پیاری اداؤں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نہ صرف لکھ لیتے تھے بلکہ اس پر یہ کمال تھا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمارے پیارے مصطفیٰ ﷺ کی ہر ادا کو اپنی زندگی اور اپنے کردار میں سجالیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہر کام سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت کے مطابق ہوتا تھا۔

حدیث شریف: حضرتِ بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے میری کسی سنت کو رواج دیا جو میرے بعد متروک ہو گئی تھی تو اس کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر اور جس نے کوئی گمراہی میں ڈالنے والی نئی چیز گھڑی جس سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور نہ اس کا رسول ﷺ تو اس کو عمل کرنے والوں کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ملے گا۔ ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر''۔ (ترمذی شریف، ابنِ ماجہ)

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کسی نے عمل کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا تو ہلاک ہو جائے گا۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اگر کسی نے دسویں حصے پر بھی عمل کرلیا تو نجات پا جائے گا''۔ (بحوالہ: ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور سختی سے اس پر کاربند رہنا اور نئی گھڑی ہوئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی گھڑی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔ (بحوالہ: ابوداؤد، ترمذی شریف)

دیگر احادیث مُبارکہ میں بھی سرکارِ دوعالم ﷺ نے اپنی سنتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا اور اسے نجات کا راستہ، صراطِ مستقیم اور مشکلات کا حل ارشاد فرمایا ہے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کی سُنت فلاح کا راستہ ہے، ہدایت کا نور ہے، کامرانی اور کامیابی کی طرف جانے کا راستہ ہے، معرفتِ الٰہی جل جلالہ کا خزانہ ہے، عاشقوں کے دل کا چین ہے، بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، پریشان حالوں کے لئے دُکھ کا درماں ہے، محبتِ رسول ﷺ کی کُنجی ہے، قُربِ رسول ﷺ کا ذریعہ ہے، دعویٰ محبت کی دلیل ہے، ظُلمت کے اندھیرے میں نور ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رِضا کا باعث ہے۔

آج سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے سائنسدان چاند پر پہنچ گئے، خلا میں خلائی اسٹیشن قائم کر لئے، سمندر کا پیٹ چیر کر رکھ دیا، دریاؤں کی تہہ تک پہنچ گئے، مواصلاتی سیارے بنالئے، ایسے ایسے طیارے بنالئے جو اتنے تیز رفتار ہیں کہ طیارہ گذر جاتا ہے اور آواز کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ ایٹمی ٹیکنالوجی بنالی، میزائل اور راکٹ بنالئے، انٹرنیٹ جیسی ایجاد نکالی، مگر میرے سرکارِ دوعالم ﷺ کی سنتوں سے پیچھے رہ گئے۔ میرے مولا ﷺ نے چودہ سو سال پہلے جو فرمایا اب جا کر اس پر تحقیق ہو رہی ہے اور سائنس اب اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مسلمانوں کے نبی ﷺ کی ہر ادا میں کمال اور حکمت ہے۔

ایک سائنسدان نے یہاں تک لکھ دیا کہ ''مسلمانوں کو علاج کی کوئی

Marfat.com

ضرورت نہیں کیونکہ ان کے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل ان کے لئے بیماری سے شفا ہے۔ پریشانیوں سے رہائی اور حکمتوں کا سرچشمہ ہے"۔

انسان کی عقلیں اور اس کی سوجھ بوجھ نئے نویلے فیشن اور اس کی گونج گونج
ادوار کی ترقیاں اور اس کی وسعتیں جس میں آکر سمٹ جائیں وہ ہیں سنتیں
محبوب کی سنتوں کا. وہ ہے سمندر عاشق کیلئے سیرابی ہے جس کے اندر
یہ اس ہستی کی سنتیں ہیں اللہ اکبر! سائنس نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے جسکے در پر
پھر کیوں نہ کریں عمل مسلماں اس پر ہو قرب مصطفیٰ ﷺ اور رضائے الٰہی جسکے اندر

﴿نماز اور جدید سائنسی انکشافات﴾

نماز اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت ہے یہ وہ تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے دیدار سے سرفراز فرمانے کے بعد عطا فرمایا یہ ایسی عبادت ہے جسکا کوئی ثانی نہیں ہے اس کے پڑھنے سے وہ سکون، اطمینان، مٹھاس اور لذت ملتی ہے جو کائنات کی کسی چیز میں نہیں ہے کیونکہ بندہ اپنے رب تعالیٰ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اسکی معراج ہو جاتی ہے۔

جہاں اس کے باطنی فوائد ہیں وہیں اس کے ظاہری اور دُنیاوی فائدے بھی ہیں. جسے ہم نے نہیں بلکہ جدید سائنسی تحقیق نے بھی ثابت کیا ہے۔

نماز اور ورزش: نماز ایک بہترین ورزش ہے سُستی، کاہلی اور اس پُرفتن دور میں نماز ہی ایک چیز ہے جسکو صحیح طور پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔ نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی و خوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے گلینڈز (Glands) کی نشوونما کرتی ہے۔ آدمی جب ساری

Marfat.com

رات سویا رہتا ہے جسکی وجہ سے اعضاء سُست ہو جاتے ہیں جسم کا دورانِ خون سُست ہو جاتا ہے اب اِس جسم کو ایسی ورزش کی ضرورت ہے جو جسم کو دوبارہ چُست کردے تو اللہ اکبر! فجر کی نماز رکھ دی گئی تا کہ بندے میں چُستی پیدا ہو۔ اس کے بعد پھر بندہ طویل کام کاج کے بعد پریشان ہوتا ہے تو ظہر کی نماز کا حُکم دیا گیا تا کہ بندہ سارے خیالات کو بُھلا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جُھک جائے۔

عصر کا وقت جب آتا ہے تو عصر کی نماز کا حُکم ہوتا ہے تا کہ بندہ کسی بھی طریقے سے اپنے رب جل جلالہٗ کی یاد میں رہے غافل نہ ہو اور یہی کیفیت مغرب کی بھی ہے۔

اسکے بعد بندہ کھانا کھاتا ہے۔ پھر عشاء کی نماز کا وقت ہوتا ہے اس میں زیادہ رکعتیں ہیں تا کہ آدمی جو کھانا کھاتا ہے وہ اس کی برکت سے ہضم ہو جاتا ہو جائے کیونکہ جو کھانا جسم میں ہضم نہیں ہوتا وہ طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

نماز سے بیماریوں کا علاج : ایک پاکستانی ڈاکٹر، ڈاکٹر ماجد فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کیلئے یورپ گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش سکھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور ادا کیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ دماغی بیماریوں، اعصابی امراض، نفسیاتی امراض، بے چینی، دل کے امراض، جوڑوں کے امراض، معدے اور السر کی شکایت، شوگر، آنکھوں اور گلے کی بیماریوں سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ وہ سب ورزشیں حالت نماز میں موجود ہیں۔

Marfat.com

﴿قیام اور سائنسی تحقیق﴾

قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ پینتالیس منٹ ایسی حالت میں کھڑا رہے تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے قوت فیصلہ اور قوت مدافعت میں زیادتی ہوتی ہے۔

﴿رکوع اور جدید سائنس﴾

رکوع کے متعلق سرجنز کا بیان ہے کہ رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جنکے حرام مغز مین ورم ہو گیا ہو بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ کی وجہ سے دماغ ونگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

﴿سجدہ اور جدید سائنس﴾

نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدے کی حالت میں دماغی اعصاب، آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون متوازن ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتے ہیں۔

﴿سلام پھیرنا اور جدید سائنس﴾

ڈاکٹر عبدالواحد کی ریسرچ ہے کہ سلام پھیرنے کے لئے نمازی کو سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا دل کی بیماریوں اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

﴿نماز تہجد اور جدید سائنسی تحقیق﴾

تہجد کی نماز کے بارے میں جدید تحقیق ہے کہ پچھلی رات کو جاگنے سے انسانی جسم پر مندرجہ ذیل فوائد مرتب ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۱..... ﴿ دل کے امراض کے لئے تریاق دو عالم ہے۔
۲..... ﴿ اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کیلئے مفید ہے۔
۳..... ﴿ دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کیلئے آخری علاج ہے۔
۴..... ﴿ نگاہوں کا علاج ہے خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہیں۔
۵..... ﴿ انسانی جسم میں نشاط و فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتا ہے جو سارا دن اسے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

ایک فزیشن اور نماز: ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کے درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا مسلسل علاج کے بعد وہ صحت مند ہو گیا اور تمام ادویات کا استعمال چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

﴿فجر کا وقت اور جدید تحقیق﴾

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظانِ صحت کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کیلئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار، قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑنے کیلئے بھی ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں پھر تیز پھر تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے۔ بیکٹریا (Bacteria) کی ایک قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے اگر وہ غذا، لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش اور آنتوں کے ورم اور السر کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

Marfat.com

﴿ظہر کا وقت اور جدید تحقیق﴾

سورج کی تمازت ختم ہوکر (جو زوال سے شروع ہوتی ہے) زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

﴿عصر کا وقت اور جدید تحقیق﴾

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری اور دوسری طولانی، زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت تک یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ دن کے حواس کے بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور اضمحلال کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی کے ساتھ قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

﴿مغرب کا وقت اور جدید تحقیق﴾

آدمی اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ایسا

Marfat.com

گھر اور بہترین رفیقۂ حیات عطا کی جس نے اس کی اور اس کے بچوں کی غذائی ضروریات پوری کیں شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش وخرم اور پر کیف ہو جاتا ہے اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوئی ہے جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پرسکون ذہن سے محو گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہِ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادتوں کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی حمیت وعشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد بہت سعادت مند ہوتی ہے اور ماں باپ کی خدمت کرتی ہے۔

﴿عشاء کا وقت اور جدید تحقیق﴾

آدمی جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور کھانا کھا کر آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں۔ عشاء کی نماز پڑھنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آدمی جسمانی امراض سے بچ جاتا ہے بلکہ سارے دن کی بے سکونی اور پریشانی کے بعد عشاء کی نماز میں سکون اور قرار محسوس کرتا ہے۔

اللہ اکبر! کیا شان ہے کہ بندہ ظاہری اور باطنی دونوں طرف سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ موجودہ جدید تحقیق نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے مگر افسوس لوگ پھر بھی نماز سے غافل ہیں وقت کب آئے گا جب ہر مسلمان نماز پابندی کے ساتھ ادا کرے گا۔

Marfat.com

﴿مسواک کی سنت اور موجودہ سائنس﴾

مسواک سرکار دو عالم ﷺ کی وہ سنت مبارکہ ہے جسے ساری زندگی آپ ﷺ نے اپنائے رکھا۔ یہاں تک کہ بوقت وصال بھی آپ ﷺ نے مسواک استعمال فرمائی۔

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ (بخاری شریف)

جدید تحقیق: ایک صاحب منہ کی بدبو کیلئے اعلیٰ قسم کے ٹوتھ پیسٹ استعمال کر چکے تھے۔ ادویات، منجن اور طرح طرح کی دافع تعفن ادویات استعمال کیں۔ انہوں نے مشورہ کیا تو پیلو کا مسواک استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا اور ساتھ ہی یہ احتیاط بتائی گئی کہ روزانہ مسواک کے ریشے نئے ہوں یعنی روزانہ ریشوں کو کاٹتے رہیں اور نئے ریشے استعمال کرتے رہیں (یہ ہر آدمی کے لئے ضروری ہے ورنہ مسواک کے فوائد مطلوبہ سے محرومی ہوگی) تھوڑے عرصے کے بعد وہ شخص تندرست ہوگیا۔

مسواک، بلغم اور قوت حافظہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

جدید تحقیق: دائمی نزلے کے وہ مریض جن کا بلغم رکا ہوا ہوتا ہے جب وہ مسواک استعمال کرتے ہیں تو بلغم اندر سے خارج ہوتا ہے جس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے۔ ایک پیتھالوجسٹ کہنے لگے کہ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مسواک دائمی نزلے کیلئے تریاق ہے حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے

Marfat.com

ناک کے آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چانس بہت کم ہو جاتے ہیں۔

مسواک کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اس کے اندر کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے پنجاب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلرزدہ اور ویران علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور ماہرین ارضیات کی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دماغ کی خوراک اور معاون جہاں اور بہت سی چیزیں ہیں وہاں فاسفورس بھی ہے اور یہ فاسفورس لعاب اور مساموں کے ذریعے دماغ تک پہنچتا ہے اس لئے دماغ طاقتور اور قوی ہوتا ہے۔

﴿ مسواک دانتوں کی مضبوطی اور پیلاہٹ ختم کرنے کا ذریعہ ﴾

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں۔ دانتوں کی زردی دور کرتی ہے، آنکھوں کی بینائی کو تیز اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، سنت کی اتباع، نماز کے ثواب میں اضافہ، جسم کی تندرستی یہ سب اُمور حاصل ہوتے ہیں۔ (دار قطنی)

دانتوں کی پیلاہٹ اور مسواک: اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے ہیں اور دانتوں سے سفیدی کا استر اُتر جاتا ہے۔ مسواک کے نئے نئے ریشے دانتوں کی پیلاہٹ کیلئے مفید تر ہوتے ہیں۔

﴿ مسواک والی نماز ﴾

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک نماز پر ستر گنا زائد ہے۔

سائنسی تحقیق: دراصل اللہ تعالیٰ کی حمد کے لئے منہ کا صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر کھانا کھایا ہے اور مسواک کے بغیر نماز کا وضو کر کے نماز پڑھی ہے تو خوراک کے

Marfat.com

ذرات زبان میں اٹکتے رہیں گے اور نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑیگا۔

نمازی کو نماز کیلئے کھڑا ہونا ہے اگر منہ سے بدبو نکلی تو لوگ نفرت کریں گے اور نمازیوں کو تکلیف پہنچے گی۔ لہٰذا مسواک سے منہ کی بدبو ختم ہوتی ہے مسواک کرنے سے منہ کے اندر ایسی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے تلاوت، تسبیح اور ذکر میں مزا آتا ہے۔

﴿برش اور مسواک میں فرق﴾

برش: ماہرین جراثیم کی برسہا برس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے اس کا استعمال صحت اور تندرستی کیلئے اس وقت مُضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے اگر اس کو پانی سے صاف کیا بھی جائے تو جراثیم مصروفِ نشو ونما رہتے ہیں دوسری بات برش دانتوں کے اوپر سے چمکیلی اور سفید تہہ کو اُتار دیتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہوتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں کی جگہ چھوڑ جاتے ہیں اس سے غذا کے ذرات دانتوں کے درمیان خلاؤں میں پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

﴿مسواک اور سائنس﴾

ہر اس لکڑی کا مسواک دانتوں کیلئے موزوں ہوتا ہے جسکے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کریں اور مسوڑھوں کو زخمی نہ کریں لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم تین قسم کی لکڑی کے مسواک ہیں۔

(۱) پیلو کا مسواک۔ (۲) کنیر کا مسواک۔ (۳) نیم یا کیکر کا مسواک۔

﴿نیت صرف سنت کی رکھو﴾

اللہ اللہ علمائے کرام نے کیا پیاری بات ارشاد فرمائی کہ مسواک کرو تو

85011

Marfat.com

صرف یہ نیت کرو کہ یہ حضور ﷺ کی سنت ہے کیونکہ اگر ہم نے سنت کی نیت کر کے مسواک کی تو کیا دانت صاف نہیں ہونگے ؟ کیا منہ کی بدبو ختم نہیں ہوگی؟

سارے فوائد خود بخود حاصل ہو جائینگے اور سنت کی نیت کرنے سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہمیں سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

﴿وضو اور سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب بندہ وضو کرتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ چہرے کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں، جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں سے کئے ہوئے سارے گناہ پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر وضو سے نکلتا ہے''۔

﴿وضو اچھی صحت کا بہترین نسخہ﴾

القرآن: ''اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو''۔ (سورۃ المائدہ پارہ ۶، آیت نمبر ۶، ترجمہ کنز الایمان)

قرآن کے بہت سے حیرت انگیز حقائق میں سے یہاں ایک عظیم نسخہ کو بیان کیا جا رہا ہے کہ ایک دن آئے گا جب غیر مسلم بھی اس طہارت یعنی وضو کی نقل کریں گے۔ جس کی برکات بغیر اس کا احساس کئے ہوئے ہم پچھلی چودہ صدیوں سے حاصل کر رہے ہیں۔

سائنس تو آج مانتی ہے مگر قرآن مجید نے ہمیں چودہ سو سال پہلے اس کا

Marfat.com

فائدہ بتادیا ہے۔آیئے اب دیکھیں کہ طہارت اور وضو سے کس طرح انسانی صحت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

﴿وضو کے تین اہم فوائد﴾

﴿۱﴾ ﴿خون کی شریانوں کے عمل پر وضو کے اثرات﴾

خون کی شریانون کے عمل کا نظم دو بڑے حیاتیاتی اصولوں پر قائم ہے پہلا اصول دل کا وہ کام ہے جس سے خون کے خلیاتی ریشوں بلکہ بالخصوص ایک ایک خلیہ تک پہنچانا ہے۔ دوسرا اصول جسم میں استعمال شدہ خون کو دل تک واپس پہنچانا ہے۔اگر ایک دفعہ یہ دوطرفہ دورانِ خون درہم برہم ہو جائے تو ڈائسٹالک خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ ڈائسٹالک دل کی دھڑکن کا وہ عمل ہے جس سے دل کا پٹھا کھچاؤ کے بعد ڈھیلا پڑتا ہے۔جس کی وجہ سے شریانوں سے واپس آنے والے خون سے دوبارہ بھر جاتا ہے۔خون کے اس دباؤ کے بڑھنے سے بڑھاپے کے عمل میں تیزی آجاتی ہے بلکہ موت کی رفتار میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

﴿اس دو طرفہ خون کا سب سے اہم پہلو﴾

اس سوال کا جواب بہت سالوں سے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ ان رگوں یا شریانوں کا صحت مند عمل ہے جس سے خون کو دل سے وریدوں تک پہنچایا جاتا ہے اور پھر بال سے باریک بافتوں اور شریانوں سے خون کو دوبارہ دل تک پہنچایا جاتا ہے۔خون کی بافتیں ان لچکدار ٹیوبوں سے مماثلت رکھتی ہیں جو دل سے (شاخیں) نکل کر بدن میں پھیلتی ہیں اور جوں جوں انکا فاصلہ بڑھتا ہے اسی قدر انکی شاخیں پتلی ہوتی جاتی ہیں۔اگر یہ باریک ٹیوبیں سخت ہو کر اپنی لچک کم کر دیں تو دل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے اس کو علم صحت کی اصطلاح میں شریانوں کا سخت ہونا کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

ہماری زندگی کے مختلف پہلو، ان شریانوں کے سخت غیر لچکدار اور سکڑنے کا باعث ہوتے ہیں طب کے علم میں یہ مضمون جو تیز تر بڑھاپے اور فرسودگی کی بنیاد ہے ایک الگ اور تحقیق طلب شعبہ ہے۔ غیر مناسب غذا اور اعصابی رد عمل خون کی شریانوں اور باریک رگوں پر بے حد نقصان دہ طریقے سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اگر خون کی رگوں کے سخت ہونے کے عمل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو کیا کوئی ایسا عملی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جس سے زوال یا انحطاط کو روکا یا کم کیا جا سکے۔

خون کی نالیوں کا سخت، غیر لچکدار یا سکڑنا کوئی اچانک عمل نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ پر محیط ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ نالیاں جو دل سے دوری پر یعنی دماغ، پاؤں اور ہاتھوں میں ہوتی ہیں زیادہ اثر قبول کرتی ہیں۔ غیر لچکدار اور سکڑنے کا عمل کم رفتار سے شروع ہو کر وقت کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتا جاتا ہے۔

لیکن ہماری روزمرہ زندگی میں ایک خاص چیز ہے جو ایک طرح سے خون کی نالیوں کو متبادل طریقے سے پھیلنے اور سکڑنے کے عمل کے ذریعے ورزش مہیا کرتی ہے وہ خاص چیز ہے ''پانی''۔ پانی جو درجۂ حرارت (ٹمپریچر کا اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے) گرم پانی خون سے ان نالیوں کو جو دل سے فاصلہ پر ہوتی ہیں کھول کر یا چوڑا کر کے لچک اور طاقت مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح سرد پانی ان کو سکڑنے کے عمل سے گزارتا ہے اسی طرح ورزش کا یہ عمل ان غذائی چیزوں کو جو نسوں میں خون کی سست گردش کی وجہ سے ہی ممکن ہوتا ہے ان سائنسی اور طبی حقائق کو جاننے کے بعد اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ آیت کریمہ میں دی گئی اس نصیحت کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وضو میں ہاتھ، پاؤں اور منہ کو دھو لیا جائے کیا یہ بجائے خود ایک قرآنی معجزہ نہیں ہے؟۔ اب ذرا خاص کیا آیت کریمہ کے دوسرے حصے کے راز کو

Marfat.com

نہ سمجھنا ناممکن ہے؟ جس میں فرمایا گیا ہے کہ ''اللہ پوری کردے اپنی نعمت تم پر''۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خون کی گردش کا بیش بہا انعام عطا کیا اُس کا ارشاد ہے کہ ہم وضو کا عمل کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اس طرح ہو کہ دورانِ خون اس طرح متناسب طریقے سے قائم رہے کہ ہم مکمل طور پر صحت مند رہیں۔

محترم حضرات! وضو کی لاتعداد برکتوں میں سے یہ صرف ایک تحفہ ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا جائے کہ کس طرح وضو کا عمل جسمانی اور ذہنی ضعف آور فرسودگی کو کم رفتار بنا دیتا ہے جو دماغ میں خون کی نسوں کے سخت اور غیر لچکدار ہونے کی بناء پر ہوتی ہے۔ وضو کی برکات سب سے زیادہ اس شخص کی صحت پر نظر آتی ہے جو ہمیشہ سے اس کا عادی رہا ہو۔

یہ فطری امر ہے کہ وضو کی برکات اور فیوض صرف طبی حقائق پر ہی ختم نہیں ہو جاتے ہمارا مقصد اس کتاب میں سائنسی تشریحات تک ہی محدود ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف منہ اور ہاتھ دھونے کے ساتھ ساتھ، صفائی کے ساتھ ساتھ، خون پر اثر، جلد پر اچھے اثرات سکون و توانائی ملتی ہے۔ یہ سب ظاہری اور سائنسی تشریحات ہیں روحانی فوائد تو سینکڑوں تعداد میں اپنی جگہ ہیں۔

انسانی جلد کے متعلق حسی خصوصیات

پروفیسر ڈاکٹر ٹیجائٹ ٹیجاسین کے سامنے ان کے مخصوص شعبے علم تشریح الاعضاء کے متعلق کچھ قرآنی آیات اور احادیث پیش کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ جینیاتی افزائش کے متعلق ہو بہو یہی تفصیلات بدھ ازم کی کتابوں میں بھی ہیں۔

بعض مسلم حضرات نے ان سے ان کتابوں میں اس کی تفصیلات کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ ایک سال بعد پروفیسر ٹیجاسین کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی میں

Marfat.com

بیرونی ممتحن کے طور پر تشریف لائے تو ان کے سابقہ وعدے کی طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ انہوں نے بدھ ازم میں علم تشریح الاعضاء سے متعلق بات بغیر یقین کے کہی تھی اور جب انہوں نے بدھ ازم کی کتابوں میں چھان بین کی تو معلوم ہوا کہ اس موضوع پر بدھ ازم کی کتب میں کچھ نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد پروفیسر موصوف سے مختلف موضوعات پر سوالات ہوئے اس میں ایک سوال جلد یات اور انسانی جلد کی حسی خصوصیات سے متعلق جدید سائنسی دریافتوں اور انکشافات سے متعلق تھا ان سے پوچھا گیا کہ اگر جلد کو جلایا جائے یا جھلسایا جائے تو تکلیف ہوتی ہے۔ تو ان کا جواب تھا:۔

"Yes if the burn is Deep"

اور قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے اس بات کو بتا دیا گیا تھا کہ کافروں کو جہنم میں جو عذاب دیا جائے گا اس سے اس کی جلد تلف ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو نئی جلد عطا فرمائے گا تو وہ اس عذاب کو اپنے حواس کے ذریعے محسوس کریں گے یہ بات جلد کے عصبی نظام کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

القرآن: ترجمہ: ''جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ وہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے''۔

(سورۃ النساء آیت نمبر ۵۶ پارہ نمبر ۵ ترجمہ کنز الایمان)

جب پروفیسر صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جلد میں حسی عصبی کے حوالے سے متفق ہیں تو پروفیسر صاحب نے کہا کہ ہاں میں متفق ہوں۔

جلد کی حس کے متعلق بہت پہلے علم ہو چکا تھا کیونکہ قرآن مجید میں بتایا گیا

Marfat.com

ہے کہ اگر کوئی احکام خداوندی کے خلاف چلے گا تو سزا کے طور پر اس کی جلد جلا دی جائے گی پھر اس کو اللہ تعالیٰ نئی جلد عطا کرے گا تا کہ اس کو دوبارہ تکلیف وعذاب سے گزارا جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جلن کی درد کا ماخذ جلد پر ہے اس لئے ایک کے بعد دوسری جلد لگا دی جائے گی۔ کیونکہ جلد جلنے کی حساسیت کا مرکز ہے اور اگر جلد مکمل طور پر آگ سے جل کر ختم ہو جائے تو اس کی حساسیت ضائع ہو جائے گی اسلئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں کو یہ عذاب دیگا اور یکے بعد دیگرے نئی جلد عطا کرتا رہیگا۔

طب جدید نے دریافت کیا ہے کہ وہ اعصاب جو درد کا ادراک رکھتے ہیں خواہ وہ درد چوٹ لگنے، جلنے یا شدید گرمی کی وجہ سے ہو وہ اعصاب فقط جلد میں ہی پائے جاتے ہیں یعنی اگر جسم میں سوئی چبھوئی جائے تو درد صرف جلد پر ہوگا لیکن اگر سوئی جلد سے آگے گزار دی جائے تو بقیہ گوشت فی الواقع درد نہیں ہوگا یہ بات تو دور جدید کی تحقیق ہے لیکن قرآن مجید اس کو چودہ سو سال قبل بیان کر چکا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت میں درج ہے اس لئے مزید تکلیف پہنچانے کیلئے جلد کو ہی بار بار تبدیل کیا جائیگا۔ پھر انہوں نے سوال کیا:۔ "But who is "Allah

ان کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام موجودات کا خالق ہے اگر آپ رحم کے متلاشی ہیں تو رحم آپ کو اس رحمٰن اور رحیم جل جلالہٗ کی ذات سے ہی مل سکتا ہے جس نے اپنے محبوب ﷺ کو علم عطا کیا وہ ذات کتنی اعلیٰ ہے۔ پھر پروفیسر اپنے ملک واپس چلے گئے اور انہوں نے وہاں اپنے نئے حاصل کردہ علوم اور انکشافات پر مبنی کئی لیکچر دیئے پھر ایک موقع ایسا آیا کہ پروفیسر صاحب کا موضوع "Medical Science in the Quran And Sunnah" پروفیسر

Marfat.com

ٹیجا سین نے ایک کانفرنس کے موقع پر قبول اسلام کا اعلان کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ ''اور جنہیں حکم ملا وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا وہی حق ہے اور عزت والے خوب سراہے کی راہ بتاتا ہے''۔ (پارہ ۲۲، آیت نمبر ۶ سورۂ سبا، ترجمہ کنز الایمان)

یہ وہ حقانیت ہے جسے سائنس نے بھی تسلیم کیا۔

وضو کا بچا ہوا پانی اور سائنسی ریسرچ

حدیث شریف میں ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا شفا ہے

اس ضمن میں (Q.M.C) کے ڈاکٹر فاروق احمد نے اپنی ریسرچ بیان کی جو وضو کا بچا ہوا پانی پیئے گا تو اس کا اثر مندرجہ ذیل اعضاء پر پڑتا ہے۔

۱..... اس کا اثر مثانے پر پڑتا ہے اور خوب کھل کر پیشاب آتا ہے اور پیشاب کی رکاوٹ کم ہو جاتی ہے۔

۲..... ناجائز شہوت کو ختم کرتا ہے۔

۳..... قطرات بعد از پیشاب کے مرض کیلئے شفاء کا ذریعہ ہے۔

۴..... جگر، معدے اور مثانے کی گرمی اور خشکی کو دور کرتا ہے۔

کھانے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

کھانا انسان کے جسم کی ضرورت ہے۔ بھوک لگتی ہے تو آدمی کھانا کھاتا ہے تاکہ اس کا پیٹ بھر جائے اور اس کے بدن میں توانائی پیدا ہو۔ ہر جاندار کھاتا ہے۔ کافر بھی کھاتا ہے یہودی بھی کھاتا ہے، عیسائی بھی کھاتا ہے، جانور بھی کھاتا ہے اور انسان بھی کھاتا ہے مگر جب مسلمان کھانا کھائے تو اس کا کھانا سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہونا چاہئے۔

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور جدید تحقیق

Marfat.com

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو یہ پسند کرے کہ اس کے گھر میں اللہ تعالیٰ خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھوئے''۔ (ابنِ ماجہ شریف)

جدید تحقیق: انسان کی عادت میں یہ ہے کہ وہ بے شمار چیزوں کو ہاتھ لگاتا ہے ان میں کئی گندی چیزیں اور صاف چیزیں ہوتی ہیں جو گندی چیزیں ہوتی ہیں ان میں جراثیم ہوتے ہیں اور جب ہم ان کو ہاتھ لگاتے ہیں تو وہ جراثیم ہمارے ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں اگر کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو وہ جراثیم کھانے کے ساتھ پیٹ میں چلے جاتے ہیں جو کہ مختلف بیماریاں پیدا کرتے ہیں اسلئے سرکارِ دو عالم ﷺ کا حکم ہے کہ ''کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیا کرو''۔

جدید تحقیق: سرکارِ دو عالم ﷺ کا حکم ہے کہ ''کھان سے پہلے کلی بھی کی جائے'' سارا دن ہوا اور سانس کے ذریعے گرد و غبار اور جراثیم اندر جاتے رہتے ہیں اب اگر نوالہ کھائیں گے تو ان جراثیم کو بھی نگل جائیں گے اس لئے کلی کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ آدمی کے منہ میں جراثیم نہ جائیں اور منہ صاف رہے۔

﴿سیدھے ہاتھ سے کھانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے''۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق: سیدھے ہاتھ سے غیر مرئی شعائیں نکلتی ہیں اور الٹے ہاتھ سے بھی نکلتی ہیں لیکن سیدھے ہاتھ کی شعائیں فائدے مند اور الٹے ہاتھ کی شعاعیں

Marfat.com

نقصان دہ ہوتی ہیں یعنی سیدھے ہاتھ سے شفاء اور الٹے ہاتھ سے کھانے میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لہٰذا سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا شفاء کو اپنے اندر ڈالنا ہے۔

﴿مل کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ سرکارِ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ ''اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے''۔ (ابنِ ماجہ شریف)

﴿پیتھالوجی کے پروفیسر کے انکشاف﴾

پیتھالوجی کے ایک پروفیسر نے انکشاف کیا ہے کہ جب مل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو تمام کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مل جاتے ہیں جو دوسری تمام بیماریوں کے جراثیموں کو ختم کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ کھانا نقصان نہیں پہنچاتا ہے بعض اوقات شفاء کے جراثیم مل کر تمام کھانے کو شفاء بنا دیتے ہیں جو کہ معدے کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

﴿بیٹھ کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

بیٹھ کر کھانا سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت ہے۔ ڈاکٹر بلین کیور آف اٹلی مشہور عام ڈاکٹر، (ڈائٹرا غذیہ) اس کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر غذا نہ کھاؤ ایسا کرنے سے تم دل اور تلی کے مرض میں پھنس جاؤ گے۔ بیٹھ کر کھانا کھاؤ کیونکہ کھڑے ہو کر کھانا نفسیاتی امراض پیدا کرتا ہے۔

﴿کھانا کھانے کے طریقے اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور سرکارِ دو عالم ﷺ زمین سے لگ کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (مُسلم شریف)

Marfat.com

سیدھا پاؤں کھڑا کر کے اُلٹا پاؤں بچھا کر بیٹھنا اور جس طرح نماز میں التحیات میں بیٹھتے ہیں اس طرح بیٹھنا یہ تینوں سرکارِ دو عالم ﷺ کی سُنتیں ہیں۔

جدید سائنسی تحقیق: دونوں پاؤں کھڑے کر کے اکڑوں بیٹھ کر کھانے سے بقدر ضرورت کھانا ہی معدے میں جاتا ہے اور بے ضرورت کھانا معدے میں نہیں جاتا جتنا کم کھانا معدے میں جائے اتنا ہی آدمی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

سیدھا پاؤں کھڑا کر کے الٹا پاؤں بچھا کر اگر کھانا کھایا جائے تو کھانا معمول سے کچھ زیادہ معدے میں جائیگا اور اس طرح بیٹھ کر کھانے سے تلی کے امراض سے محفوظ رہیں گے اور اس کی رانوں کے اعصاب مضبوط رہیں گے۔

التحیات کی حالت میں بیٹھ کر کھانا زیادہ کھایا جائے گا یہ طریقہ محنت کرنے والوں، زیادہ پیدل چلنے والوں، ورزش کرنے والوں کے لئے بہت ہی فائدے مند ہے ان تین سنتوں کے مطابق کھانا کھانے والا کبھی بیماری کا منہ نہیں دیکھے گا۔

﴿برتن کو چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو رکابی کو اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسودہ یعنی سیر رکھتا ہے"۔ (نزھۃ المجالس)

جدید سائنسی تحقیق: جدید سائنس کہتی ہے کہ کھانے کی پلیٹ یا برتن کے پیندے میں وٹامنز اور خاص طور پر برتن کے پیندے میں وٹامنز بی کمپلیکس اور ایسے غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو تمام کھانوں میں کم اور اس پیندے میں زیادہ ہوتے ہیں۔ غذا میں موجود معدنی نمکیات تو صرف پیندے ہی میں ہوتے ہیں۔

﴿انگلیوں کا چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے انگلیوں

Marfat.com

اور برتن چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ''تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے''۔ (مسلم شریف)

آج کل کسی دعوت میں اگر برتن یا انگلیاں چاٹتے ہوئے کسی شخص کو لوگ دیکھ لیں تو اس کو گھورتے ہیں کہ شاید یہ بھوکا ہے بسا اوقات کوئی یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ کھانا اور دوں؟ یا اور کھانا لے لیجئے۔ مطلب یہ کہ لوگ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے مگر آج تو سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔

جدید سائنسی تحقیق: ہاضم رطوبت کا اثر نشاستہ دار پر پڑتا ہے مزید اس رطوبت کا اثر لبلبے پر پڑتا ہے جس سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور جسم میں انسولین کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ انگلیوں کا چاٹنا بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ رطوبت ہاضم انگلیوں پر لگی رہتی ہے کچھ تو کھانے کے ساتھ اندر چلی جاتی ہے اور باقی انگلیوں پر لگی ہوئی رطوبت کھانے کے بعد انگلیوں کے چاٹنے سے منہ میں چلی جاتی ہے۔

انگلیوں کو چاٹا جائے تو اس کا آنکھوں، دماغ اور معدے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ افسوس! کہ پھر بھی ہمارے مسلمان فیشن پرستی کا شکار ہیں۔ فیشن میں ڈوب کر وہ اسلامی طریقوں کو بھول چکے ہیں جس کی وجہ سے بیماریوں نے آگھیرا ہے اللہ کرے کہ ہم بھی پابندِ سنت ہو جائیں۔

﴿ٹیک لگا کر کھانے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق﴾

ٹیک لگا کر کھانا کھانا خلافِ سنت ہے۔ اگر ٹیک لگا کر کھانا کھایا جائے تو اس کے تین نقصانات ہیں۔

ا..... کھانا صحیح طور پر چبایا نہیں جائے گا اور اس مین لعاب جس مقدار میں ملنا تھا اور پھر معدے میں جا کر نشاستے دار غذا کو ہضم کرنا تھا وہ نہیں مل سکے گا جس سے

Marfat.com

نظام انہضام متاثر ہوگا۔

۲..... ٹیک لگا کر بیٹھنے سے معدہ پھیل جاتا ہے جس سے غیر ضروری خوراک معدے میں چلی جائیگی اور نظام انہضام متاثر ہوگا۔

۳..... ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کے نظام پر برا اثر پڑتا ہے۔

زیادہ کھانے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں کبھی پیٹ بھر کر کانا نہیں کھایا۔

سائنسی تحقیق : جدید سائنس اس وقت بار بار اس بات پر زور دے رہی ہے کہ کم کھائیں زیادہ دیر زندہ رہیں گے اور بار بار لوگوں کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں زیادہ کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اس کو پروفیسر رچرڈ بارڈ (ڈیوز برنی انگلینڈ) نے ترتیب دیا ہے۔

(۱) دماغی امراض (۲) آنکھوں کے امراض (۳) زبان اور گلے کے امراض (۴) سینے اور پھیپھڑوں کے امراض (۵) دل اور والوز کے امراض (۶) جگر اور پتے کے امراض (۷) شوگر (۸) ہائی بلڈ پریشر (۹) دماغی شریان کا پھٹنا (۱۰) فالج اور لقوہ (۱۱) نفسیاتی امراض (۱۲) ڈپریشن (۱۳) نچلے جسم کا سُن ہونا۔

میرے مولا ﷺ کا ہر عمل غلاموں کی تعلیم کیلئے ہے۔ لہٰذا یوں سمجھ لیجئے کہ میرے سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے غلاموں کو کم کھانے کا حکم فرما کر خطرناک بیماریوں سے بچایا ہے اور سرکارِ ﷺ چودہ سو سال قبل ان بیماریوں کو بھانپ چکے تھے۔

کھانے کے بعد پانی پینے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق

سرکارِ دو عالم ﷺ کھانے کے فوراً بعد سوائے شدید ضرورت پانی نہ پیتے بلکہ کچھ دیر بعد نوش فرماتے۔ (احیاء العلوم، شمائل الرسول)

Marfat.com

جدید سائنسی تحقیق : مشہور ہندو سائنسدان ڈاکٹر کرنل چوپڑا اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ''میں نے مسلسل تحقیقات کے بعد جب اپنی تحقیق کو عام کیا کہ کھانے کے بعد پانی پینا معدے کے عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ معدے کی اندرونی جھلی کے ورم کا باعث بنتا ہے معدے میں الکلی کی کمی کا باعث بنتا ہے اور بعض اوقات یہی پانی معدے کے امراض کی وجہ سے دل کے امراض کا باعث بنتا ہے۔ تو اسی اثناء میں مجھے ایک مسلمان پروفیسر ملے، فرمانے لگے آپ کی تحقیق کی بڑی دھوم ہے لیکن یہ تحقیق کوئی نئی نہیں بلکہ یہ تو صدیوں پہلے ہمارے رہبرِ دو عالم سرکارِ دو عالم ﷺ نے بیان کر دی۔ اسکی بات سنتے ہوئے میں نے اسکی تصدیق چاہی تو پروفیسر نے احادیثِ مبارکہ کی کتب میں مجھے یہ بات دکھا دی۔

﴿کھانے کے بعد خلال کرنے کی سنت اور سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئے اور کلی کرنے کے بعد خلال کرے وہ خوب ہے''۔

(طبرانی شریف)

جدید سائنسی تحقیق : کھانے کے بعد غذائی اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں اور ایک خاص پلازمہ بن کر مسوڑھوں کے تعلق کو ختم کرتے ہیں اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں سے جدا ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ دانت گر جاتے ہیں۔ اگر ان غذائی ذرات کو خلال کے ذریعے دانتوں سے نہ نکالا جائے تو پائیوریا یا ملشورے کا سخت خطرہ ہوتا ہے بلکہ مالخورہ ہوتا ہی اس بے احتیاطی سے ہے۔ اور پھر جب مسوڑھوں میں اس بے احتیاطی سے پیپ پڑ جائے تو یہ پیپ لعاب کے ذریعے معدے میں چلی جاتی ہے اور معدے کے مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

خاص طور پر معدے کی تیزابیت کی وجہ سے السر کا سخت خطرہ ہوتا ہے ایک احتیاط یہ کی جائے کہ جو غذائی ذرہ منہ سے بغیر خلال نکلے اسکو نگل یا کھا سکتے ہیں اور جو غذائی ذرہ خلال کے ذریعے نکلے اس کو پھینک دیں۔

﴿قیلولہ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

قیلولہ کرنا سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ دوپہر کو کچھ دیر سونے کو قیلولہ کہا جاتا ہے میرے مولا سرکارِ دو عالم ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ سرکارِ ﷺ دوپہر کو کچھ دیر قیلولہ فرماتے تھے۔

جدید سائنسی تحقیق: نئی دہلی نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے حوالے سے بتایا ہے کہ دوپہر کی نیند عارضہ قلب یعنی (کارونری ہارٹ ڈیسز) کی وہ شریانیں جو قلب کے اطراف گھومتے ہوئے دل کے تغذیہ کا باعث بنتی ہیں اور جسکی رکاوٹ کے باعث دل کمزور ہو جاتا ہے اور بعض وقت کارونری تھرامبوسس کے جان لیوا دورے پڑتے ہیں قیلولہ ان سب بیماریوں سے نجات کا موجب ہوتا ہے۔

مزید بتایا کہ یونان کے ڈاکٹروں نے دوپہر کے سونے والے مریضانِ قلب کے تفصیلی معائنے کے بعد بتایا کہ دوپہر کے سونے کی عادت اور مذکورہ عارضہ میں کمی کا بڑا گہرا تعلق ہے یہ انکشاف برطانیہ کے طبی جریدہ لانسٹ نے کیا ہے ڈاکٹروں کے تجربہ میں کہا گیا ہے کہ دوپہر میں نصف گھنٹہ کی نیند عارضہ قلب میں تقریباً 30 فیصد کمی کی موجب ہوتی ہے شمالی امریکہ اور جنوبی یورپ میں جہاں دوپہر میں سونے کی عادت نہیں ہے عارضہ قلب میں مبتلا افراد کی تعداد زیادہ ہے اور منطقہ حارہ کے ممالک میں جہاں دوپہر میں سونے کی عادت عام ہے اس لئے وہاں مریضوں کی تعداد بہت کم ہے۔

Marfat.com

﴿پانی کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر آدمی کا زندہ رہنا مشکل ہے پانی کی قدر و قیمت وہاں محسوس ہوتی ہے جہاں پانی نہیں ملتا۔ پانی ہر کوئی استعمال کرتا ہے اگر ہم سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت کے مطابق اسے استعمال کریں تو اس کا استعمال بھی ثواب سے خالی نہ ہوگا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

جدید سائنسی تحقیق: کھڑے ہو کر پانی پینے میں چند دشواریاں آتی ہیں پہلی تو یہ کہ اس سے پوری طرح آسودگی نہیں ہوتی دوسری یہ کہ اس سے پانی معدے میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتا کہ جگر سے اعضاء تک ان کا حصہ پہنچ سکے۔ تیزی کے ساتھ معدے کی طرف آتا ہے جس سے خطرہ رہتا ہے کہ اس کی حرارت سرد پڑ جائے اور اس میں پیچیدگی پیدا ہو جائے بہر حال ان سب طریقوں سے پانی پینے والے کو نقصان پہنچتا ہے اگر اتفاقاً یا بوقت ضرورت ایسا ہو بھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کے عادی ہوں تو ان کا معاملہ دیگر ہے اس لئے کہ یہ عادتیں طبیعت ثانیہ بن جاتی ہیں۔

کھڑے ہو کر پانی پینے سے پاؤں پر ورم کا خطرہ رہتا ہے اور اگر پاؤں پر ورم آنا شروع ہو جائے تو جسم کے تمام حصوں پر ورم کا خطرہ رہتا ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینے سے استسقاء ہو جاتا ہے جو ایک بیماری ہے جس میں مریض کا تمام بدن پھول جاتا ہے۔

﴿پانی چوس کر پینا اور جدید تحقیق﴾

(۱)۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے خطرہ ہوتا ہے کہ پانی کا کوئی حصہ

Marfat.com

ہوائی نالی میں نہ چلا جائے اور نظام تنفس میں نقص نہ پڑ جائے۔
(۲)۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے معدے کی حرارت پر اثر پڑتا ہے۔
(۳)۔ پانی چوس کر پینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ منہ میں اگر کوئی ذرہ اٹکا ہوا ہو تو وہ دانتوں سے نکل کر صاف ہو جائے گا۔

﴿پانی تین سانس میں پینا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

اگر تین سانس میں پانی نہ پیا جائے تو مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔
(۱)۔ پانی سانس کی نالی میں جا کر نظام تنفس میں اٹک جاتا ہے جس سے بعض اوقات موت واقع ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔
(۲)۔ اسکا زیادہ نقصان دماغ کے پردوں پر پڑتا ہے کیونکہ پانی کی لہریں دماغ کے پردوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں دماغ میں فلوئڈ ہے اس کی نسبت پانی سے ہے اگر آہستہ آہستہ پانی پیا جائے تو مضر اثرات کبھی بھی دماغ پر نہیں پڑیں گے۔
(۳)۔ معدے میں فوراً زیادہ مقدار میں پانی چلا جائے تو اس کی اندرونی کیفیت میں پھیلاؤ ہو جاتا ہے اگر یہ پھیلاؤ اوپر کی سطح سے ہو تو دل اور پھیپھڑوں کے نقصان کا خطرہ رہتا ہے۔

﴿برتن میں سانس نہ لینا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: ''حضرتِ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

جدید سائنسی تحقیق: اگر پیالے میں سانس لیا جائے تو اس میں خطرہ ہوتا ہے کہ پانی سانس کی نالی میں چلا جائے اور سانس کی گھٹن کا باعث بنے۔ پانی کے اندر جراثیم داخل ہو جاتے ہیں پانی میں سانس لینے سے خطرہ ہوتا ہے کہ پانی سانس کی

Marfat.com

نالیوں میں چلا جائے تو پھر دماغ اور ناک کے پردوں میں ورم کا باعث بن جاتا ہے۔

﴿کُھلے برتن میں پانی پینا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ ﷺ پانی پیا کرتے تھے۔ (ابنِ ماجہ)

جدید سائنسی تحقیق: انسان کو جب پیاس لگتی ہے تو وہ پانی پیتا ہے اور اگر تنگ برتن میں پیا جائے تو دل کو فرحت حاصل نہیں ہوتی۔ کُھلے برتن یعنی پیالے میں پانی پینا چاہیے۔

مشہور ریاضی دان فیثا غورث کی کتاب میں اسکا ایک مقولہ ہے ''پانی کھلے برتن میں، جوتا چمڑے کا اور آٹا جَو کا یہ تینوں چیزیں مجھے مل جائیں تو میں آسمانوں کا حساب لگا سکتا ہوں''۔

﴿لباس کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

لباس انسان کی ضرورت ہے۔ انسان کچھ عرصہ کھائے بغیر تو رہ سکتا ہے مگر لباس کے بغیر انسان نہیں رہ سکتا ہے۔ پھر کیوں نہ جب مسلمان لباس پہنے تو سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق پہنے تا کہ اسکے ظاہری و باطنی فوائد حاصل ہوں۔

﴿سفید لباس اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف و شفاف ہوتے ہیں اور اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں دفن دیا کرو۔ (نسائی شریف)

جدید سائنسی تحقیق: رنگ اور روشنی کے ماہرین نے سفید لباس کو کینسر سے بچاؤ کا ذریعہ قرار دیا ہے حتیٰ کہ ماہرین کے کہنے کے مطابق جو سفید لباس پہنے گا تو

Marfat.com

اسے جلدی گلینڈز کا ورم، پسینے میں مسامات کا بند ہونا، پھپھوند کے امراض جیسی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریاں نہیں ہونگی۔ انہوں نے جلدی الرجی اور ہائی بلڈ پیرشر کے شکار مریضوں کو ہمیشہ سفید لباس پہننے کا مشورہ دیا ہے کہ کرومو پیتھی کے اصول کے مطابق سفید لباس دماغ اور جلد کا محافظ ہے۔

﴿لباس کی صفائی اور جدید سائنس﴾

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کو ستھرا رکھنا اور کم پہ راضی ہونا''۔

جدید سائنسی تحقیق: اصل میں میلا کچیلا لباس ویسے ہی برا لگتا ہے اور ہر کوئی گندے لباس سے نفرت کرتا ہے آدمی کا لباس اس کی پہچان ہوتا ہے الغرض کہ میلا کچیلا لباس فطرت کے مطابق ناپسندیدہ ہے۔

معاشرتی انسان اگر ناصاف اور گندے میلے لباس کو پہن کر لوگوں سے ملے گا تو معاشرے میں اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور یہ نگاہ طرفین کو نفسیاتی امراض میں مبتلا کرتی ہے۔

اسکے ناصاف لباس پر عفونت اور گندگی کی انواع واقسام کے جراثیم لگے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض جراثیم مرض کو پھیلانے والے ہوتے ہیں جس سے پورے معاشرے میں بیماریاں پھیل کر ماحول اور فضاء کو مکدر کرسکتی ہیں۔

مکمل طہارت اسلام ہی نے یورپ کو دیا ہے حالانکہ یورپ کی تاریخ میں یہ بات واضح ہے کہ یہ لوگ مہینوں غسل نہیں کرتے تھے کیونکہ برفانی لوگ اسلئے زیادہ بیرونی صفائی پر زور دیتے ہیں اور جسم کی عفونت اور سرانڈ ختم کرنے کیلئے صرف باڈی اسپرے پر اکتفا کرتے ہیں۔

Marfat.com

﴿عورتوں کے باریک لباس کے نقصانات اور جدید سائنس﴾

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنمیوں کے دو گروہوں کو میں نے دیکھا (یعنی میرے بعد ظاہر ہوں گے) کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے لئے پھرتے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے، ایسی عورتیں ہوں گی جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی غیر مرد کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی۔ اس کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کے سر ایسے پھولے ہوئے ہوں گے جیسے بڑے بڑے اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان ہوتے ہیں یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات: ڈاکٹر بیٹر کی وارننگ:۔ مذکورہ ڈاکٹر روحانیت کا بڑا محقق ہے لیڈ بیٹر کے مطابق جس لباس سے نسوانی جسم کی جھلک نظر آئے اس جسم سے میں نے غلیظ اور نسواری لہروں کو نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔

الیکٹرو لائٹ ریز کے نقصانات: سورج میں موجود الیکٹرو لائٹ ریز سخت گرمی میں جلد اور جسم کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے اگر لباس موٹا ہو تو یہ شعاعیں لباس سے باہر رک جاتی ہیں اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں جلد کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

سبق: محترم حضرات! افسوس کے ساتھ یہ بات کہی جارہی ہے کہ آج کل عورتیں باریک لباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہیں یہی نہیں بلکہ باریک لباس پہن کر باریک سا دوپٹہ گلے میں ڈال کر گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ گھومتی ہیں جس سے مرد ان کی طرف مائل ہوتے ہیں انہی عورتوں کے بارے میں حدیث مبارکہ

Marfat.com

میں فرمایا گیا کہ ''کپڑے پہنے ہوئے ننگی عورتیں'' کیونکہ باریک لباس میں جسم جھلکتا ہے یہ ہمارے مردوں کا کام ہے کہ وہ عورتوں کو ان کاموں سے روکیں ''عورت کی بے پردگی مرد کی بے غیرتی کی علامت ہے'' باریک لباس اسلامی اور سائنس دونوں اعتبار سے نقصان دہ ہے۔

﴿تنگ لباس کے نقصانات اور وبال ، سائنسی تحقیق﴾

تنگ لباس اور فزیالوجی : تنگ لباس سے لوکل مسلز مردہ اور کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ باہر کے مسلز میں جیسے حرکت ہوتی ہے ایسے ہی اندرونی باریک مسلز ہوتے ہیں اور ان میں بھی حرکت ہوتی ہے جیسا کہ سوئی اگر جلد کے اندر چلی جائے تو وہ ان باریک مسلز کی حرکت کی وجہ سے کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے۔

جب تنگ لباس زیب تن کیا جاتا ہے تو ان باریک مسلز کو بہت نقصان پہنچتا ہے ان کی حرکات رک جاتی ہیں جس سے ذہنی دباؤ اعصابی تناؤ اور کھینچاؤ جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

سبق : تنگ لباس آج کل فیشن بن چکا ہے تنگ لباس پہننے سے جسم کا ابھار نظر آتا ہے اور لوگوں کی نگاہیں اس طرف مائل ہوتی ہیں تنگ لباس والی عورتوں کو دیکھ کر مرد کو شرم آجاتی ہے مگر عورتیں تنگ لباس پہن کر فخر محسوس کرتی ہیں حالانکہ اس سے بے پردگی بھی ہوتی ہے اور اس کے سنگین جسمانی نقصان ہیں بے پردگی سے اس کے جسم کے ابھرے ہوئے حصے ظاہر ہوتے ہیں جو سخت گناہ ہے مگر عورتیں اس بات کو نہیں سمجھتی ہیں اللہ کرے کہ یہ بات ان کی سمجھ میں آجائے اور ہماری ماؤں، بہنوں کو شرم وحیا کی چادر نصیب ہو کیونکہ حیا ایمان کی شاخ ہے۔

﴿مسجد میں داخلے کا طریقہ اور سائنسی تحقیق﴾

سنت طریقہ : مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ یہ ہے سب سے پہلے

Marfat.com

سیدھا پاؤں مسجد میں رکھا جائے پھر دعا پڑھی جائے اور مسجد سے نکلتے وقت الٹا پاؤں مسجد سے نکالا جائے پھر دعا پڑھی جائے۔

سائنسی تحقیق: موجودہ سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی سیدھا پاؤں آگے بڑھائے گا اور اسکی موت واقع ہو جائے تو وہ آگے کی جانب گرتا ہے اور جب الٹا پاؤں آگے بڑھائے اور اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ پیچھے کی جانب گرتا ہے۔

سنت کی حکمت: اللہ اکبر! سنت کی حکمت دیکھئے جب آپ سیدھا پاؤں مسجد میں داخل کریں اور موت آجائے تو آپ کا وصال مسجد میں ہوگا اور باہر نکلتے وقت الٹا پاؤں آگے بڑھایا جائے اور موت واقع ہو جائے تو بھی آپکا وصال مسجد میں ہوگا۔

﴿سونے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

اللہ اللہ! کیا سونا تھا میرے سرکار دو عالم ﷺ کا کہ رات کے اکثر حصے میں تو اپنی گنہگار امت کیلئے دعائیں کرتے تھے رو رو کر راتیں گزار دیتے کچھ دیر سوتے وہ بھی امت کو سونے کا سلیقہ سکھانے کی خاطر، عظمتیں، شفاء اور صحتمندی بخشنے کیلئے میرے سرکار ﷺ کے سونے کا طریقہ ثمرات اور برکات سے بھرپور ہے یہ میں نہیں کہتا بلکہ موجودہ سائنس اس بات کی تائید کرتی ہے۔

﴿سیدھی کروٹ لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ جب اپنی خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک اپنے سیدھے رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔ (شمائل ترمذی)

جدید سائنسی تحقیق: دل الٹی جانب ہے اگر الٹی طرف لیٹیں تو مندرجہ ذیل عوارضات کا قوی خطرہ ہوتا ہے دل کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ بائیں کروٹ لیٹنے سے معدے اور آنتوں کا بوجھ دل پر پڑتا ہے جسکی وجہ سے

Marfat.com

دوران خون اور دل کی حرکت میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیند کے بارے میں ممبئی ہسپتال کے تجربات (ممبئی آڈیٹوریم) ڈاکٹر لال شرما نے کئے ہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جن مریضوں کو مسلسل سیدھی کروٹ سلایا گیا وہ مریض بہت جلد صحت یاب ہو گئے اور جن مریضوں کو الٹی کروٹ سونے دیا گیا وہ بے چین ہی رہے جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سیدھی طرف سونا دل اور معدے کے امراض سے بچاتا ہے حتیٰ کہ بے ہوشی سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

﴿زمین پر سونا اور جدید تحقیق﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مختار بنایا ہے بقول آپ ﷺ کہ میں اگر چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں مگر میں نے اس کو پسند کیا کہ آج کھاؤں اور کل اپنے رب جل جلالہ سے مانگوں۔ باوجود اس شان کے آپ ﷺ چٹائی پر سوتے تھے اگر چٹائی نہ ہوتی تو زمین پر بھی لیٹ جایا کرتے تھے۔

﴿زمین پر سونے کے متعلق جدید تحقیق﴾

جدید تحقیق کے مطابق زمین پر بیٹھنے اور سونے سے نہ صرف بہت سی بیماریوں سے نجات ملتی ہے بلکہ موٹاپا بھی نہیں آتا اور پیٹ بھی نہیں بڑھ سکتا۔ زمین پر سونے سے غرور و تکبر جیسی بیماریاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

﴿نرم بستر کا استعمال اور سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کے سونے اور آرام کرنے کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

﴿ڈاکٹر نکسن وزیٹر کی سائنسی تحقیق﴾

ڈاکٹر صاحب نے آرام دہ اور نرم بستر کے مندرجہ ذیل نقصانات

Marfat.com

بتائے ہیں۔(۱)۔ایک چست اور چلتا پھرتا انسان جب آرام دہ بستر استعمال کرتا ہے تو اس کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور وہ تمام زندگی کے معمولات میں سست پڑ جاتا ہے۔

(۲)۔ بہت زیادہ نرم بستر گردوں پر برا اثر ڈالتا ہے حتیٰ کہ گردوں کی نالیوں میں پیچیدہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳)۔آرام دہ بستر ریڑھ کی ہڈی کو بہت نقصان پہنچاتا ہے اور میرے مشاہدے میں ایسے مریض ہیں جو آرام دہ بستر کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کے مریض بن گئے۔

(۴)۔بچوں کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں اگر انہیں نرم بستر استعمال کروایا جائے تو ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور پوری زندگی معذوری ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

(۵)۔آرام دہ بستر کمر کے درد کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ کمر اور پشت کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اگر مسلسل نرم بستر استعمال کیا جائے تو یہ درد بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

دونوں جہاں کے سرکار ﷺ چٹائی پر سوتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ کے پھول سے زیادہ نازک جسمِ اطہر پر نشان پڑ جاتے۔

﴿بستر کا جھاڑنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بستر پر لیٹے تو اندر کی طرف چادر اور بستر جھاڑ لے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے نیچے کیا ہے۔(ابنِ ماجہ شریف)

جدید تحقیق: ایک صاحب کا وقعہ ہے کہ سردی کے موسم میں ان کے بستر میں رضائی کی گرمی کی گرمائش کی وجہ سے سانپ چھپ گیا جب وہ سونے کیلئے لیٹے تو

Marfat.com

اس سانپ نے انہیں ڈس لیا جس کی وجہ سے وہ صاحب فوت ہو گئے۔

اس طرح سے بیشمار خطرات ہیں لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ بستر پر جانے سے قبل بستر کو جھاڑ لینا چاہئے کم از کم تین مرتبہ بستر کو جھاڑ لینا چاہئے تا کہ کوئی موذی جانور یا چھوٹا موٹا جانور آپ کے جسم کے کسی حصے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

﴿اُلٹا لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا گزر ایک الٹے سونے والے پر ہوا آپ ﷺ نے پیر مبارک مار کر فرمایا ''اٹھو یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے''۔ (ابنِ ماجہ شریف)

جدید سائنسی تحقیق: اوندھے منہ لیٹنے سے تمام اعضاء ہضم اور اعضائے رئیسہ اوندھے اور بے ترتیب ہو جاتے ہیں اس کا سب سے پہلا نقصان دماغ پر پڑتا ہے لہریں اپنی ترتیب سے ہٹ کر دوسرا منفی رُخ اختیار کر لیتی ہیں حالانکہ وہ مسلسل مثبت انداز سے انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں جب یہ لہریں منفی آتی ہیں تو آدمی کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔

حتیٰ کہ ماہرین نفسیات کے مطابق ایسے شخص کی زندگی کا رُخ بھی اپنی ترتیب سے ہٹ جاتا ہے اور وہ الٹی سوچ کا حامل ہو جاتا ہے۔ الٹے لیٹنے سے پیٹ بھی پھول جاتا ہے حالانکہ آپ دبلے پتلے ہیں اگر اُلٹے لیٹتے ہیں تو آپ کا پیٹ پھول جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اُلٹا نہیں لیٹتے تو ہم کو نیند نہیں آتی ہماری اُلٹے لیٹنے کی عادت ہوگئی ہے اُن کو ان تحقیقات کے بعد ذرا سوچنا چاہئے کہ ہمارے آقا ﷺ کا حکم کس قدر فوائد سے بھرپور ہے۔

Marfat.com

﴿باوضو سونا اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ''جب تم بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح نماز کیلئے وضو کرتے ہو اور پھر سیدھے پہلے پر لیٹو''۔ (بخاری و مسلم)

جدید سائنسی تحقیق: نیند اصل میں آرام کا وقت ہے آرام اور سکون کیلئے وضو بہت ضروری ہے جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ وضو اعضاء کو تعدیل میں لاتا ہے۔ وضو سے خرابی اور بے سکونی کا معقول علاج ہے وضو ڈپریشن کا فوری علاج ہے اس سکون کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وضو کر کے سویا جائے۔

وضو کر کے اگر پاک صاف ہو کر ذکر اللہ کر کے سویا جائے تو سکون اور چین کی نیند آتی ہے اس کے علاوہ ہمیں کیا معلوم کہ ہماری زندگی کی آخری رات ہو مگر افسوس کہ ہم فلمیں، ڈرامے دیکھ کر اُلٹے سو جاتے ہیں اور بعض لوگ تو فلمیں اور بیہودہ ڈانس دیکھتے دیکھتے ہی سو جاتے ہیں ٹی وی اور وی سی آر بند کرنا بھی انہیں یاد نہیں رہتا پھر کہتے ہیں کہ بیماریاں آتی ہیں سکون ہمارے گھروں سے چلا گیا ہے یاد رکھئے! سکون صرف اور صرف تعلیماتِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں ہے۔

﴿بغیر منڈیر والی چھت پر سونا اور تحقیق﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ نے حدیث شریف میں بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونے کی ممانعت فرمائی۔

جدید تحقیق: اول تو رات کو آدمی پیشاب وغیرہ کیلئے اٹھے اور اندھیرے میں پتہ نہ چلے تو وہ چھت سے گر کر جاں بحق ہو جائے گا۔

دوم یہ کہ بعض افراد کو سونے میں چلنے کی عادت ہوتی ہے لہٰذا اگر وہ بغیر

Marfat.com

مُنڈیروالی چھت پر نیند میں چلا تو پھر جان ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

سوم یہ کہ بعض افراد کی نیند بہت گہری ہوتی ہے اور وہ لیٹے لیٹے کہاں سے کہاں نکل جاتے ہیں ایسے افراد کیلئے بھی بغیر مُنڈیروالی چھت پر سونا خطرے سے خالی نہیں اسی لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے منع فرمایا۔

عمامے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

افسوس کہ غیر مسلم اپنا شعار چھوڑتے نہیں اور مسلمان اپنا شعار اپناتے نہیں اے مسلمانو! ہمارے سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنتِ عمامہ وہ عظیم سنت ہے جس کے فوائد موجودہ سائنس بھی مانتی ہے۔

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمامہ باندھو تمہارا حلم (بردباری) بڑھے گا۔ (حاکم، طبرانی)

جدید تحقیق: عمامہ باندھنے سے متعلق فوائد جو سائنسی تحقیق نے بیان کئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱..... فزیالوجی کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق جب حرام مغز محفوظ رہیگا تو جسم کا اعصابی نظام اور عضلاتی نظام درُست اور منظم رہیگا اور ایسا عمامے کے شملے میں ممکن ہے۔

۲..... عمامے کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیونکہ عمامے کا شملہ حرام مغز کو سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے اس لئے ایسے آدمیوں کو سرسام کے خطرات بہت کم رہتے ہیں۔

۳..... عمامے کا شملہ ریڑھ کی ہڈی کے ورم سے بھی بچاتا ہے۔

۴..... دردِ سر کیلئے عمامہ شریف بہت مفید ہے جو عمامہ باندھے گا اسے دردِ سر کا

Marfat.com

خطرہ بہت کم ہو جائیگا۔

۵..... ﴿عمامہ شریف دماغی تقویت اور یاداشت بڑھانے میں موجبِ اثر ہے۔

۶..... ﴿عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا اگر ہو بھی جائے تو اسکے اثرات کم ہوتے ہیں۔

۷..... ﴿جو آدمی عمامہ شریف باندھے گا وہ لو لگنے سے بچ جائیگا۔

۸..... ﴿جمالیاتی نکتہ نظر سے بھی عمامہ ''چہرہ'' کو بارعب اور پرکشش بنا دیتا ہے۔

۹..... ﴿جنگ اور زلزلوں کی فلک شگاف آوازوں یا طوفانی بادو باران کی کڑک سے کانوں کو صدموں سے بچانے کیلئے عمامہ کا استعمال نہایت مفید رہتا ہے۔

۱۰..... ﴿چنانچہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کیلئے منہ کے بل لیٹ کر سر اور چہرے کو ڈھانکنے کے احکام دیئے جاتے ہیں اگر سر پر عمامہ کی سنت رہے تو ہم ان تمام خطرات سے بیک وقت بچ سکتے ہیں غرض یہ کہ اس پیاری سنت میں بیشمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

﴿روسی ماہر کا عمامے اور ٹوپی کے متعلق بیان﴾

مشہور روسی ماہر نے بالوں کے گرنے سے متعلق لکھا ہے کہ پگڑی اور اوڑھنی یا بغیر ٹوپی کے ننگے سر چلنا بالوں کیلئے نقصان دہ ہے۔

ننگے سر بالوں پر براہِ راست دھوپ کی گرمی، سردی کے اثرات سے نہ صرف بال بلکہ پورا چہرہ اور دماغ بھی متاثر ہوتا ہے جس سے صحت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

﴿مشہور شاعر اکبر الہ آبادی کی کھاوت﴾

ہندوستان کے مشہور شاعر اکبر الہ آبادی اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں نے پگڑی اور عمامہ باندھے رکھا انگریزوں کے رسم و رواج کے دھول اُن کے دماغ پر اثر انداز نہ ہو سکی مگر جب سے مسلمانوں نے پگڑی اور عمامہ

Marfat.com

چھوڑا ہے انگریزوں کے طور پر طریقے اِن کے ذہنوں پر سوار ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا مسلمان پتلون میں شرٹ ڈال کر گلے میں ٹائی کا پھندا ڈال کر اور پیروں میں چمکدار جوتے پہن کر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے عمامے اور ٹوپی والے شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

﴿داڑھی مُنڈوانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مونچھیں کتر واور داڑھیوں کو کثرت دو۔ اور یہود و نصاریٰ کے خلاف کرو۔ (بیہقی شریف)

داڑھی رکھنا فطرت میں سے بھی ہے مسلمان کا زیور بھی ہے داڑھی مُنڈوانا حرام ہے ایک مُٹھی سے کم کرنا یعنی خشخشی داڑھی رکھنا بھی حرام ہے اس کے علاوہ آج کل فرنچ کٹ داڑھی رکھی جاتی ہے۔ یہ داڑھی کا مذاق ہے سنت طریقہ داڑھی رکھنے کا ایک مُٹھی ہے یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت میں سے ہے اس کو مُنڈوانے کے بیشمار نقصانات ہیں جس پر سائنس نے تحقیق کی ہے۔

﴿داڑھی مُنڈوانے کے نقصانات اور جدید انکشافات﴾

شیو سے جتنا زیادہ جلد کو نقصان پہنچتا ہے شاید جسم کے کسی حصے کو پہنچتا ہو دراصل شیو کا نشتر جلد کو مسلسل رگڑتا رہتا ہے اور ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ چہرے پر ایک بال بھی نہ ہو کہ چہرے کے حسن و نکھار میں کمی واقع نہ ہو اب بار بار ایک تیز استرے یا بلیڈ سے جلد کو چھیلا جاتا ہے جس سے چہرے کی جلد حساس ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے امراض کو قبول حصول کی صلاحیت پیدا کر لیتی ہے۔

کند استرا یا بلیڈ چہرے پر پھیرنے میں زیادہ طاقت استعمال کرنی پڑتی ہے جس سے جلد مجروح ہو جاتی ہے یہ زخم آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن ان کی جلن کا

Marfat.com

احساس ہوتا رہتا ہے جب جلد پر کوئی خراش آجائے تو جراثیم کو داخلے کا ذریعہ مل جاتا ہے اس طرح داڑھی مونڈھنے والا طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

چہرے پر پہلے پھنسیاں نکل سکتی ہیں پھر (Impeigo) کے علاوہ ایک خصوصی جلدی سوزش جسے ''حجام'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی (Barbac Sycosis) جیسی خطرناک جلدی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔

اسکے علاوہ بعض ایسی خطرناک چھوتی بیماریاں چہرے پر اور پھر اس کے ذریعے پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے وہ بیماریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ چہرے پر مسوں کا نکل آنا۔ ﴿۲﴾ چہرے کی جلد کا خشک ہو جانا۔ ﴿۳﴾ کیل اور جھائیاں کا ہو جانا۔ ﴿۴﴾ ناک پر دانے کیل اور مہاسے کا نکل آنا۔ ﴿۵﴾ عام پھوڑے پھنسیوں کا ہو جانا۔ ﴿۶﴾ ایگزیما ہونا۔ ﴿۷﴾ پتی اچھلنا، الرجی وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب نقصانات دنیاوی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے کہ قیامت کے دن اسکا کیا عذاب ہوگا کیونکہ داڑھی مُنڈوانا یہودیوں کی سی صورت بنانے کے مترادف ہے اگر کل قیامت کے دن ہم سے سرکارِ دو عالم ﷺ نے منہ پھیر لیا تو ہمارا کیا ہوگا؟۔

﴿ختنہ کرنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں (علیہم السلام) کی سنت ہیں۔

۱) ختنہ کرنا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق: ڈاکٹر واچر نے ختنہ کے متعلق تحقیق میں وضاحت کی ہے:۔

Marfat.com

(۱)۔جس کی ختنہ ہو وہ شرمگاہ کے سرطان سے بچ جاتا ہے۔
(۲)۔ختنہ کے نہ کرنے سے پیشاب کی بندش، گردے کی پتھری کے خطرات موجود رہتے ہیں۔
(۳)۔ختنہ سے مرد غیر ضروری شہوت اور خیالات کے انتشار سے بچ جاتا ہے۔
(۴)۔بعض خطرناک بیماریوں کے جراثیم عضو خاص کے گھونگھٹ میں پھنس کر اندر ہی اندر بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں جس سے عضو خاص کے ایگزیما میں خارش اور الرجی ہو جاتی ہے۔

بعض لوگ ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ ختنہ نہ ہونے کی وجہ سے اولاد سے محرومی ہو جاتی ہے قوتِ باہ میں کمی ہو جاتی ہے اور طرفینِ نشاط اور سرور سے محروم رہتے ہیں جو ان کا انسانی حق ہے۔اطباء اور بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بچے کے ختنہ نہ کئے ہوئے ہوں اور وہ مرض ''ام صبیان'' جس میں بچہ بیہوشی کے خطرناک دوروں میں مبتلا ہو تو ختنہ کر دینے سے جلد شفایاب ہو جاتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی علاج غیر مختون مریض بچے کا نہیں ہے۔اس کھال کی موجودگی میں یہ حصہ بدن کا نہایت حساس ہوتا ہے جسکا اثر بلوغت کے وقت محسوس ہوتا ہے اسکے کٹ جانے سے نرمی میں کمی آجاتی ہے۔

﴿سرکار دو عالم ﷺ کا چلنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ طفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ! سرکارِ دو عالم ﷺ کو میں نے دیکھا ہے میں عرض گزار ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ ﷺ سفید اور نمکین حُسن والے ہیں جب آپ ﷺ چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھلان سے اتر رہے ہیں۔(ابوداؤد شریف)

Marfat.com

جدید سائنسی تحقیق : ڈاکٹر کلیم خان نے اس موضوع پر وسیع ریسرچ کی ہے انکے مطابق سرکارِ دو عالم ﷺ کے چلنے کے انداز میں پاؤں کے پنجوں پر وزن زیادہ پڑتا ہے اس کے بیشمار فوائد ہیں۔

(۱)۔ جو شخص اس انداز سے چلے گا وہ کبھی جوڑوں کا مریض نہیں بن سکتا۔

(۲)۔ پہلے اس انداز سے چلنے کی مشق کرے پھر چلنا شروع کرے لمبے سفر میں نہیں تھکے گا۔

(۳)۔ یورپین سیاحوں کی معلوماتی کتابوں میں یہ بات واضح ہے کہ اگر سفر لمبا اور طویل ہے تو پاؤں کے پنجوں پر وزن دے کر قدرے جھک کر چلو سفر جلدی طے ہو جائیگا۔

(۴)۔ اس انداز سے چلنے والوں کی نگاہ تیز ہوتی ہے۔

(۵)۔ اعصابی کھچاؤ اور بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔

﴿پیدل چلنا اور جدید تحقیق﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ پیدل چلا کرتے تھے گھوڑے اور دراز گوش پر بھی کبھی کبھی سواری فرماتے تھے مگر اکثر پیدل چلا کرتے تھے علماءِ حدیث فرماتے ہیں کہ کبھی سواری کی لگام تھام کر پیدل چلنا چاہئے یعنی مقصد آدمی کا پیدال چلنا ہے آج اس نعمت کو چھوڑ کر ہم پریشان ہیں جبکہ تمام یورپ پیدل چلتا ہے اور مزید پیدل چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔

﴿اونچی ایڑھی کے جوتے کے نقصانات اور جدید تحقیق﴾

عورتوں کو اونچی ایڑھی کے سینڈل اور جوتے پہننے کا شوق ہے اور وہ نہیں جانتیں کہ اس سے ان کے پاؤں، ٹانگوں اور پورے جسم کی ساخت کو کیسے نقصان پہنچتے ہیں آج کل فیشن کی خاطر اونچی ایڑیوں کے تنگ جوتے عام طور پر

Marfat.com

پہنے جاتے ہیں۔

تنگ جوتوں اور سینڈلوں سے پاؤں اور ٹانگوں کے بعض حصوں میں دورانِ خون میں رکاوٹ پڑتی ہے اور پاؤں، پنڈلیاں، ٹانگیں اور کبھی کبھی کمر میں درد ہوتا ہے اسکے نتیجے میں ورم، ورید اور دلمہ رگ کے عارضے بھی ہو جاتے ہیں یعنی ٹانگوں یا پیروں کی رگوں میں خون کے لوتھڑے ہو جاتے ہیں اگر خواتین ایسی جوتیاں پہننا چھوڑ دیتی ہیں جلد ہی ان کی ایسی شکایات کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

﴿ناخن تراشنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

ناخن تراشنا سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے ناخن ہر کوئی کاٹتا ہے اگر سنت کے مطابق کاٹے اور سنت کی نیت کر لے تو سنت کا بھی ثواب ملے گا۔

جدید سائنسی تحقیق: ناخنوں کی صفائی کے بارے میں ایک رسالے سوشیل میڈیسن میں ڈاکٹر سیل اویارک نے لکھا ہے کہ نسل انسانی میں اسکا استعمال محدود اور ان کا صاف نہ رہنا بڑا پر خطر ہوا کرتا ہے اسلئے زیادہ بڑے ہوئے ناخن جراثیم کی پناہ گاہ اور اکثر متعدی بیماریوں مثلاً ٹائیفائڈ، اسہال اور پیچش، ہیضہ اور آنتوں کے کیڑے اور ورم پیدا کرنے والے جراثیم کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سیل لکھتے ہیں کہ بڑھے ہوئے ناخن مضر صحت ہوتے ہیں بعض لوگ اپنے ناخن اپنے دانتوں سے کترتے ہیں یہ ایک گندی عادت ہے ناخنوں کو ہمیشہ انکی قدرتی حدود پر قائم رکھنا چاہیے۔

پیٹ کے کیڑوں کے انڈے انسانی ناخن میں پوشیدہ رہتے ہیں اور انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے غذا میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر ہی اندر پھلتے پھولتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

تحقیق کے مطابق جوخواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور ایسی عورتیں نفسیاتی امراض کا زیادہ شکار ہوں گی حتیٰ کہ ایک ماہر نفسیات کے بقول ناخن بڑھانا اتنا خطرناک ہے کہ انسان کو اتنا نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے کہ وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

﴿ناخن پالش کی لعنت اور سائنسی انکشافات﴾

کروموپیتھی کا اصول : کروموپیتھی کے ماہرین کے مطابق رنگ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان جس رنگ کو بار بار دیکھتا ہے تو اس کا اثر انسانی زندگی پر غالب ہوتا ہے چونکہ اکثر ناخن پالش سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور یہ رنگ اشتعال، غصہ اور بلڈ پریشر ہائی کرتا ہے اس لئے وہ لوگ جو پہلے سے اس مرض میں مبتلا ہوں ان کے امراض میں فوری اضافہ ہو جاتا ہے اور صحت مند آدمی بھی آہستہ آہستہ ان امراض کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

انسانی صحت اور تندرستی کیلئے ہر رنگ کا ایک منفرد مزاج ہوتا ہے موجودہ فیشن نے مختلف ناخن پالش کے استعمال کی ترغیب دی ہے ان مختلف رنگوں کی الرجی عام آدمی کیلئے بھی ناقابلِ برداشت ہے تو کیا ایک مریض برداشت کر سکے گا؟

ناخن پالش ناخن کے مسامات کو بند کر دیتی ہے مزید چونکہ ناخن پالش میں رنگدار کیمیکل ہوتے ہیں اس لئے کیمیکل بے شمار امراض کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر اس کا جسم کے ہارمونز سسٹم پر بہت اثر پڑتا ہے جس سے خطرناک زنانہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

محترم حضرات! یہ لعنت عورتوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ان کو ان کاموں میں بالکل دیر نہیں لگتی ذرا بھی خوشی کا موقع ہو فوراً ہی ناخن پالش لگاتی ہیں

Marfat.com

نیل پالش کے نقصانات آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔

اب دینی نقصانات پڑھیئے کہ نیل پالش کو اگر دھو بھی لیا جائے تو اس کے اجزاء ناخنوں کی تہہ میں جم جاتے ہیں جس سے وضو نہیں ہوتا اگر غسل فرض ہو جائے تو غسل بھی نہیں ہوگا اور غسل نہ ہوا تو ہماری نمازوں کا کیا بنے گا اور اگر عورت اسی حالت میں مرگئی تو نہ جانے کیا آفت آئے کیوں کہ ناخن پالش میں اسپرٹ ڈالی ہوتی ہے جو ایک قسم کی شراب ہے اور یہ حرام ہے۔ کچھ خواتین ایسی ہوتی ہیں کہ ناخن پالش وضو کرنے کے بعد لگاتی ہیں کہ نماز ہو جائے گی مگر جب اس میں شراب ملی ہوگی تو حرام چیز کے ساتھ نماز پڑھنا گناہ ہے۔ لہٰذا اس قسم کے فیشن سے اجتناب کرنا چاہئے کہ ہم ایسا کام ہی کیوں کریں کہ جس سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی نافرمانی ہو۔ اس لئے ہماری ماؤں، بہنوں کو اس قسم کی چیزیں لگانے سے بچنا چاہئے کیونکہ اس کا دنیا میں بھی نقصان ہے اور آخرت میں بھی نقصان ہے۔

﴿نکاح کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

نکاح کرنا سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نفقہ اور مہر کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نگاہ کو بہت روکنے والا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور تم میں سے جو شخص اس کی طاقت نہ رکھے اس کو چاہئے کہ وہ روزہ رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے"۔ (بخاری شریف)

ڈاکٹر واچر لوھک کے انکشافات: ڈاکٹر واچر لوہک سڈنی کے عظیم معالج ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر بلوغت کے

Marfat.com

بعد شادی کو دیر کی جائے تو جسمانی جنسی ہارمونز کی طبعی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ غدہ فوق الکلیہ (Adrend Glands) کی رطوبت میں کمی واقع ہو کر جسمانی ہیجان میں پہلے سے زیادہ اور آہستہ آہستہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔

بلوغت کے بعد شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرتی برائیاں پھیلنے کے خطرات بڑھتے ہیں اگر شادی ہو بھی جائے تو پھر بھی وہ برائیوں کی عادت ختم نہیں ہوتی یہ معاشرہ روز بروز خراب ہوتا جا رہا ہے۔

اس وقت معاشرتی برائیوں کی بنیادی وجہ نوجوان نسل میں جذباتی اور جنسی رجحان ہے اور شادی اس رجحان پر قابو پانے کا بہترین نسخہ ہے لیکن رواج اور فیشن کی زندگی نے شادی کو مشکل اور زنا کو آسان بنا دیا ہے۔ پورا یورپ جنسی اسکینڈلوں میں مبتلا ہے یورپ کے صدر، وزیر دو عالم سے لے کر ہر آخر آدمی جنسی گمراہی میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اسلام ایک مسیحا مذہب ہے۔ اسکی ہر ایک ایک شق راہِ مستقیم ہے نہ کہ راہِ ضلالت؟ والدین کو چاہئے کہ وہ بالغ ہوتے ہی اپنی اولاد کی شادی کر دیں تا کہ وہ برائیوں کی طرف نہ جائیں۔

﴿ آبادی کی روک تھام کی مذمت اور جدید تحقیق ﴾

حدیث شریف: ابوداؤد، نسائی، وحاکم میں معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے عزت و مال و منصب ایک عورت میں پائے مگر اس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر

Marfat.com

عرض کی ارشاد فرمایا کہ ''ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور (دوسری) امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں گا''۔

جدید تحقیق: ہماری تمام طاقتیں اس پر استعمال ہو رہی ہیں کہ نسلوں کو کم کیا جائے اور الٹے سیدھے اشتہارات دیئے جاتے ہیں کہ آبادی مین کمی کی جائے حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا مگر افسوس کہ الٹی سیدھی دوائیاں کھلا کر عورتوں کو ان کی نسلوں کو بانجھ کیا جا رہا ہے۔ مشاہدات اور تجربات کے مطابق جو خواتین بچوں کو کم کرنے کیلئے ادویات استعمال کرتی ہیں انکی صورت حال کچھ یوں ہوتی ہے۔

ایک گائنا کولوجسٹ میڈی کیون (میکسیکو امریکہ یونیورسٹی کی چیف) نے خواتین کو انتباہ کیا ہے کہ خبردار اگر بچے کم کرنے کیلئے ادویات کا سہارا لیا تو بیشمار بیماریاں تمہارا دامن تھام لیں گی پھر یہی نہیں کہ تم مسلسل بیمار ہو جاؤ گی بلکہ کینسر کا خطرہ تمہارے سروں پر منڈلاتا رہے گا۔ عالمی ادارہ صحت W.H.O نے خواتین کے بریسٹ اور انجائنا کے اسباب میں ان ادویات کے استعمال کو دخل ہے رپورٹ کے مطابق جو خواتین ایسی ادویات مسلسل استعمال کرتی رہیں گی وہ کسی نہ کسی وقت کینسر میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ اس میں بیہوشی کے دورے غصہ جیسے مرض ہو سکتے ہیں یہ بالکل بے معنی ہے اس سے بچنا چاہئے کیونکہ کوئی عقلمند ذہن اس قسم کی ادویات کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ اسکے علاوہ ٹی وی پر چابی والی گولیاں اور سبز ستارہ وغیرہ کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بہت بے پردگی کی بات ہے کیونکہ حدیث میں اسکی ممانعت ہے کہ عورت عورت کیلئے بھی پردہ ہے جب کہ اس الٹے سیدھے کام میں بہت بے پردگی ہے ہمارے لئے

Marfat.com

حدیث شریف پر عمل کرنا زیادہ درست ہے نہ کہ سبز ستارہ والوں کی بات پر اور پھر میڈیا بھی اس کام کو بڑھ چڑھ کر پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا بچہ اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اپنے پروردگار کی طرف سے۔

﴿زنا کی آفت اور سائنسی تحقیق﴾

نکاح ایک واحد علاج ہے جو انسان کو شہوانی وسوسوں اور شہوت پرستی سے بچالیتا ہے اگر والدین اولاد کو صحیح تربیت نہ دیں اور اس کا علاج بالغ ہونے کے بعد جلد از جلد نہ کریں تو پھر انسان دو بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے پہلی بیماری وہ زنا کا عادی ہو جاتا ہے یا پھر وہ اپنی جوانی اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دیتا ہے ان دونوں بیماریوں کو بہت خطرناک کہا گیا ہے۔

زنا کاری ایک سخت گناہ ہے اور یہ وہ بیماری ہے جس میں ہزاروں لوگ مبتلا ہیں سب سے زیادہ یہ بیماری یورپی ممالک میں پائی جاتی ہے ان کے نزدیک یہ کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا مسلمانوں کو اسلام نے اس بیماری کی طرف جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے آخرت کا ہی نہیں بلکہ دنیاوی نقصان بھی بہت زیادہ ہے جو کہ زنا کار اپنی زندگی میں دیکھتا ہے زنا کی نحوستیں زناکار پر ہمیشہ رہتی ہیں جسے زنا کار خود بھی محسوس کرتا ہے۔

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا شہوت سے قدم اٹھا کر چلنا ہے اور دل کا زنا یہ ہے کہ (شہوت سے) وہ خواہش کرتا ہے اور طمع کرتا ہے۔ (حتیٰ کہ زنا ہو جاتا ہے جو کہ حرام ہے)۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

﴿یورپ میں زنا کی تباہ کاریاں اور بربادیاں﴾

امریکہ: جج بن لنڈ سے جسکو ڈنور کی عدالت جرائمِ اطفال میں صدر ہونے کی حیثیت سے امریکہ کے نوجوانوں کے اخلاقی حالات سے واقف ہونے کا بہت زیادہ موقع ملا ہے اپنی کتاب (Rovolt of Modern youth) میں لکھتا ہے کہ امریکہ میں بچے قبل از وقت بالغ ہونے لگے ہیں اور کچی عمر میں انکے اندر منفی احساسات پیدا ہو جاتے ہیں اس نے نمونے کے طور پر 312 لڑکیوں کے حالات کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان میں 256 ایسی تھیں جو کہ گیارہ اور تیرہ برس کی درمیانی عمر میں بالغ ہو چکی تھیں اور انکے اندر ایسی منفی خواہشات اور جسمانی مطالبات کے آثار پائے جاتے تھے (جو کہ ایک 18 برس اور اس سے بھی زیادہ عمر کی لڑکی میں ہونا چاہئے) ڈاکٹر ایڈتھ ہوکر اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 82 تا 86 میں لکھتی ہیں کہ نہایت مہذب اور دولت مند طبقوں میں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ ساتھ آٹھ برس کی لڑکیاں اپنے ہم عمر لڑکوں سے عشق و محبت کے تعلقات رکھتی ہیں جنکے ساتھ بسا اوقات مباشرت بھی ہو جاتی ہے۔

خواھش کی کثرت: امریکہ میں جن عورتوں نے زنا کاری کو مستقل پیشہ بنا لیا ہے ان کی تعداد کم از کم چار پانچ لاکھ کے درمیان ہے مگر امریکہ کی بیوہ کو ہندوستان کی بیوہ پر قیاس نہ کر لیجئے۔ وہ خاندانی بیوہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی عورت ہے جو کل تک کوئی آزاد پیشہ کرتی تھی۔ بری صحبت میں خراب ہوگئی اور قحبہ خانے میں آ بیٹھی۔ چند سال یہاں گزارے گی پھر اس کام کو چھوڑ کر کسی دفتر یا کارخانے میں ملازم ہو جائیگی۔

تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی 50% لڑکیاں ہسپتالوں ،

Marfat.com

دفتروں اور دکانوں کی ملازمتیں چھوڑ کر آتی ہیں عموماً پندرہ اور بیس سال کی عمر میں یہ پیشہ شروع کیا جاتا ہے اور پچیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد وہ عورت جو کل بیوہ تھی قحبہ خانے سے منتقل ہو کر کسی دوسرے آزاد پیشے میں چلی جاتی ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں چار پانچ لاکھ بیواؤں کی موجودگی درحقیقت کیا معنی رکھتی ہے۔

دیکھا کہ سب سے پہلے یہ بیماری شہوت سے دیکھنے اور چھونے سے پیدا ہوتی ہے جسکی صداقت کی گواہی سائنس نے بھی دی کہ اگر ہم اس بیماری کو قریب ہی نہ آنے دیں مطلب یہ کہ شہوت کے ساتھ دیکھنا اور چھونا چھوڑ دیں تا کہ زنا کاری تک نوبت نہ پہنچے۔

﴿برباد جوانی اور جدید سائنسی انکشافات﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان لوگوں کو ملعون فرمایا ہے جو اپنے ہاتھوں سے منی نکالتے ہیں۔

جدید سائنسی انکشافات: موجودہ سائنس اور ڈاکٹری رپورٹ بھی کہتی ہے کہ اپنے ہاتھوں سے جوانی ضائع کرنا یعنی منی نکالنا بیشمار بیماریوں کو جنم دیتا ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

﴿۱﴾ تھوڑا کام کرنے کے بعد تھکاوٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ﴿۲﴾ وزنی چیز اٹھانے سے قطرہ نکلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ﴿۳﴾ انسان شادی کے قابل نہیں رہتا۔ ﴿۴﴾ صبح اٹھنے کے بعد جسم ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ ﴿۵﴾ جسم پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ ﴿۶﴾ چہرے سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔ ﴿۷﴾ کمزوری اور غم بڑھ جاتا ہے۔ ﴿۸﴾ قوتِ حافظہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ﴿۹﴾ بات بات پر غصہ آتا ہے۔ ﴿۱۰﴾ انسان چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اس کے علاوہ کئی بیماریاں ہیں جن کی موجودہ میڈیکل رپورٹ نے تصدیق کی ہے مگر افسوس کہ آج نوجوان اس بیماری میں کثرت سے مبتلا ہیں اس کی وجہ گندے لٹریچر اور فلمیں دیکھنا ہے ہمیں اس بیماری سے بھی بچنا چاہئے۔

﴿فلمیں دیکھنے کی لعنت اور سائنسی انکشافات﴾

حدیث شریف: حضرتِ عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ زنا کرتی ہے۔ (احمد شفیف)

﴿فلموں کے نقصانات اور جدید انکشافات﴾

فلمیں دیکھنا بھی ایک نشہ ہے اس کے دیکھنے والے ہر عمر کے افراد ہیں آٹھ سال کی عمر کے بچے سے لے کر ساٹھ سال کے بوڑھے، لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں پاکستان میں لڑکیاں نسبتاً کم اور لڑکے زیادہ ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا پندرہ سال سے پینتالیس سال عمر والے زیادہ لوگ ہیں سوسائٹی کا بہت بڑا حصہ اس بیماری سے متاثر ہو رہا ہے اس بیماری نے انسان کو خراب کیا ہوا ہے اور اس سے ہمارے بچوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا ہماری لڑکیاں گھروں سے بھاگ جاتی ہیں۔ نوجوان غلط کاموں میں مبتلا ہیں، ذہنیت گندی ہوتی جا رہی ہے معاشرے میں اس کے بہت گندے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

انگریز جو تباہی سو سالوں میں نہ مچا سکا اس نے وہ تباہی میڈیا کے ذریعے پندرہ سالوں میں مچادی ہماری نوجوان نسل پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے ان کی زبانوں پر گانے اور گالیاں ہیں یہ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان کاموں سے روکیں ٹیوی، وی سی آر، ڈش انٹینا اور کیبل بالکل نہ رکھیں کیونکہ یہ فساد کی جڑیں ہیں ہماری اولاد والدین سے بغاوت کر دیتی ہے، اولاد والدین پر ہاتھ

Marfat.com

اٹھاتی ہے اوران کی عزت کا پاس نہیں کرتی۔

کتنی شرم کی بات ہے کہ ماؤں، بہنوں اور بہو کے ساتھ بیٹھ کر مرد گندی فلمیں دیکھتے ہیں جس میں الٹے سیدھے ناچ گانے اور بیہودہ کپڑوں میں ملبوس عورتیں ڈانس کرتی ہیں اور ہم سب مل کر اسے دیکھتے ہیں یہ سب بیماریاں اور پریشانیاں اسی کی وجہ سے ہیں یہ سب اسی کی نحوست کا نتیجہ ہے۔

﴿گندے لٹریچر کی تباہ کاریاں اور جدید تحقیق﴾

بعض کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں ساتھ مل کر پڑھتے ہیں ۔ یہاں اشتعال کے اسباب بھی موجود ہیں اور اس کو تسکین دینے کے اسباب بھی۔ جس ہیجان جذبات کی ابتداء بچپن میں ہوتی تھی، یہاں پہنچ کر اس کی تکمیل ہو جاتی ہے بدترین فحش لٹریچر لڑکوں اور لڑکیوں کے زیرِ مطالعہ رہتا ہے۔ عشقیہ افسانے، نام نہاد ''آرٹ'' کے رسالے جنسی مسائل پر نہایت گندی کتابیں اور مانع حمل کی معلومات فراہم کرنے والے مضامین، یہ ہیں وہ چیزیں جو عنفوان شباب میں کالجوں کے طلبہ اور طالبات کیلئے سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتی ہیں۔

مشہور امریکن مصنف ہینڈرچ فانلون کہتا ہے کہ یہ لٹریچر جس کی سب سے زیادہ مانگ امریکن یونیورسٹیوں میں ہے گندگی، فحش اور بیہودگی کا بدترین مجموعہ ہے جو کسی زمانے میں اس قدر آزادی کے ساتھ پبلک میں پیش نہیں کیا گیا۔

اس لٹریچر سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں دونوں صنفوں کے جوان افراد ان پر نہایت آزادی اور بیباکی سے مباحثے کرتے ہیں اور اس کے بعد عملی تجربات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں مل کر (Pattang Parties) کیلئے نکلتے ہیں جس میں شراب اور سگریٹ کا استعمال خوب آزادی سے ہوتا ہے اور ناچ رنگ سے پورا لطف اٹھایا جاتا ہے۔ لُنڈ سے کا اندازہ ہے کہ ہائی اسکول کی کم سے

Marfat.com

کم 45 فیصد لڑکیاں کالج چھوڑنے سے پہلے خراب ہو چکی ہوتی ہیں اور بعد کے تعلیمی مدارج میں اوسط اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے وہ لکھتا ہے "ہائی اسکول کا لڑکا بمقابلہ ہائی اسکول کی لڑکی کے جذبات کی شدت میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ عموماً لڑکی ہی کسی نہ کسی طرح پیش قدمی کرتی ہے اور لڑکا اس کے اشاروں پر ناچتا ہے"۔

﴿تین شیطانی قوتیں﴾

ایک امریکن رسالے میں ان اسباب کو جن کی وجہ سے وہاں بداخلاقی کی غیر معمولی اشاعت ہو رہی ہے اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

تین شیطانی قوتیں ہیں جن کی تثلیث آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہے اور یہ تینوں ایک جہنم تیار کرنے میں مشغول ہیں۔ فحش لٹریچر، جو جنگِ عظیم کے بعد حیرت انگیز رفتار سے اپنی بے شرمی اور کثرت اشاعت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ متحرک تصویریں جو شہوانی محبت کے جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق دیتی ہیں۔ عورتوں کا گرا ہوا خلاقی معیار جو ان کے لباس اور بسا اوقات انکی برہنگی اور سگریٹ کے روز افزوں استعمال اور مردوں کے ساتھ ان کے ہر قید و امتیاز سے نا آشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تین چیزیں ہمارے ہاں بڑھتی پھلی جا رہی ہیں اور ان کا نتیجہ مسیحی تہذیب و معاشرت کا زوال اور آخر کار تباہی ہے اگر ان کو نہ روکا گیا تو ہماری تاریخ بھی روم اور ان دوسری قوموں کی مماثل ہو جائیگی جن کو یہی نفس پرستی شہوانیت شراب اور عورتوں اور ناچ رنگ سمیت فنا کے گھاٹ اتار چکی ہے۔

یہ تین اسباب جو تمدن و معاشرت کی پوری فضا پر چھائے ہوئے ہیں ہر اس جوان مرد اور اس جوان عورت کے جذبات میں ایک دائمی تحریک پیدا کرتے ہیں جس کے جسم میں تھوڑا سا بھی گرم خون موجود ہے۔

Marfat.com

﴿جماھی کو روکنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ کھلے منہ میں شیطان گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق: جماہی آتے وقت تمام جسم کے جوڑ کھل جاتے ہیں اور ہاتھ دینے سے وہ مقدار سے زیادہ نہیں کھلتے اگر وہ زیادہ کھل جائیں تو جوڑ جدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جماہی لیتے ہوئے چونکہ انسان گہرا سانس لیتا ہے اس لئے ہوا میں گردوغبار اٹک جاتے ہیں اگر یہی جراثیم اندر چلے جائیں تو صحت اور توانائی کو نقصان دیتے ہیں۔

جماہی میں الٹا ہاتھ اسلئے استعمال کرتے ہیں کہ وہ جراثیم الٹے ہاتھ کو لگ جائیں گے اگر اسی کام کیلئے سیدھا ہاتھ استعمال کیا جاتا تو چونکہ سیدھا ہاتھ کھانے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور جماہی لیتے وقت اس کو جراثیم لگ جاتے اور یہی جراثیم کھانے کے ذریعے جسم میں مرض اور بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جماہی سستی، کسل مندی اور خماری کی علامت ہے۔

﴿چھینکنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ عبادہ بن صامت شداد بن اوس و حضرتِ واثلہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو بلند آواز نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔ (شُعب الایمان)

جدید سائنسی تحقیق: تمام دن کی مصروف زندگی میں انسان مختلف امور کو انجام دیتا ہے بعض افراد کا پیشہ ایسا ہے کہ انہیں گردوغبار میں کام کرنا پڑتا ہے اس

Marfat.com

طرح یہ گردوغبار ناک تک پہنچتا رہتا ہے قدرت نے ناک کے بالوں کو دراصل انہی ذرات اور گردوغبار میں موجود جراثیموں کے روکنے کا اہم کام عطا فرمایا ہے چھینکنے سے یہ گردوغبار اور جراثیم باہر نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ چھینک کی ہوا اتنی زور دار ہوتی ہے کہ کسی جراثیم کو وہاں رکنے کی مہلت ہی نہیں ملتی اگر یہی جراثیم، گردو غبار اندر چلے جائیں تو بیشمار امراض کا باعث بن سکتے ہیں کتنی ہی ایسی بیماریاں ہیں جو صرف سانس کے ذریعے ہی پھیلتی ہیں اور پھر خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ نے چھینک کے نظام کو ان تمام بیماریوں کے خاتمے کا سبب بنایا ہے اسلئے سرکارِ دوعالم ﷺ نے چھینک کو پسند فرمایا۔

﴿سُرمہ لگانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمۂ اِثمد کی تین سلائی لگایا کرتے۔ (ترمذی شریف)

جدید سائنسی تحقیق: سرمہ جہاں سرکارِ دوعالم ﷺ کی سنت ہے وہاں اسکے دنیاوی فوائد بھی بہت ہیں۔ آنکھوں کی چمک دمک کا ذریعہ ہے۔

(۱)۔ سرمہ اعلیٰ درجہ کا دافع تعفن ہے یعنی اینٹی سپٹک ہے۔

(۲)۔ جدید تحقیق کے مطابق جب آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے تو سورج کی تیز شعائیں آنکھوں کی پتلی کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں اس کے مقابلے میں سرمہ نہ لگانے والے کو الٹراوائیلٹ ریز نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

(۳)۔ آشوبِ چشم کے مریض کیلئے سرمہ بہت مفید ہے حتیٰ کہ جو آدمی سرمہ کا ہمیشہ استعمال کرتا ہے اسے آشوبِ چشم کا مرض بہت کم ہوگا۔

(۴)۔ آنکھوں کے ماہرین کے مطابق آنکھوں کو بیماریوں سے بچاتا ہے جن بیماریوں کا جدید سائنس میں علاج ناممکن ہے۔

Marfat.com

(۵)۔رات کوسرمہ لگانے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دن بھر کا گردوغبار سرمہ لگانے کے ساتھ پانی کے ہمراہ گوشۂ چشم سے باہر نکل آتا ہے اور صبح آنکھیں دھونے سے چہرے پر سرمے کی سیاہی کا کوئی نشان نہیں رہتا۔

الغرض کہ یہ وہ عظیم الشان سنت ہے جو آنکھوں کو بیماریوں اور اندھے پن سے بچاتی ہے روشنی بڑھاتی ہے، آنکھوں میں چمک پیدا کرتی ہے اور آنکھ جیسی عظیم نعمت کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿تیل لگانا ، کنگھی کرنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ (ابوداؤد شریف)

جدید تحقیق: سر میں قدرتی تیل کے مساج سے مرد اور خواتین بہت ساری بیماریوں سے بچ سکتے ہیں اس امر کا انکشاف ایوریک تھراپی رپورٹ میں کیا گیا کہ مساج سے بیماریوں کا علاج صدیوں پرانا طریقہ ہے مساج سے جسم تروتازہ اور پرسکون ہو جاتا ہے۔ بالخصوص خالص قدرتی تیل سے مساج اضطراب اور بے چینی کی کیفیت کو ختم کرتا ہے۔ نیز اس کی وجہ سے نبض کی رفتار بھی بہتر ہو جاتی ہے جلد کی اکثر بیماریوں کا علاج قدرتی تیل کا مساج ہی ہے۔ جلد کی رنگت نکھارنے اور جلد کو داغوں سے بچانے کیلئے مساج قدرتی تریاق ہے۔ درحقیقت قدرتی تیل جلد کی اندرونی تہوں میں جذب ہو کر جسم کو مختلف بیماریوں کے وائرس سے محفوظ رکھتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس سے خون کی گردش جسم کے درجۂ حرارت کے متوازی ہو جاتی ہے۔ جس سے پورا جسم خوبصورت اور تندرست ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔ گردن اور کندھوں کا مساج ڈپریشن ختم کر دیتا ہے۔

﴿سر میں کنگھا کرنا﴾

سر میں کنگھا کرنے سے ایک حرارت اور انرجی پیدا ہوتی ہے جو بالوں کے ذریعے جسم کے اعصابی نظام کو قوی کرتی ہے حتیٰ کہ مسلسل کنگھا کرنا بالوں کو بڑھاتا اور انہیں گھنا کرتا ہے کنگھا کرنے کی سنت میں حکمت یہ بھی ہے کہ اگر بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے تو ان میں جراثیم اٹک جاتے ہیں جو اندر ہی اندر بڑھتے رہتے ہیں اور ایک وقت میں خطرناک کیفیت اختیار کر لیتے ہیں نیز کنگھا نہ کرنا جوؤں کے خطرات کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

﴿زلفوں والی سنت اور جدید تحقیق﴾

احادیث میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت میں زلفوں کا رکھنا بھی شامل ہے۔

جدید تحقیقی رپورٹ: ٹیکسٹ بک آف پریونٹو سوشیل میڈیسن میں پرسنل ہائیجین کے سلسلے میں لکھا ہے کہ ''زلفین موسمی شدائد سے محفوظ رکھنے کا لازمی اور قدرتی آلہ ہیں۔ عورتیں عام طور پر خوبصورتی کیلئے سر میں لمبے بال رکھتی ہیں اور مرد زلفیں اور داڑھی زینت اور وقار کیلئے رکھتے ہیں۔ بہر حال انکی صفائی بھی بے حد اہمیت رکھتی ہے نیز حجاموں کو اپنے سامان کے صاف رکھنے میں تمام احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھنا چاہیے تاکہ پیپ پیدا کرنے والے جراثیم آتشک، خارش اور جوڑوں کے تعدیہ سے نجات حاصل ہو۔

چلی ارجنٹائن کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے سروے کے بعد اس بات کو تسلیم کیا ہے جن لوگوں کے سر کے بال برابر ہوتے ہیں ایسے لوگ لُو کی بیماری،

Marfat.com

دماغی دباؤ اور گردوں کی بیماری سے بچ جاتے ہیں۔

ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم کے مطابق چونکہ بال سیاہ ہوتے ہیں سورج کی روشنی اور اس میں موجود تیز شعاعیں جب سر پر پڑتی ہیں تو ایک کیمیائی عمل شروع ہو جاتا ہے اگر بال غیر ہموار ابھرے ہوئے ہوں تو اس روشنی کی وہاں گردش زیادہ ہو کر اس جگہ پر برے اثرات ڈالتی ہے اسلئے سر کے بال ہموار ہوں اور ایسا زلفوں میں ممکن ہے اسلئے حدیث شریف میں کنگھا اور بال سنوارنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

﴿بیٹھ کر جوتے پہننا اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''جوتے بیٹھ کر پہنیں کھڑے کھڑے نہیں پہنیں''۔ (ابوداؤد شریف)

جدید تحقیق: بعض اوقات انسانی جسم کا توازن برقرار نہیں رہ سکتا چونکہ جوتا پہنتے ہوئے ایک پاؤں پر وزن زیادہ اور ایک پر کم ہوتا ہے اس لئے توازن کو برقرار رکھنے کیلئے بیٹھنے سے بڑھ کر کوئی صورت نہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات جوتے میں کوئی حشرات الارض، کنکر، کانٹا وغیرہ پڑا ہوتا ہے اور ایک دم پاؤں آنے پر بے شمار تکالیف کا سامنا ہو سکتا ہے لیکن بیٹھ کر پہننے سے جوتے کو ہاتھ میں لے کر پہنا جائیگا اس لئے جوتے میں موجود ہر چیز عیاں ہو جائیگی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس سنت میں بھی برکات کا خزانہ ہے۔

﴿خوشبو کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ عطر یعنی خوشبو لگایا کرتے تھے میرے سرکار دو عالم ﷺ اگر خوشبو نہ بھی لگاتے تو آپ ﷺ کے جسم اطہر میں سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں آپ ﷺ کے پسینے میں بھی خوشبو آتی تھی کہ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں ہوگی۔

Marfat.com

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو تلاش کرنا ہوتا تو ہمیں پریشانی نہ ہوتی تھی ہم مدینے کی گلیوں میں گھومتے جس گلی میں خوشبو آتی، سمجھ جاتے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ یہیں جلوہ افروز ہیں۔

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج سرکارِ دو عالم ﷺ نے نہایت عمدہ خوشبو لگائی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک سرکارِ دو عالم ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں باقی تھی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق: جرمنی کے ڈاکٹر ایلف نے اس طریقۂ علاج کو عام کیا اور ہزاروں لوگ اس سے صحت یاب ہوئے۔ چونکہ خوشبو ایک جز و لطیف ہے اور روح بھی لطیف ہے اس لئے جب کوئی خوشبو لگاتا ہے تو اس کے اثرات فوراً روح پر پڑتے ہیں اور روح کی وجہ سے جسم صحت اور تازگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بادشاہوں کے محلات میں بعض خوشبودار لکڑیوں کی دھونی دی جاتی تھی اور جب محل میں کوئی بیمار ہوتا تو بھی خوشبودار لکڑیوں کی دھونی دی جاتی تھی۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی کہ مریض جلد صحت یاب ہو جائیگا۔

اس کے برعکس ایسی جگہ جائیں جہاں بدبو ہو تو انسان کی طبیعت میں تکدر، بے چینی اور نفرت حتی کہ بعض حضرت کو قے آجاتی ہے۔ آپ خوشبو لگا کر نماز پڑھیں آپکو ایک روحانی کیفیت نصیب ہوگی اور اس بات کی گواہی آپ خود دیں گے۔

سر کے بالوں اور داڑھی میں خوشبو نہ لگائیں آجکل عطر میں کیمیکل ڈالے جاتے ہیں وہ کیمیکل کالے بالوں کو جلد ہی سفید کر دیتے ہیں لہٰذا عطر کو سر میں اور داڑھی میں نہ لگایا جائے یہ نقصان دہ ہے اگر کوئی ایسا عطر مل جائے جو خالص ہو تو لگالیں (اول تو خالص عطر بغیر کیمیکل والا ملتا ہی نہیں)

Marfat.com

﴿طلاق نا پسند یدہ فعل اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا حلال کاموں میں سب سے زیادہ ناپسند یدہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث شریف: حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز زمین پر پیدا نہیں کی جو پیاری ہو آزاد کرنے سے اور نہیں پیدا کی کوئی چیز روئے زمین پر کہ بہت بری ہو طلاق دینے سے۔ (دار قطنی)

جدید تحقیق: مشہور سائنسدان لُنڈ سے لکھتا ہے کہ 1992ء میں ڈنور میں ہر شادی کے ساتھ ایک واقعہ تفریق کا پیش آیا اور دو شادیوں کے مقابلے میں ایک مقدمہ طلاق کا پیش ہوا۔ یہ حالت محض ڈنور ہی کی نہیں ہے امریکہ کے تقریباً تمام شہروں کی قریب قریب یہی حالت ہے۔ طلاق اور تفریق کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں اور اگر یہی حالت رہی جیسی کہ امید ہے تو غالباً ملک کے اکثر حصوں میں جتنے شادی کے لائسنس دیئے جائیں گے اتنے ہی طلاق کے مقدمے پیش ہوں گے۔

ایک اخبار میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ نکاحوں میں کمی، طلاقوں کی زیادتی اور نکاح کے بغیر مستقل یا عارضی ناجائز تعلقات کی کثرت یہ معنی رکھتی ہے کہ ہم حیوانیت کی طرف واپس جا رہے ہیں۔ بچے پیدا کرنے کی فطری خواہش مٹ رہی ہے۔ پیدا شدہ بچوں سے غفلت برتی جا رہی ہے اور اس امر کا احساس رخصت ہو رہا ہے کہ خاندان اور گھر کی تعمیر تہذیب اور آزاد حکومت کی بقاء کیلئے ضروری ہے اسکے برعکس تہذیب اور حکومت کے انجام سے ایک بے دردانہ بے اعتنائی پیدا ہو رہی ہے۔

آج کل آدمی ذرا ذرا سی بات پر طلاق دیتا ہے آپ کسی مفتی سے پوچھیں

Marfat.com

تو وہ آپ کو بتائے گا طلاق دینے میں مرد ماسٹر ہیں مگر جب بعد میں آنکھ کھلتی ہے تو عقل ٹھکانے آجاتی ہے پھر پچھتاوے سے کچھ ہاتھ نہیں آتا آدمی اسکی نحوست اور اس گالی کا وبال بھگتتا ہے اس لئے اس کام کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

﴿مسکراھٹ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں سرکارِ دو عالم ﷺ نے مجھ کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب آپ ﷺ مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو پورا پورا ہنستے نہیں دیکھا کہ میں آپ ﷺ کا تالو مبارک بھی دیکھ لیتی آپ ﷺ تو تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

سرکارِ دو عالم ﷺ مسکراتے تھے کبھی بھی قہقہہ بلند نہ فرماتے اور اس کام سے منع فرماتے خوشی کی بات پر تبسم فرماتے۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جدید تحقیق: مسکرانا جسم کے علاوہ دماغ کی بھی بہترین دوا ہے مسکراہٹ دورانِ خون میں مدد دیتی ہے۔ پیٹ کے عضلات کی مالش کرتی ہے، اشتہاء کو چمکاتی اور بلند فشارِ خون کو پست کرتی ہے۔ نارمن کزنس کے معالجوں نے یہ بات ثابت کرنے کیلئے کہ مسکراہٹ اس کی صحت پر واضح قابل پیمائش اثر مرتب کر رہی ہے ارباب یعنی رسوبات یا تلچھت کے تہہ نشین ہونے کی شرح کی پیمائش کی یہ پیمائش مسکراہٹ سے ٹھیک پہلے اور مسکراہٹ کے گئی گھنٹے بعد بھی کی گئی یہ امتحانی پیمائش جس کے التہاب کی نشاندہی کرتی ہے جو کزنس کی بیماری کی ایک بڑی خصوصیت تھی کزنس کہتا ہے کہ ہر مرتبہ ارباب پانچ ڈگری کم ہو جاتا تھا یہ کمی معقول

Marfat.com

حدتک نہیں ہوتی تھی رک بھی جاتی تھی لیکن افزائش پذیر تھی۔

ڈاکٹر بریسلر جا کیلی فورنیا یونیورسٹی میں درد شکن مرکز کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں وہ ہمیشہ اپنے مریضوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کے خون میں ظرافت کی مقدار کتنی ہے؟

وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ ''خون میں ظرافت'' کی مقدار پیمائش کولیسٹرول کی آب خون (سپرم) میں روایت طب کی پیمائش مانند صحت کی ایک اہم مقیاس (پیمانہ) ہے۔ روایتی طب بھی مریض میں خوش طبعی ومسرت کی مقدار پر ہمیشہ اپنی توجہ کو مرکوز کرتی ہے۔

جولوگ مزمن اوجاع (دردوں) میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ایسے کام نہیں کرتے جن سے وہ پہلے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ وردان کاموں میں مانع ہے۔ ڈاکٹر بریسلر کہتے ہیں کہ بات کچھ اور ہی ہوتی ہے ان کا درد زیادہ دن قائم رہتا ہے۔ کیونکہ وہ خوش طبعی اور ظرافت کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

اسلام بھی یہی حکم دیتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث شریف میں یہ بات موجود ہے کہ ''مومن کے سامنے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے'' یعنی مسکرانے سے دل میں قرار پیدا ہوتا ہے۔ غم اور پریشانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مسکرائے مگر قہقہہ مار کر زور زور سے نہیں ہنسنا چاہئے اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

﴿شوہر کو اذیت دینے والی عورت اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف واذیت دیتی ہے تو اس کو جنت والی بیوی جنی حوریں کہتی ہیں خدا تعالیٰ تجھے برباد کرے تو اپنے شوہر کہ نہ ستاوہ تیرا مہمان ہے

Marfat.com

جو جلد تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائیگا یعنی جنت میں۔ (ترمذی شریف، ابنِ ماجہ)

عورت اپنے شوہر کی خدمت کرے اچھی اور نیک عورت جو شوہر کی خدمت کرتی ہوگی وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگی نیک عورت کیلئے دعا اور بری عورت سے پناہ مانگنی چاہئے۔

جدید تحقیق، اینی بے سینٹ کا اعتراف: سرکارِ دو عالم ﷺ نے عورتوں کی تخصیص اور تقسیم کا ایک بہترین نظام مرتب کیا ہے۔ مجھے اس سے مکمل اتفاق ہے کیونکہ عورت بدمزاج اور بداخلاق ہے۔ ایسی غیر پاکیزہ عورت گھر کے نظام کو کیا پلٹے گی، وہ تو اپنے مزاج کو نہیں پلٹ سکتی۔

حسن اخلاق کی علامت نہیں: اخلاق چہرے میں نہیں کردار میں ہوتا ہے اسلئے عورت کے انتخاب میں بہت احتیاط اور توجہ برتنی چاہئے کیونکہ میری تحقیق مسلسل اس بات کی علامت ہے کہ عورت اخلاق و کردار کے لحاظ سے اگر درست ہے تو یہ گھر میں سکون کی علامت ہے ورنہ ڈپریشن کا وجود۔

(The life and teaching of Muhammad)

﴿شہد کی مکھی کی خصوصیات اور جدید سائنسی تحقیق﴾

القرآن: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں کھا اور اپنے رب جل جلالہ کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم و آسان ہے اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کیلئے۔ (سورۃ النحل آیت نمبر 69.68، پارہ 14، ترجمہ کنز الایمان)

حدیث شریف: حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی

Marfat.com

سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ اس کے بھائی کو اسہال ہو رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ وہ پھر آ کر کہنے لگا کہ شہد پینے سے اسہال میں اضافہ ہوا ہے، انہوں نے پھر فرمایا کہ شہد پلاؤ اس طرح وہ حال بیان کرتا تین سرتبہ آ چکا تو چوتھی مرتبہ ارشاد ہوا کہ اسے شہد پلاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے اس نے پھر شہد پلایا تو تندرست ہو گیا''۔ (بخاری، مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق: جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کی ایک بڑی سورۃ شہد کی مکھی کے نام پر ''النحل'' ہے جس میں شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی بصیرتیں ہیں۔ آیئے اب شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی تحقیقات کی روشنی پر نظر ڈالیں۔

(۱)۔ شہد کا چھتہ جو شہد کی مکھی کا گھر ہوتا ہے اس کی بناوٹ چھ پہلو مخروطی صورتوں میں ہوتی ہے یہ فنِ تعمیر کا ایک ایسا شاہکار ہے جو صرف اور صرف خدائی ہدایت اور ذہانت کی روشنی میں تیار ہو سکتا ہے یہ جیومیٹری جیسی شکل والی ساخت تعمیراتی جگہ کے ممکنہ طور پر بہترین استعمال کو ظاہر کرتی ہے جس سے ایک بڑے حجم والی چیز کو کم سے کم جگہ کے استعمال کے ذریعے محفوظ رکھنے کے فن کا اظہار ہوتا ہے مزید برآں اس تعمیر میں استعمال کیلئے اس کی گوند یا رال کا انتخاب کیا جاتا ہے جو انسانی صحت کیلئے موزوں ترین ہے اس انتخاب میں بے حد احتیاط کی جاتی ہے۔

(۲)۔ شہد کی مکھی کا شہد اپنی جگہ مکھی بذاتِ خود ایک حیرت انگیز کرشمہ ہے شہد کی مکھی مخصوص اور طرح طرح کی آوازوں اور بازگشت کی مدد سے اپنی جسمانی ساخت کی تکمیل بھی کرتی ہے اور چھتے تک واپس پہنچنے کیلئے اپنی راہ بھی ڈھونڈ سکتی ہے۔ اس

Marfat.com

آیت کریمہ میں یہ حقیقت ایک مخصوص سہولت کے طور پر بیان کی گئی ہے شہد کی مکھی کے چھتے بنانے کی مہارت، راہ ڈھونڈنے کی خاصیت اور اس کی زندگی کے طور طریقوں پر بہت سی مخصوص کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو پڑھنے کے شوقین اس مضمون میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کتابوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(۳)۔آیئے اب شہد کی ساخت اور خواص کے متعلق غور کرتے ہیں شہد کی مکھی کے چھتے کی تعمیر ہی یہ بتا دینے کیلئے کافی ہے کہ شہد کی مکھی کس قدر ماہر مخلوق ہے اس کی جسمانی ساخت کے متعلق انتہائی اہم تفصیلات ظاہر ہوئی ہیں پھر یہ کس طرح آواز کی لہروں کا استعمال کرتی ہیں بجائے خود ایک خوبصورت کہانی کا بیان ہے مگر کیا شہد کی مکھی صرف اپنی ضرورت کیلئے شہد تیار کرتی ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔اس لئے کہ تیار کردہ شہد کا ایک دسواں حصہ بھی اس کیلئے بہت زیادہ مقدار ہوگی کیا یہ قابل تصور بات ہے کہ اس قدر ماہر تعمیر اور انجینئر جو کہ شہد کی مکھی ہے اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ مقدار میں شہد تیار کرنے کے سلسلے میں اتنی بڑی غلطی کرے گی؟

کچھ ملحدانہ خیالات (یعنی اسلام کے خلاف خیالات) کے سائنسدان دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک پودا اس لئے پھول پیدا کرتا ہے تا کہ جاندار مخلوق کو ان کے قالب میں پہنچنے کیلئے راہنمائی فراہم کی جا سکے ہم ان گمراہ کن نظریات پر آئندہ بحث کریں گے لیکن بہر طور شہد کی مکھی کے معاملے میں گمراہ کن نظریات ذرا بھی پورا نہیں اترتے اس لئے کہ شہد کی مکھی کو کسی اور جسیمے کی ضرورت نہیں ہوتی پھر وہ کیوں اتنی مقدار میں شہد تیار کرے؟ چنانچہ جیسا کہ آیتِ کریمہ میں واضح کیا گیا ہے شہد تو انسانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص قسم کا تحفہ ہے۔

﴿شہد کی تیاری کے عمل کی حیران کن باریکیاں﴾

ایک جسیمہ کو اپنی زندگی کے قیام کیلئے شکر اور نشاستے کی اس قدر ضرورت

Marfat.com

ہوتی ہے جو اس کی خوراک کی بنیاد تصور کئے جاتے ہیں یہ ان کو مختلف اقسام کے پودوں سے حاصل کرتا ہے اور قوت حیات حاصل کرنے کیلئے ان کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یہ ایک مختصر سا حصہ رائبوز کی شکل میں بھی استعمال ہوتا ہے جو (DNA)..... کیلئے ایک بنیادی عنصر ہوتا ہے۔

رائبوز ایک خاص قسم کی شکر ہوتی ہے یہ جسیمہ کیلئے ایک بنیادی ڈھانچے کا ملبہ ہوتی ہے اب حیران کن بات یہ ہے کہ تمام قسم کی خوراکوں میں صرف یہ شہد ہی ہے جس میں رائبوز پائی جاتی ہے۔ جب جسم کے نئے خلیوں کی تعمیر ہو یا بیماری کے بعد نشوونما یا خون بنانے کا عمل ہو تو رائبوز ان سب کیلئے بے حد اہمیت حاصل کر لیتی ہے اس سلسلے میں عجوبہ ہے چونکہ شہد کی مکھیوں میں ملکہ مکھی کے علاوہ دوسری تمام مکھیوں کیلئے پیدائش کے عمل پر پابندی ہوتی ہے اس لئے عام شہد کی مکھی کو رائبوز کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

شہد میں حل ہو جانے والے تمام وٹامن موجود ہوتے ہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس میں وٹامن بی۔۱۳، بی۔۱۴ اور بی ٹی موجود ہوتے ہیں جو کسی اور خوراک میں نہیں پائے جاتے یہ جسیموں کے جگر میں پائے جاتے ہیں یہ وٹامن خلیے کے (DNA) بنانے کے عمل میں ناقابل فہم طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ شہد اور بھی کئی اہم مرکبات کا حامل ہوتا ہے جیسے فاسفورس کیمیائی ضمیر اور خلیے کی تقسیم کیلئے بی کمپلیکس وٹامن، فولک ایسڈ وغیرہ۔

شاہی جیلی: شہد کی مکھیوں کی بالیدگی میں ایک خاص قسم کے ہارمون کی آمیزش ہوتی ہے جو حیاتیاتی مادوں میں بیحد حیرت انگیز ہوتے ہیں اس کو شاہی جیلی کا نام دیا جاتا ہے یہ ہارمون شہد کی مکھیوں کی ملکہ کیلئے تیار کئے جاتے ہیں اسکے کھانے کے

Marfat.com

بعد یہ ملکہ عام مکھیوں سے کئی گنا زیادہ بڑی جسامت اختیار کر لیتی ہے بہر حال جو ہارمون خارج ہوتے ہیں ان کی مقدار ملکہ مکھی کی ضرورت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے مزید براں دوسری تمام شہد کی مکھیوں کیلئے اس جیلی کا کھانا ممنوع ہوتا ہے چنانچہ شہد کی مکھیاں ضرورت سے زیادہ مقدار میں شہد کسی غلطی کے سبب پیدا نہیں کرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری کرتے ہوئے انسانیت کی بھلائی کیلئے یہ ضرورت سے زیادہ مقدار پیدا کی جاتی ہے۔ شہد میں موجود اوپر بیان کئے گئے ہارمون کی موجودگی اس کو پرانی بیماریوں اور جسمانی کمزوری کا بے مثال علاج بنا دیتی ہے۔

اس موقعہ پر میں یہ بتا دینا چاہوں گا کہ جسمانی طور پر کمزور لوگوں کو کچھ عرصے قبل تلی کو پکا کر بطور علاج کھلایا جاتا تھا مگر نہ تو تلی اور نہ ہی کلیجی کمزوری کے خلاف مناسب علاج ہے اس کے برخلاف کمزور لوگوں کیلئے جدید علاج تو بغیر پکی ہوئی سبزیاں خاص طور پر سبز رنگ کی سبزیاں، شہد اور زیتون کا تیل بہترین غذا مانی گئی ہے، زیتون کا تیل وٹامن ای (E) کا حامل ہوتا ہے اور بجائے خود قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے سورۂ والتین خاص طور پر زیتون کا ذکر کرتی ہے۔

شہد میں دوسرے فائدے : شہد کی مکھی مختلف اقسام کے کھیتوں اور پودوں سے طبی نقطۂ نظر سے بیحد مفید اور بیش قیمت جواہر اکٹھے کرتی ہے پھر ان کو شہد میں شامل کر دیتی ہے اسی وجہ سے مختلف علاقوں میں بننے والا شہد مختلف خاصیت کی وجہ سے مخصوص قسم کی بیماریوں کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے ان جواہر کی خوبی یہ ہے کہ یہ ایسی بیماریوں مثلاً اعصابی بیماریوں، دل کی بیماریوں، گلے میں ہوا کی نالی سے متعلق بیماریوں اور معدے کے ورم کیلئے بیحد مفید ہوتے ہیں آیتِ کریمہ میں شہد سے تندرستی عطا کرنے والے رازوں کا تعلق انہی خاصیت سے متعلق ہے۔

Marfat.com

آیئے اب اس آیت کریمہ میں بیان کی گئی لطافتوں کو دہرائیں اس سلسلے میں آیت نمبر ۶۸۔۶۹ کے آخر میں بیان کی گئی بصیرتوں کا ذکر سب سے پہلے کرونگا۔

(۱)۔ یقیناً اس میں ایک نشانی (حیران کن سائنسی حقائق) ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ ہم شہد اور شہد کی مکھی سے متعلق رازوں پر پوری تحقیق کریں اس لئے کہ انسان جو ہر چیز میں تجسس ظاہر کرتا ہے کہ کائنات کے ان رازوں کو دریافت کرلے وہ اکثر و بیشتر بہت سے غلط نتائج جمع کرتا ہے اور پھر باغی ہو جاتا ہے اس لئے قرآن مجید کی روشنی میں غور و فکر کرنے کا حکم دیا جارہا ہے چنانچہ اگر شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق پوری طرح غور کیا جائے تو تمام حقائق کا صحیح ادارک ہو سکے گا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حیران کن شاہکار ہے شہد کی مکھیاں اپنی ضرورت سے کئی سو گنا زیادہ مقدار میں شہد بناتی ہے یہ اس کے باوجود کہ ان کی کمپیوٹر جیسی صلاحیتیں ایک انجینئر سے بھی بہتر ہوتی ہیں اور ان کا آپس میں رابطہ بلاصوتی لہروں کی مدد سے ہوتا ہے یہ دونوں حقائق آیت نمبر ۶۸ میں کھلے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

اسلام کے منکر اور بے دین لوگوں کے دعویٰ میں موجود گندگی اور افراتفری اس لئے ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا ایک عظیم اتفاق پر مبنی ہے جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ شہد کی مکھی کو جب یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ شہد تیار کرے جو انسانیت کے فائدے کیلئے ہو تو ان ضدی اسلام کے غداروں کو چپ کرانے کیلئے کافی ہے کہ آیت مبارکہ اس طرح اختتام پذیر ہوتی ہے کہ ''جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے''۔

Marfat.com

(۲)۔آیت کریمہ کا دوسری حقیقت کا پرزور اظہار مختلف اقسام کی شہد کی ان تمام خصوصیات سے متعلق ہے جوان کے صحت مند خواص سے متعلق ہے یہ اظہار کہ ''اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے''۔ (آیت نمبر ۶۹) شہد میں موجود مختلف اقسام کی کیمیاوی خصوصیات کی طرف اشارہ ہے ان میں کچھ کیمیاوی اشیاء صرف طبی خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں۔شہد کے خواص بالیدگی دینے والے ہارمون (شاہی جیلی) سفید رنگ کی ہوتی ہے رائبوز ہلکے پیلے رنگ کی ہوتی ہے اور وٹامن بی۔۱۲، پیلے رنگ کی ہوتی ہے کچھ لاکھیں (نامیاتی مرکبات) اور صحت بخش کیمیائی اجزاء نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں فاسفورس کے کچھ مرکبات اور کچھ قسم کے خمیر گاڑھے بھورے مائع کی صورت میں ہوتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ یہ آیت مبارکہ بیان کرتی ہے کہ ''اس کے پیٹ کے اندر سے نکلتا ہے''۔ یہ اس حقیقت کو پرزور طریقے سے بیان کرتا ہے کہ شہد کی مکھی جو کچھ حاصل کرتی ہے اسے اسی صورت ہی میں شہد کی شکل نہیں دیتی بلکہ یہ ان تمام کیمیاوی اجزاء کو جو یہ مختلف پھولوں سے اکٹھا کرتی ہے ایک خاص طریقۂ عمل کے ذریعے شہد میں تبدیل کرتی ہے جیسے ایک لیبارٹری میں مختلف اجزاء کو خاص فارمولے کے تحت ملا کر محلول تیار کیا جاتا ہے۔

(۳)۔شہد کے جو خواص زخموں کے صحیح کرنے اور صحت کیلئے انتہائی مفید ہونے کے سلسلے میں ہیں کسی ظنی بحث کے متقاضی نہیں ہیں ان کے فوائد سب مانتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے سیکھ چکے ہیں انکے اثرات کے بہت سے پہلو ہیں۔

شہد کی مکھی جو سب لوگوں کیلئے شفاً اور فائدے کا ذریعہ ہے ان حشرات میں سے ہے جنہیں یہ راز عطا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے ذہن کو جو ایک

Marfat.com

پن کے سرے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے ایسی شفاً اور رازوں کا حامل بنایا ہے جس کی نسبت کوئی بیان نہیں کی جاسکتی یہی وجہ ہے کہ اس عظیم سورہ کا نام شہد کی مکھی یعنی النحل رکھا گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے شہد کی مکھی اپنے ودیعت کئے گئے رازوں کے ذریعے اسلام کے منکروں، مادہ پرستوں اور کافروں کی زبان کو اپنے ڈنگ سے ڈس رہی ہے اور کافروں کو یہ صدا دے رہی ہے کہ تم نے کئی بار چیزیں ایجاد کیں مگر ایک مکھی نہ بنا سکے۔ میرے رب جل جلالہٗ نے تو مجھے اس قدر فائدے مند بنایا ہے کہ میرے پیٹ سے نکلنے والا پانی شفاً کا باعث ہے کیا اب بھی اس کی وحدانیت کو نہیں مانو گے۔

﴿آبِ زم زم اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: ابنِ حبان اور طبرانی میں حضرتِ عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

''اس کرہ ارض پر سب سے بہترین، مفید اور عمدہ پانی زم زم کا ہے''۔

حدیث شریف: دار قطنی میں حضرتِ عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے اُس کے لئے مفید ہوگا اگر شفاء کی غرض سے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاً دے گا اگر پیاس کیلئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے تسلی دیگا اور اگر سیراب ہونے کیلئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے سیراب کرے گا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کنواں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہے۔

جدید تحقیق: ابتداء میں 1935ء میں مصری کیمیا دانوں نے آبِ زم زم پر تحقیق کی اُن کے مطابق آبِ زم زم میں یہ کیمیاوی اجزاء موجود ہیں۔

Marfat.com

﴿۱﴾ میگنیشیم سلفیٹ۔ ﴿۲﴾ سوڈیم سلفیٹ۔ ﴿۳﴾ کیلشیم کاربونیٹ
﴿۴﴾ پوٹاشیم نائٹریٹ۔ ﴿۵﴾ ہائیڈروجن سلفائیڈ۔

سائنسدانوں کے مطابق جس پانی میں پوٹاشیم نائٹریٹ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہوں وہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔ ان دو اجزاء کا پانی میں موجود ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس میں گندے نالے کا پانی شامل ہے مصری کیمیا دانوں کا یہ تجزیہ بالکل غلط ہے کیونکہ مکہ معظمہ میں پاکستان کی طرح گندے پانی کے نالے نہیں ہیں گھروں میں بیت الخلاء کے نیچے ایک گہرا کنواں بنا دیا جاتا ہے جس میں غلاظت جمع ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے غلاظت کا حصہ رستے رستے زمین کے نیچے چلا جاتا۔

ڈاکٹرز کی تحقیق: ایک ڈاکٹر آبِ زم زم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھے پیشاب کی زیادتی اور جلد غُصہ آنے کا مرض تھا مگر میں جب 1998ء کو حج پر گیا اور وہاں تقریباً ۶۰ دن قیام کیا اس دوران میں آبِ زم زم کا استعمال خوب رکھا۔ الحمدللہ چند دنوں کے بعد مجھے وہاں ہی محسوس ہو گیا تھا کہ پیشاب کی زیادتی کم ہو گئی اور غُصہ بھی بہت کم (حج پر جانے والے حضرات جانتے ہیں کہ وہاں کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں کئی مرتبہ تو لاکھ برداشت کرنے پر بھی غُصہ آ ہی جاتا ہے) ہو گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام کمال آبِ زم زم کا ہے۔

﴿جُذام کی بیماری﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا مجذوم سے دور رہو جیسا کہ تم شیر سے خود کو دور رکھتے ہو۔ (صحیح بخاری)

حدیث شریف: حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ مجذوم (جُذام زدہ) کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھتے رہو۔ (ابنِ ماجہ)

سائنسی تحقیق: جذام ایک خراب بیماری ہے جو بدن میں ''مرۃ سرۃ'' کے پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے تمام اعضاء کا مزاج اسکی شکل وصورت بگڑ جاتی ہے۔ جذام کے اتنے باریک جراثیم ہوتے ہیں کہ اگر آپ مائیکرو اسکوپ سے دیکھیں تو سوئی کی نوک پر سات سو جراثیم ہوتے ہیں اور ہر جرثومے کی شکل شیر جیسی ہوتی ہے۔ جذام کی بیماری کثرت سے شیر کو ہوتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے مریض کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور اسکی شکل شیر کے رنگ وروپ کی سی ہو جاتی ہے۔ اس بیمار کے قریب جو جاتا ہے اُسے پھاڑ کھاتا ہے یا جو اس سے قریب ہوتا ہے اس کی بیماری کی وجہ سے اس میں شگافتگی ہوتی ہے۔

الغرض کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے فرمادیا ہے کہ جذام سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

﴿جذام کی چھوت﴾

مجذوم کی سانس کی بدبو کی شدت اتنی ہوتی ہے کہ جو آدمی مجذوم کے ساتھ رہتا ہے یا وہ عورت جو مجذوم کے نکاح میں ہو ایک ہی بستر میں مجذوم کے ساتھ سوتی بیٹھتی ہو تو وہ بیماری اس پر بھی اثر کر جاتی ہے بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ اس کے اثر سے اس کو بھی جذام ہو گیا، ایسے ہی اس کے بڑھاپے کے وقت میں ان کی اولاد کو بھی یہ بیماری اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اس طرح جس کو، سل، دق یا خارش کا مرض لاحق ہو۔ اسی لئے مسلول اور مجذوم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔

﴿غصے کی بیماری اور جدید سائنسی تحقیق﴾

غصہ وہ بیماری ہے جو بنے بنائے کام کو بگاڑ دیتا ہے اسلام نے اس کو حرام

Marfat.com

قرار دیا ہے کیونکہ جب انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے تو نادانی سے کام لیتے ہوئے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے۔

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری، مسلم شریف)

﴿غصے کے نقصانات کے بارے میں سائنسی تحقیق کیا کہتی ہے؟﴾

جدید سائنسی انکشافات: ڈیوک یونیورسٹی امریکہ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ریڈفورڈ ولیمز کے مطابق غصے اور عداوت رکھنے والے افراد جلدی مرجھاتے ہیں ان کے مطابق اس سے انسانی دل کو وہی نقصان پہنچتا ہے جو تمباکو اور ہائی بلڈ پریشر سے پہنچتا ہے امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے سائنسی ادیبوں کے سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ وقت سے پہلے محض نفرت اور عداوت کے جذبات کی شدت کی وجہ سے چل بستے ہیں غصہ اور بغض دل کے دردوں کے اہم اسباب میں سے ایک ہے اسی طرح حرص و طمع میں مبتلا بے چین اور بے صبر افراد بھی حد سے زیادہ بڑھتی ہوئی تمناؤں کے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو لوگ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھتے ہیں اور ان کے مزاج میں برداشت، قناعت اور صبر و شکر کا مادہ ہوتا ہے زندگی کے حالات کا مقابلہ بہتر طور پر کرتے ہیں غصہ در اصل حواس اور اعصاب کا ترجمان ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس آدمی میں قوتِ برداشت کم اور قوتِ فیصلہ میں عجلت ہے حتیٰ کہ یہ آدمی نادم اور پشیمانی سے ہر وقت دوچار رہتا ہے۔ محترم حضرات! آج ہم فضول میں بات بات پر غصہ کرتے ہیں اگر کسی

Marfat.com

شخص سے ہم بات کریں اور وہ اس کو نہ سمجھ سکے یعنی دوبارہ پوچھے تو بھی ہم غصہ کرتے ہیں حالانکہ غصہ حرام ہے اس کو پی جانے کا حکم ہے ہمیں یہ ہمارے سرکارِ دو عالم ﷺ نے سکھایا آج سائنس نے بھی اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔

﴿جھوٹ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات﴾

جھوٹ وہ بیماری ہے جس میں ہر شخص مبتلا ہے بات بات میں جھوٹ بولنا ہماری عادت بن چکی ہے مگر اسلام اسکی بالکل اجازت نہیں دیتا۔

حدیث شریف: حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ جھوٹ بولے تو فرشتہ اس بات کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی شریف)

جدید سائنسی انکشافات: سچ بولنے سے انسان کی جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اس امر کا انکشاف برطانیہ سے ٹرتھ تھراپی کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک خصوصی رپورٹ میں کیا گیا ہے جھوٹ بولنا انسان کی صحت کو متاثر کرتا ہے خاص طور پر جھوٹ بولنے والی خواتین بے خوابی کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہی کیفیت اگر بڑھ جائے تو السر کا باعث بھی بن جاتی ہے ''ٹرتھ تھراپی'' کے ایک ماہر بریڈ لینڈ کے مطابق حقائق کو کھولنے والے کڑوے سچ بولنے سے جسمانی اور

Marfat.com

دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے والی خواتین حقائق چھپا چھپا کر مختلف نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جھوٹ بولنے والی خواتین کو اکثر اپنا جھوٹ ثابت کرنے کیلئے نظریں گاڑھ کر بات کرنے کی عادت ہو جاتی ہے ماہرین کے مطابق جھوٹ بولنے سے عورت کی جسمانی ساخت کے علاوہ خوبصورتی پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں رپورٹ کے مطابق دنیا میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی کی خواتین سب سے جھوٹی خواتین ہیں جبکہ امریکہ کی خواتین جھوٹ اور سچ مکس کر کے بولتی ہیں۔

محترم حضرات! آج جھوٹ بولنا فیشن بن چکا ہے جھوٹ بول کر اگر کسی سے جان چھڑالی جائے تو ہم دل ہی دل میں خوش ہوتے ہیں کہ آج ہم نے فلاں مسلمان کو کیسا بیوقوف بنایا ہے اس کے علاوہ جھوٹ بول کر ہم سامنے والے کو ڈراتے ہیں اس کے بعد کہتے ہیں میں تو مذاق کر رہا تھا حالانکہ مذاق میں جھوٹ زیادہ سخت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے مذاق میں جھوٹ بولنے والوں کیلئے تین مرتبہ ہلاکت فرمائی یہ بیماری بھی ہے جسے سائنسی تحقیق نے بھی تسلیم کیا۔

﴿گالیاں دینا اور سائنسی انکشافات﴾

گالیاں دینا ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہو چکا ہے کہ چھوٹے بچے سے لے کر بوڑھے آدمی تک لوگ باتوں باتوں میں گالیاں دیتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ ہماری زبان کا حصہ ہے اگر گالی نہ دی جائے تو ہماری مادری زبان مکمل نہیں ہوگی کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ اگر گالی نہ دی جائے تو لوگوں کو مزہ نہیں آتا۔ پورا معاشرہ اس کی لپیٹ میں ہے بڑوں سے زیادہ بچے اس بیماری میں مبتلا ہیں۔

پیرا سائیکولوجی کی تحقیق: یورپ کا ایک مشہور دانشور اپنی کتاب

Marfat.com

(The master and the part) میں لکھتا ہے کہ ہر لفظ ایتھر (عالم ملکوت) میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیناک تصور میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی اس منظر سے مجھے انتہائی کوفت ہوئی تھی۔

ہر لفظ یونٹ ایک ایٹم ہے جس میں اندرونی جذبوں کی بجلیاں ہیں او اسکے اثرات عالمِ خاکی اور اس عالمِ لطیف (کاسک یا آسٹرول ورلڈ) دونوں میں نمودا ہوتے ہیں۔ ایک ہلکی سی مثال گالی ہے گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے بدن میں آگ لگا دیتی ہے یہ آگ کہاں سے آتی ہے الفاظ کے مجموعے سے اور یہ الفاظ میں آگ اسکے سینے اور دل سے آتی ہے الفاظ کے مجموعے سے اور یہ الفاظ میں آگ اس سینے اور دل سے آتی ہے جس سے گالی نکلتی ہے اور وہ آگ گالی کے ذریعے دوسرے کے اندر منتقل ہو جاتی ہے لیڈ بیٹر کہتا ہے کہ میں آپ کو کہوں گا کہ کبھی گالیاں نہ دیں یہ آپ کی صورت کو مسخ یعنی بگاڑ دیتی ہے۔

اسلام نے جس چیز سے روکا ہے اس کو ماڈرن سائنس نے اس کو جدید تحقیق کے بعد بیان کیا ہے کہ گالیوں سے غصہ پیدا ہوتا ہے، نفرت پھیلتی ہے، جھگڑا ہوتا ہے۔ گالی دینے کی وجہ سے بعض دفعہ جھگڑے ایک دوسرے کو مارنے کی صورت اختیار کر جاتے ہیں جسکا انجام خون ریزی پر ہوتا ہے اخبارات شاہد ہیں کہ ایسے واقعات آئے روز ہوتے ہیں ہم سب کو اس بیماری سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

﴿شراب کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ جب میری امت پانچ کام کرنے لگے تو ان پر ہلاکت ہے۔
(۱)۔ جب آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کرنے لگیں۔
(۲) جب مرد ریشم کے کپڑے پہننے لگیں۔
(۳)۔ جب لوگ گانے والی عورتوں کو رکھ لیں گے۔
(۴)۔ جب مرد مردوں سے اور عورت عورتوں سے زنا کرنے لگیں گی۔
(۵)۔ جب شراب پینے لگے گے۔ (بیہقی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے (اور) اسکا دوسرا نام رکھ لیں گے۔ ان کے سروں پر گانا بجانے کے آلات استعمال کئے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ہونگی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیگا اور ان میں سے بندر اور خنزیر بنا دیگا۔ (ابنِ ماجہ شریف)

﴿شراب کا اعصابی نظام پر اثر اور جدید سائنسی انکشافات﴾

شراب عصبی خلیوں کی اس باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائیڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے اس طرح اس نظام کے برقی رابطے میں خلل اندازی کرتی ہے یہ خراب اثر دو مختلف ذریعوں سے ظاہر ہوتا ہے اس کا پہلے پہل اثر نشے کے اچانک حملے کی صورت میں ہوتا ہے۔

لیکن اس کا دیرپا اثر بہت ہی خطرناک ہوتا ہے شراب اعصابی نظام کو روز بروز نقصان پہنچاتی ہے جس سے کئی اقسام کی بیماریاں لگنا شروع ہو جاتی ہیں مزید براں اگرچہ شروع شروع میں شراب کی خرابی غیر معمولی یا غیر واضح بھی ہو تب بھی اس کے دیرپا خراب اثرات شروع ہی سے مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ

Marfat.com

لوگوں کے یہ دعوے کہ ہمیں شراب کا نشہ نہیں چڑھتا، ہم پر شراب کا اثر نہیں ہوتا محض طفل تسلی اور خود فریبی ہے۔

شراب کے برے اثرات جوانی اور بطور خاص بچپن میں بے حد زیادہ ہوتے ہیں عام طور پر معمولی بیماریاں، جیسے ہڈیوں کی کپکپی، ہائینورائس اور کورا ساف کے مجموعہ علامات شراب کی کارستانیوں کی وجہ سے ہوتی ہے اس کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز پر نا قابل علاج حد تک ہوتا ہے الفاظ کا بھولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

شراب جس میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے تخلیقی خلیوں میں داخل ہو کر بے حد نقصان پہنچاتی ہے اس کی عام فہم مثالوں میں نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں بہت سے مطالعات اور سروے یہ حقیقت ظاہر کرتے جا رہے ہیں کہ ذہنی طور پر غبی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے تخم اور بیضہ جات کے خلیے کو بہت آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے بچے موروثی طور پر دماغی یا قلبی صدمہ یا جھٹکے کا شکار ہوتے ہیں شرابی باپ کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد تیس فیصد سے زیادہ ہوتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر رولو ھارجر کی رپورٹ: خبر رساں ایجنسی سٹار کی، انڈیانا پولیس امریکہ سے 1958ء کی اطلاع کے مطابق انڈیانا یونیورسٹی کے ادارہ ادویہ کے پروفیسر ڈاکٹر رولو نے اپنی رپورٹ میں جو طبی قانون کے مسائل کی کمیٹی کے کتابچے کا ایک حصہ بتایا ہے کہ شراب کے نشے کے اثرات دماغ پر پڑ جاتے ہیں شراب پیتے ہی خون میں مل کر چند سیکنڈوں میں دماغ تک پہنچ جاتی ہے اور اس کی

Marfat.com

معمولی مقدار بھی اپنے بداثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی۔

مسلمانوں نے شراب کے بداثرات کے پیش نظر اس کو اُم الخبائث یا بدیوں کی ماں (جڑ) قرار دیا ہے۔ گو یہ نام بالکل صحیح ہے یعنی یہ اُم السکرات یعنی تمام نشہ آور چیزوں کی ماں قرار دی جانی چاہیے کیونکہ ہر نشہ آور چیز کی جو بھی خاصیت اور اثر ہوتا ہے اور جو نتائج اس کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں وہ بدرجہ اتم اس میں پائے جاتے ہیں بالفاظ دیگر تمام مسکرات کی مضرتیں اور نقصان ایک ہی نشہ میں مجتمع ہیں۔ افیون، بھنگ، پوست وغیرہ اگر اضمحلال وانحطاط پیدا کرتی ہیں اور ہمارے خون میں حدت وجوش پیدا کرتی ہے تو یہ اس قسم کے تمام اثرات اپنے اندر رکھتی ہے شراب میں بدمست کبھی جوش میں آکر گالیوں بلکہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے حال ہی میں جاپانی پولیس نے شراب سے بدمست ہو کر بکواس اور نامعقول حرکات کرنیوالوں کیساتھ ایک نہایت ہی مضحکہ آمیز سلوک کرنا شروع کر دیا ہے۔ جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں تو متعلقہ پولیس افسران ان کی تمام خرافات ٹیپ ریکارڈ یعنی آواز محفوظ کرنے کے آلے میں بند کر لیتے ہیں جب اس کے ہوش ٹھکانے لگتے ہیں تو وہ ریکارڈ لگا کر اسے سناتے ہیں۔ وہ بیچارہ ندامت اور شرمندگی سے سر جھالیتا ہے اور پانی پانی ہو جاتا ہے۔

فرانس میں شراب کے خلاف آواز: فرانس میں شراب کے خلاف آواز اٹھتی دیکھ کر جولائی 1995ء کو شراب تیار کرنے کے کارخانوں کے مالکوں کی مجلس کے صدر اور اس صفت کے دیگر برسرِ اقتدار لوگوں نے مملکتِ فرانس کے صدر سے ملکر مطالبہ کیا کہ وہاں عام اعلان کا اعادہ کرے کہ شراب ہمارا قومی مشروب ہے۔ یوں تو شراب پینے سے صحت کے برباد ہونے کے ہزاروں واقعات ہر ملک میں

Marfat.com

پیش آتے رہتے ہیں۔لیکن ان ملکوں میں جوشراب خوری کے مرکز ہیں اس کی تباہ کاریاں حیرت میں ڈال رہی ہیں۔

فرانس جہاں ہوٹلوں میں شراب سستے داموں دستیاب ہوتی ہے مگر پینے کا سامان سادہ پانی بھی قیمتاً مشکل ملتا ہے۔1956ء کی اعداد وشمار کی رپورٹوں سے پتا چلتا ہے کہ اس ملک میں ہر سال صرف شراب خوری سے پیدا ہونے والے مہلک امراض سے پندرہ ہزار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں اور اس سے کئی گنا زیادہ افراد ایسے امراض میں مبتلاء ہوکر زندگی اور موت کے درمیان سسک رہے ہوتے ہیں گویا ہر پینتیس منٹ کے بعد ایک قیمتی جان اس خونخوار دیوی کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

شراب اور نشے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد: یو۔ایس۔اے ''امریکہ'' میں جیسا کہ صدر مجلس امتناع شراب امریکہ نے شاہ سعود والیِ حجاز کو ان کے ملک میں شراب اور دیگر مسکرات کے امتناع پر تہینت پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ ''اڑسٹھ ہزار'' انسان شراب خوری سے ہر سال ہمارے ملک میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ان اعداد وشمار سے تمام دنیا میں صرف اس ایک تباہ کن نشے سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد کا با آسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یورپین ممالک اور ان کی نو آبادیات اور زیر اثر ملکوں میں کرسمس اور نیوائیر ڈے پر عوام تو الگ رہے مذہبی رہنما بھی شراب بے دریغ پیتے ہیں اور ضبط نفس کی تمام حدود توڑ کر وہ لوگ اپنی جو حالت بنا لیتے ہیں ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔اور ان تقاریب پر نوخیز لڑکے اور لڑکیاں جن حرکاتِ نازیبا، شنیع افعال اور سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ان پر ان تمام ممالک کے ابتدائی ایام جنوری کے اخبارات خوب روشنی ڈالتے ہیں۔

Marfat.com

عیسائی فرقے کا مشہور یورپی اخبار: میکسیکن سٹی وعیسائی مذہب کے سب سے بڑے فرقہ رومن کیتھولک کا مذہبی مرکز اور یورپ کے شہر کے مشہور اخبار ''اوزرویٹورومانو'' نے 20 نومبر 1960ء کے نمبر میں بدیں الفاظ، کاک ٹیل و شراب جس میں مختلف قسم کے شراب اور مصالحہ جات ملائے جاتے ہیں کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کا گاہے بگاہے پینا تو کسی حد تک پسندیدہ ہے لیکن اس کا روزانہ استعمال جسمانی اور اخلاقی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ اسکے بدنتائج میں شراب خوری، جگر و دل اور شریانوں کے نقائص، جلدی امراض کی جانب رجحان، دماغ پر خون کا دباؤ، اعصابی کمزوریاں، رعشہ، بے خوابی جنکے ساتھ اس نے ایک سوال اٹھایا کاک ٹیل (لفظی معنی مرغ کی دم) کہ جسے بچھو کی دم کہنا بجا ہے۔ اخلاقی ضرر رسانی کا کیا علاج کیا جائے؟۔

عیسائی مذہب میں عشاء ربانی کی تقریب بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس کا اہم جزو شراب ہوتا ہے۔ شراب کے خلاف اس کے مرکز سے آواز اٹھنا چہ معنی وارد۔

محترم حضرات! یہ سارے نقصانات جو ہم نے بیان کئے یہ سب تحقیقی ہیں جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ نے حرام قرار دیا ہو وہ کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ مگر آج ہم اس کو فیشن سمجھ کر پیتے اور پینے کے بعد فخر محسوس کرتے ہیں آہ! جس منہ سے ہم سرکارِ دو عالم ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں، جس منہ سے قرآن مجید اور درود و سلام پڑھتے ہیں اسی پاک زبان سے ہم شراب پینے میں فخر محسوس کرتے ہیں ایک غیرت مند مسلمان کیلئے اس سے زیادہ بڑی بات لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

﴿بیوٹی رپورٹ کے انکشافات﴾

لپ اسٹک کا نقصان: زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی اشیاء کھانے پینے سے ہونٹوں

Marfat.com

کا قدرتی حسن ختم ہو جاتا ہے اور اگر خواتین فوری علاج نہ کریں تو ہونٹوں کا قدرتی رنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے اس امر کا انکشاف غیر ملکی جریدے کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نوعمری سے خواتین زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی اشیاء کھانے پینے کی شوقین ہوتی ہیں جس سے ہونٹ متاثر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہونٹ کے ٹشو مستقل طور پر مر جاتے ہیں ماہرین کے مطابق لپ اسٹک بھی ہونٹوں کو قدرتی حسن سے محروم کر دیتی ہے بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کی تہہ جم جانے سے ہونٹوں پر بے شمار ایسے وائرس جنم لیتے ہیں جو نہ صرف ہونٹوں کو خراب کرتے ہیں بلکہ دانتوں اور بعض اوقات منہ کے سارے نظام کو بگاڑ دیتے ہیں۔ علاج نہ کروانے سے سرطان کا مرض بھی لگتا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کو لپ اسٹک لگانے کے چھ گھنٹے تک ہونٹوں کو کھانے پینے اور آلودگی سے بچانا چاہئے ورنہ ہونٹوں پر فنگس ہونے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں لہٰذا خواتین کیلئے لپ اسٹک نقصان دہ ہے۔ (رپورٹ: ویکلی سن)

﴿ میک اپ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات ﴾

ڈیل کارنیگی کے انکشافات: میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعے میں گزری ہے اس بات کو غور سے دیکھا کہ ہم فطرت کے قریب رہتے ہوئے فطرت سے دور تو نہیں جا رہے ہیں۔ فیشن اور رواج کی دنیا نے ہمیں صرف دھوکا اور فریب دیا ہے میک اپ حسن نسواں کیلئے تھا لیکن جتنا نقصان اس نے حسن نسواں کو دیا ہے شاید ہی کسی چیز نے دیا ہو جنگوں نے ماحول اور حالات بدلے، بارود نے تباہ کاریوں کی انتہا کر دی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نقصان کم ہے جتنا نقصان میک اپ سے ہوا ہے وہ زیادہ ہے۔

Marfat.com

محترم حضرات! آج کل ہماری مائیں بہنیں میک اپ اس قدر استعمال کرتی ہیں یوں لگتا ہے پوری شیشیاں خالی کردی ہیں اور اصلی چہرہ تو بالکل غائب ہو جاتا ہے صرف منیک اپ ہی نظر آتا ہے سائنسی تحقیق سے آپ نے اندازہ لگالیا کہ یہ کتنا نقصان دہ ہے پھر اس کے بعد بے پردگی کے ساتھ شادیوں اور بازاروں میں گھومنا جاتا ہے غیر مرد کی نظر پڑتی ہے کیا ہماری غیرت گوارہ کرتی ہے؟

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ میک اپ کے سامان میں کتنا خطرناک کیمیکل استعمال ہوتا ہے اس سے کیا کیا نقصانات ہو رہے ہیں چند نقصانات درج ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ چہرے کے مہاسے۔ ﴿۲﴾ چہرے پر سیاہ دانے۔ ﴿۳﴾ لیس دار تھیلی نما مہاسے۔ ﴿۴﴾ کیل اور چھائیاں۔ ﴿۵﴾ ناک پر دانوں کا بگاڑ۔ ﴿۶﴾ عام پھوڑ پھنسیاں۔ ﴿۷﴾ پھپھوند سے پیدا ہونے والے امراض اور یہ وہ امراض ہیں جو جدید سائنس نے دریافت کئے ہیں۔

﴿روزے کے فوائد اور جدید سائنسی انکشافات﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہزیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابنِ ماجہ)

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو پوری زندگی کے روزے اسکا بدل نہیں ہو سکتے۔ (ابنِ ماجہ)

﴿کھجور سے روزہ افطار اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے افطار کرنا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اسلئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ مغرب کے وقت روزہ افطار فرماتے تھے چند تازہ کھجوروں سے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پی لیتے۔ (ترمذی شریف از کتاب: پیغام مصطفیٰ)

سائنسی تحقیق: صبح سحری کے بعد شام تک کھایا پیا نہیں جاتا اور جسم کی کیلوریز یا حرارے مسلسل کم ہوتے رہتے ہیں اس کیلئے کھجور ایک ایسی معتدل اور جامع چیز ہے کہ جس سے حرارت اعتدال میں آجاتی ہے اور جسم گوناگوں امراض سے بچ جاتا ہے اگر جسم کی حرارت کنٹرول نہ کی جائے تو مندرجہ ذیل امراض پیدا ہونے کے خطرات ہوتے ہیں۔

﴿۱﴾ لو بلڈ پریشر۔ ﴿۲﴾ فالج۔ ﴿۳﴾ لقوہ۔ ﴿۴﴾ سر کا چکرانا وغیرہ۔

غذائیت کی کمی کی وجہ سے خون کی کمی کے مریضوں کیلئے افطار کے وقت فولاد کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور وہ کھجور میں قدرتی طور پر میسر ہے۔ بعض لوگوں کو خشکی ہوتی ہے ایسے لوگ جب روزہ رکھتے ہیں تو ان کی خشکی بڑھ جاتی ہے اس کیلئے کھجور چونکہ معتدل ہے اسلئے وہ روزہ دار کیلئے مفید ہے۔

گرمیوں کے روزہ میں روزہ دار کو چونکہ پیاس لگتی ہے اگر افطار کے وقت فوراً ٹھنڈا پانی پی لیا جائے تو معدے میں گیس، تبخیر اور جگر کے ورم کا سخت خطرہ ہوتا ہے اور اگر یہی روزہ دار کھجور کھا کر پانی پی لے تو بے شمار خطرات سے بچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کھجور میں بہت توانائی اور برکتیں رکھی ہیں بعض اوقات میرے سرکارِ دو عالم ﷺ

Marfat.com

صرف کھجور اور پانی ہی پر گزارہ فرماتے سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی کھجور کی برکتیں اپنی زبان حق ترجمان سے ارشاد فرمائی ہیں اور موجودہ سائنس نے بھی تصدیق کی ہے۔

﴿روزہ اور انسان﴾

القرآن: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے گنتی کے دن ہیں تو جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، جنہیں اس کی طاقت نہ ہو تو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کیلئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو"۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳، ۱۸۴، پ۲، ترجمہ: کنزالایمان)

ہم سب جانتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آیات میں ہمارے لئے دین کے اہم رکن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمام تفصیلات بتائی گئی ہیں ہم آیت ۱۸۴ کے آخری حصہ میں بیان کردہ حقائق کا طبی نقطہ نظر سے مطالعہ کریں گے تو اس حصہ میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ روزہ ایک بے حد اچھی چیز ہے جس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ہم اس سے حاصل کردہ رحمتوں کو سمجھ سکتے ہیں بشرطیکہ ہم سچ کو پہچان سکیں۔ ابھی کچھ عرصہ قبل تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ روزے سے نظام ہضم کو آرام ملتا ہے سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ مگر جیسے جیسے طبی علم نے ترقی کی اس حقیقت کا بتدریج علم حاصل ہوا کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے اسی وجہ سے آیت مبارکہ کے آخری حصے میں یوں فرمایا گیا ہے کہ "اگر تم جانو!"۔

﴿سائنسی تناظر﴾

روزے کا نظام ھضم پر اثر: نظام ہضم جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے جیسے کہ منہ اور

Marfat.com

جبڑے میں لعابی غدود۔ زبان، گلا، نالی (یعنی گلے سے معدے تک خوراک لے جانے والی نالی) معدہ، بارہ انگشت آنت، جگر، لبلبہ اور آنتوں کے مختلف حصے وغیرہ تمام اس نظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام کا اہم حصہ یہ ہے کہ یہ سب پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک کمپیوٹری نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کر دیتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح سے گھس جاتا ہے۔

روزہ ایک طرح سے اس سارے نظام پر ایک مہینہ کا آرام طاری کر دیتا ہے۔ مگر درحقیقت اس کا حیران کن اثر خاص طور پر جگر پر ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کا کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح تھکان کا شکار ہو جاتا ہے۔ جگر ایک ایسے چوکیدار کی طرح ہے جو ساری زندگی کی چوکیداری کیلئے کھڑا ہو۔ اسی طرح صفرا کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کیلئے ہوتا ہے مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتا ہے اور دوسرے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

دوسری طرف روزے سے جگر کو چار گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزے کے بغیر بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی اگر معدے میں داخل ہو جائے تو پورے نظام ہضم کا کمپیوٹر اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فوراً عمل میں مصروف ہو جاتا ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک مہینہ تو لازمی ہونا چاہیے۔

جدید دور کا انسان جو اپنی زندگی کی غیر معمولی قیمت مقرر کرتا ہے بہت

Marfat.com

سے طبی معائنوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا شروع کر دیتا ہے لیکن اگر جگر کے خلئے کو بولنے کی طاقت حاصل ہوتی تو وہ اس انسان سے کہتا کہ ''تم مجھ پر ایک بڑا احسان روزہ رکھ کر ہی کر سکتے ہو''۔

جگر پر روزے کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ جو خون کے کیمیائی عمل پر اس کے اثر اندازی سے متعلق ہے جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں سے ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان ہوتا ہے اسے یا تو لقمہ کو اسٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اسے ہضم ہو جانے کے عمل کی حفاظت کرنا ہوتی ہے روزے کے ذریعے جگر قوت بخش کھانے کے اسٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے اس طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبین جو جسم کے محفوظ رکھنے والے نظام کو بلندی دیتا ہے۔ روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے اس تحفہ کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔ انسانی معدہ روزے کے ذریعے جو بھی اثرات حاصل کرتا ہے وہ بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں اس ذریعے سے معدے سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے روزے کے دوران تیزابیت جمع نہیں ہوتی اگرچہ عام قسم کی بھوک سے یہ بڑھ جاتی ہے لیکن روزے کی نیت اور مقصد کے تحت تیزابیت کی پیداوار رک جاتی ہے اس طریقے سے معدے کے پٹھے اور معدے کی رطوبت پیدا کرنے والے خلئے رمضان کے مہینے میں آرام کی حالت میں چلے جاتے ہیں جو لوگ زندگی میں روزہ نہیں رکھتے ان کے دعووں کے برخلاف یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک صحت مند معدہ شام کو روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام سرانجام دیتا ہے۔

Marfat.com

روزہ آنتوں کو توانائی بھی فراہم کرتا ہے یہ سب رطوبت کے بننے اور معدے کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے آنتوں کے شرائین کے غلاف کے نیچے محفوظ رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے جیسے انتڑیوں کا جال روزے کے دوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

روزے کے دوران خون پر فائدہ مند اثرات : دن میں روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ سیلوں کے درمیان مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے ٹشو یعنی پٹھوں پر دباؤ کم ہو جاتا ہے پٹھوں پر دباؤ یا عام فہم میں ڈائسٹا لک دباؤ دل کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے روزے کے دوران ڈائسٹا لک پریشر ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام یا ریسٹ کی صورت میں ہوتا ہے مزید برآں آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناؤ یا ہائپر ٹینشن کا شکار ہے رمضان کے ایک مہینے کے روزے بطور خاص ڈائسٹا لک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں روزے کا سب سے اہم اثر دوران خون پر اس پہلو سے ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس سے خون کی شریانوں پر کیا اثر ہوتا ہے اس حقیقت کا علم اب عام یہ ہے کہ خون کی شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے کا پوری طرح تحلیل نہ ہونا ہے جبکہ دوسری طرف روزے میں خاص طور افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچتا اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزاء جم نہیں

Marfat.com

پاتے اس طرح شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماریوں جن میں شریانوں کی دیواروں کی سختی نمایاں ترین ہے جس سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے چونکہ روزے کے دوران گردے جنہیں دوران خون ہی کا ایک حصہ سمجھا جا سکتا ہے آرام کی حالت میں ہوتے ہیں اسلئے جسم کے اعضاء کی قوت بھی روزے کی برکت سے بحال ہوتی ہے۔

خلیہ (سیل) پر روزے کا اثر: روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے سے ہے چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہو جاتے ہیں اسلئے خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلئے جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے آرام وسکون ملتا ہے جس سے انکی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود، گردن کے غدود، تیمولیہ اور لبلبہ کے غدود شدید بے چینی سے ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں تا کہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کر سکیں اور مزید کام کرنے کیلئے اپنی توانائیوں کو جلا دے سکیں۔

روزے کا اعصابی نظام پر اثر: اس حقیقت کو پوری طرح سمجھ لینا چاہیے کہ روزے کے دوران چند لوگوں میں پیدا ہونے والا چڑچڑا پن اور بے دلی کا اعصابی نظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس قسم کی صورتحال ان انسانوں کے اندر انانیت یا طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے اسکے برخلاف روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ

Marfat.com

تسکین ہماری تمام نفرتوں اور غصے کو دور کرتی ہے اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہوکر ختم ہو جاتی ہیں اس طرح آج کے دور کے شدید مسائل جو اعصابی دباؤ کی صورت میں ہوتے ہیں تقریباً مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔

روزے کے دوران ہماری جنسی خواہشات چونکہ علیحدہ ہو جاتی ہیں اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اس سے دماغ میں دورانِ خون کا بے مثال توازن قائم ہو جاتا ہے جو صحت مند اعصابی نظام کی نشاندہی کرتا ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اندرونی غدودوں کو جو آرام وسکون ملتا ہے وہ پوری طرح سے اعصابی نظام پر اثر پذیر ہوتا ہے جو روزے کا اس انسانی نظام پر ایک اور احسان ہے۔ انسانی تحت الشعور جو رمضان کے دوران عبادت کی مہربانیوں کی بدولت صاف شفاف اور تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور الجھن کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

خون کی تشکیل اور روزے کی لطافتیں : خون ہڈیوں کے گودے میں بنتا ہے جب کبھی جسم کو خون کی ضرورت پڑتی ہے تو ایک خودکار نظام ہڈی کے گودے کو حرکت پذیر کر دیتا ہے کمزور اور لاغر لوگوں میں یہ گودہ خاص طور پر سست حالت میں ہوتا ہے یہ کیفیت بڑے بڑے شہروں میں رہنے والوں کے ضمن میں بھی پائی جاتی ہے اسکی وجہ سے پیلے چہروں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے اسکے نتیجے میں لاغر لوگ روزہ رکھ کر آسانی

Marfat.com

سے اپنے اندر زیادہ خون پیدا کر سکتے ہیں بہر حال یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص خون کی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہوا اسے طبی معائنہ اور ڈاکٹر کی تجویز کو ملحوظ خاطر رکھنا ہی پڑے گا چونکہ روزے کے دوران جگر کو ضروری آرام مل جاتا ہے یہ ہڈی کے گودے کیلئے ضرورت کے مطابق اتنا مواد مہیا کرتا ہے جس سے با آسانی اور زیادہ مقدار میں خون پیدا ہو سکے۔ اس طرح روزے سے متعلق بہت سی اقسام کی حیاتیاتی برکات کے ذریعے ایک دبلا پتلا شخص اپنا وزن بڑھا سکتا ہے اسی طرح موٹے اور فربہ لوگ بھی روزے کی عمومی برکات کے ذریعے وزن کم کر سکتے ہیں۔

اب آیئے اس آیتِ مبارکہ کے آخری حصے کی طرف دوبارہ آتے ہیں تا کہ قرآنی معجزہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو جائے۔

ارشاد ہوا ''اگر تم جانو'' (یعنی اگر تم جسم کے حیاتیاتی علم کو سمجھو) تو تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے کہ تم روزہ رکھو (چاہے اس میں تمہیں مشکلات بھی نظر آئیں)۔

روزے کے روحانی فوائد اور دیگر برکات اپنی جگہ موجود ہیں مگر ہم نے یہاں صرف سائنسی تحقیق پیش کی ہے صرف سائنسی تحقیق نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ایسا دین اسلام جس کے نظام کو صرف آپ دیکھیں تو فائدے سے کوئی چیز خالی نہیں نماز پڑھو تو فائدہ، زکوٰۃ دو تو فائدہ روزے سے جسمانی فائدہ الغرض کہ ہر چیز میں فائدہ ہی فائدہ کیا ان باتوں سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ جس دین کے اصولوں میں اس قدر فوائد ہوں وہ دین خود کس قدر فائدہ مند ہوگا۔

﴿نظر بد کی حقیقت اور جدید سائنس﴾

حدیث شریف: حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم نظر بد کیلئے دعا تعویذ کرائیں۔ (بخاری شریف از کتاب [illegible] ص ۱۸۸)

Marfat.com

حدیث شریف: حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اسے دعا تعویذ کراؤ اسے نظرِ بد لگی ہے۔ (بخاری و مسلم از کتاب: انوار الحدیث ص ۱۸۸)

دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تعویذ پہننا جائز ہے اور نظر بد حق ہے یعنی انسان کو کسی دوسرے کی نظر لگ سکتی ہے اسی طرح جانوروں کو انسانوں کی نظر بد لگ جاتی ہے بعض دفعہ اسی نظر بد لگ جانے کی وجہ سے جانور بیمار اور مر بھی جاتے ہیں اب آیئے اس نظر بد کے متعلق سائنسی تحقیق کیا کہتی ہے یہ دیکھتے ہیں۔

سائنسی تحقیق: نظر نہ آنے والے علوم یعنی مخفی علوم کی تحقیق کا نام پیرا سائیکالوجی ہے ماہرین کے مطابق ہر انسان کی آنکھ سے غیر مرئی لہریں نکلتی ہیں جن میں ایموشنل انرجی کی بجلی بھری ہوئی ہوتی ہے یہ بجلی جلدی مسامات کے ذریعے جسم میں جذب ہو کر جسم کی تعمیر یا تنزلی کا باعث بنتی ہے۔

اگر ایموشنل انرجی کی بجلی یا لہریں مثبت ہوں تو اس سے انسان کو نفع پہنچتا ہے اور اگر لہریں منفی ہوں تو مسلسل نقصان پہنچتا ہے۔ اب بدنظر شخص کی آنکھ سے نکلنے والی لہریں دراصل منفی ہوتی ہیں اور ان کے اندر اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ جسم کے نظام کو دیکھ کر اپنی غیر مرئی لہریں چھوڑ دیں تو دوسرے شخص کا چہرہ سیاہ ہو گیا تو اس بدنظر کی لہروں نے اس کے خون میں میلانن کو زیادہ کر دیا جس سے جلد کی رنگت سیاہ ہو گئی۔

سنت سرکارِ دو عالم ﷺ اور سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا کہ نظرِ بد حق ہے اسی طرح اس کا برعکس ہے کہ اگر نظرِ بد حق ہے تو پھر اچھی اور نیک نظر بھی حق ہے مطلب کہ اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے مردِ کامل کی نظر کسی عام مسلمان کو لگ جائے تو اس کے دل کی کلی کھل اٹھتی ہے۔ معلوم ہو گیا کہ جب منفی شعاعوں سے نظر

Marfat.com

بدلگ سکتی ہے تو پھر مثبت شعاعوں سے نظر حق بھی لگ سکتی ہے الغرض کہ نظر بد بہت بری چیز ہے یہ انسان کو برباد کر دیتی ہے۔

﴿عصا رکھنے کی سنت اور سائنسی تحقیق﴾

احادیث میں ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے دست حق پرست میں عصا مبارک (لاٹھی مبارک) رکھا کرتے تھے لاٹھی ہاتھ میں رکھنا میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت ہی نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی سنت رہی ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں اگر سنت کی نیت سے ہاتھ میں لاٹھی رکھیں گے تو ہمیں فوائد بھی ہوں گے اور سو شہیدوں کا ثواب بھی ملے گا۔

سائنسی انکشافات: سر لیپل گریفن نے ایک مشہور کتاب (سیاست کے فرعون، یادی چیف آف پنجاب) میں کئی مقامات میں یہ بات واضح کی کہ ''لاٹھی جسم کا سہارا اور ساتھی ہے اس کا جسم کے اعصابی نظام پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہمہ وقت لاٹھی ہوگی اس لاٹھی کا غیر مرئی اثر اس کے جسم اور روح پر پڑتا رہیگا۔ یہ آدمی بزدل نہیں ہوگا میں نے پنجاب کے امیر اور رئیس لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ہاتھ میں لاٹھی یا ڈنڈا رکھتے ہیں جس جس کے پاس میں نے عصا دیکھا ہے۔ یقیناً انہیں میں نے دل والا اور دور بین دیکھا ہے''۔

چونکہ عصا سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسلئے جس ہاتھ میں عصا ہوگا وہ ہاتھ مضبوط ہوگا۔ اس سے غیر معمولی طاقت اور قوت بڑھ جائے گی چونکہ زندگی میں زیادہ ضرورت دائیں ہاتھ کی ہے اسلئے دایاں ہاتھ مضبوط ہونا چاہئے اور اسکی طاقت، قوت اور مضبوطی عصا میں مضمر ہے۔

(۱)۔ عصا جسم کے نظام کو متوازن رکھنے میں قوت اور مدد دیتا ہے۔

Marfat.com

(۲)۔عصا کی وجہ سے دایاں ہاتھ چونکہ گرفت میں مصروف رہتا ہے اس گرفت کا اثر فزیالوجی کے مطابق دل اور دل کے اعصاب اور عضلات پر پڑتا ہے۔

(۳)۔عصا کے رکھنے سے دل مضبوط ہوتا ہے اور بزدلی دور ہوتی ہے۔

(۴)۔لاٹھی اور عصا سے موذی جانور کا خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔

﴿نام کا اثر اور جدید سائنسی انکشافات﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہمیں نام دیا ہمیں اپنی پہچان سکھائی ہمیں عزت دی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کا سلیقہ سکھایا آپ ﷺ کا نام اور آپ ﷺ کی نسبت ہماری اصل پہچان ہے۔

حدیث شریف: حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔(ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں قیامت کے دن تمہارے باپ دادوں کے نام سے پکارا جائے گا لہٰذا تم اپنے نام اچھے رکھو۔(ابوداؤد از کتاب: پیغام مصطفیٰ)

نام انسانی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے لہٰذا اس کا اچھا ہونا ضروری ہے جو نام اسلام کے مطابق ہو وہ اچھا ہے اور جو اسلام کے خلاف ہو یا اس سے کوئی برا پہلو نکلتا ہو۔وہ برا ہے لہٰذا اسلام میں اس امر کی بڑی تاکید کی گئی ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کے نام رکھتے وقت اچھے ناموں کو مدِ نظر رکھا جائے کیونکہ ناموں کا اخلاق و عادات پر اثر اور اسکی خود کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے عموماً برے ناموں کے اثرات بچوں کے اخلاق پر بھی پڑتے ہیں اس بارے میں سائنس کیا کہتی ہے۔آیئے دیکھتے ہیں۔

پروفیسر پیرل ماسٹر کی تحقیق: پیرا سائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل

Marfat.com

ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے پروفیسر کے مطابق ''میں نے رحیم اور پرویز کے نام کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی''۔ یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اس کے الفاظ کی ہے۔ طاقت دراصل الفاظ میں ہے چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔

﴿توکل اور جدید سائنسی انکشافات﴾

اپنی تدابیر اور کوشش کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنیکا نام توکل ہے۔ توکل دراصل انسان کے دلی ارادے کی ایک حالت ہے جس میں انسان دنیا کی تمام اشیاء سے بالاتر ہو کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید اور بھروسہ قائم رکھنا توکل ہے توکل اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا راستہ ہے جو صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دیتا۔

حدیث شریف: حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے سنا کہ اگر تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ کرنا چاہئے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے تھے نہ فال بد لیتے تھے اور اپنے اللہ تعالیٰ پر توکل

Marfat.com

کرتے تھے۔ (بحوالہ: مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات : اس وقت یورپی برادری بے شمار نفسیاتی امراض سے دو چار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ توکلی زندگی کا فقدان ہے اگر ان سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ اس نقصان کے عوامل کو تلاش کرتے ہیں اور وہ عوامل مل جاتے ہیں تو اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اور اگر عوامل نہیں ملتے تو بھی اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

بالکل یہی کیفیت ایک گھر دار خاتون کی ہے کیونکہ گھر میں رہتے ہوئے بہر حال اسے گھریلو مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اب یہاں اسلام صبر اور توکل کا درس دیتا ہے لیکن یورپین زندگی کے اشتعال میں صبر اور توکل کی چیز ہی نہیں گزری اس لئے وہاں طلاق کی زیادتی ہے۔ نفسیاتی ماہرین کے مطابق توکل آدمی کو بے شمار خطرناک نفسیاتی امراض سے نجات دیتا ہے اور اس توکل کی وجہ سے انسان معاشرے کا اچھا شہری اور فرد بن سکتا ہے۔

﴿قرآن مجید: کائنات کی اشیاء کا منبع﴾

جدید علمِ کائنات مشاہداتی طور پر یہ بتاتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب تمام کائنات دھوئیں کا بادل تھی ایک مبہم بہت زیادہ ٹھوس اور گرم گیسوں کا مجموعہ تھا۔ یہ جدید علمِ کائنات کی غیر متنازع حقیقت ہے اب سائنسدان اس دھوئیں میں سے نئے ستاروں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ہم اس دھوئیں کے مادہ میں رات کو ان جگمگاتے ہوئے ستاروں کو اس طرح سے دیکھ سکتے ہیں جیسا کہ یہ پوری کائنات۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ (پ۲۴، سورۂ حم السجدۃ، آیت ۱۱)

پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

Marfat.com

کیونکہ زمین اور آسمان اسی دھویں سے بنائے گئے ہیں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین اور آسمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے وجود تھے پھر اس قسم کے دھویں سے انکو بنایا گیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا۔

اَوَ لَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا (پ ۱۷، آیت ۳۰، سورۃ الانبیاء)

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

﴿قرآن مجید میں پہاڑوں کا تذکرہ﴾

ایک کتاب جس کا نام (Earth) ہے دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ایک بنیادی حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے اس کتاب کے دو مصنفوں میں سے ایک بڑا نام پروفیسر فرانک پریس ہے پروفیسر فرانک پریس امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مشیر رہے ہیں اور بارہ سال تک نیشنل اکیڈمی آف سائنسز واشنگٹن ڈی سی کے صدر رہ چکے ہیں انکی کتاب (Earth) کے مطابق پہاڑوں کے نیچے تہیں (Underlying Roots) بچھی ہوتی ہیں یہ گہرائی میں مضبوطی کیساتھ جمی ہوئی ہوتی ہیں اس طرح پہاڑ کھونٹے کی شکل کے نظر آتے ہیں۔ اس بات کو قرآن مجید نے اسطرح بیان کیا ہے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا.

اور کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

جدید زمینی سائنس نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے پہاڑ سطح زمین کے نیچے گہرائی رکھتے اور بعض اوقات سطح زمین سے بلند بھی ہو جاتے ہیں۔

تو پہاڑوں کی صورتحال کو صحیح طور پر واضح کرنے کیلئے مناسب ترین لفظ

Marfat.com

میخ ہے جسکو ہم کیل بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ میخیں سطح زمین کے اندر مضبوطی سے جمی ہوئی اور چھپی ہوئی ہیں سائنسی تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پہاڑوں کے نیچے گہری تہوں کا نظریہ (Theory) انیسویں صدی کے آدھے سے زیادہ گزر جانے کے بعد معلوم ہوا۔

(The Geological Concept of Mountain in the quran)(P.NO:5)

پہاڑ زمین کی تہہ (پرت) کو مضبوطی سے جمانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(The Geological Concept of Mountain in the Quran)(P.NO 44/45)

یہ زمین کو ہلنے سے روکتے ہیں۔

وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَاَنْھٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ○ (سورۃ النحل، پارہ ۱۵، آیت ۱۵)

اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور راستے کہ تم راہ پاؤ۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اسی طرح سطح زمین کی ساخت کے بارے میں حالیہ نظریہ یہ ہے کہ پہاڑ زمین کو ثبات عطا کرتے ہیں یہ بات زمینی علوم میں 1960 کے بعد آئی ہے کیا کوئی شخص یہ تصور کر سکتا تھا کہ یہ بڑے اور ٹھوس پہاڑ جو اسکے سامنے موجود ہیں زمین کے نیچے گہرائیوں میں انکی تہہ پھیلی ہوئی ہے جسکو آج سائنسدان وثوق سے بیان کر رہے ہیں۔

علم ارضیات کی کتابوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں جب پہاڑوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ زیادہ تر پہاڑوں کے ان حصوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین کے اوپر ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتابیں علم ارضیات کے ماہرین کی لکھی ہوئی ہیں

Marfat.com

لیکن یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ اس نے جدید ترقی یافتہ علم ارضیات سے اپنا لوہا منوایا۔

قرآن مجید اور بادل : سائنس دانوں نے بادل کی ساخت کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بارشوں والے بادل نہایت متعین طریقے سے ترتیب و تشکیل دیئے گئے ہیں اور خاص اقدامات اور خاص قسم کی ہوا اور بادلوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

﴿بارش کے بادلوں کی قسم کو بارشی بادل یا ابر مطیر کہا جاتا ہے﴾

ماہرین موسمیات نے اس بات کا بغور مطالعہ کیا کہ کس طرح یہ ابر مطیر تشکیل پاتے ہیں اور کس طرح یہ بارش، ژالہ باری اور گرج چمک پیدا کرتے ہیں وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ بارشی بادل یعنی ابر مطیر بارش پیدا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل مراحل سے گزرتے ہیں۔

۱..... **﴿ہوا کا بادلوں کو دھکیلنا﴾** ہوا بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور ابری تودوں کو کسی علاقے کی طرف دھکیلتی ہے جہاں تمام بادل ایک خاص جگہ مرتکز ہو جاتے ہیں اور ابر مطیر تشکیل پاتا ہے۔

۲..... **﴿ملاپ﴾** پھر ان چھوٹے چھوٹے بادلوں کا ملاپ ہو جاتا ہے جس سے بڑے بادل تشکیل پاتے ہیں۔

۳..... **﴿بادلوں کا انبار﴾** جب چھوٹے بادل اکٹھے ہوتے ہیں، ہوا اوپر کی جانب حرکت کرتی ہے اور بڑے بادل اندر سے اپنا حجم بڑھاتے ہیں تو ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کے درمیانی حصے میں زیادہ طاقتور ہوتی ہے بہ نسبت کنارے والے حصوں کے درمیانی حصہ اس لئے ہوتے ہیں یہ ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کی ہیئت کو عمودی بنانے کا سبب بنتی ہے اس طرح بادلوں کا انبار اکٹھا ہوتا رہتا ہے یہ عمودی نشوونما بادل کی ہیئت کو فضا کے ٹھنڈے علاقوں تک

Marfat.com

پھیلاتے ہیں وہاں پانی کے قطرات اورژالہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں جب یہ پانی کے قطرات اورژالے بہت زیادہ بھاری ہو جاتے ہیں تو یہ بادلوں میں بارش اورژالہ باری کی شکل میں نیچے آنا شروع کر دیتے ہیں۔

بحوالہ: (The Atmosphere,Anthes and other Page No 259)

(Elements of meeorology,mellean Thompson Page No 141.142)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ھے : کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادلوں کو پھر انہیں آپس میں ملاتا ہے پھر انہیں تہہ پر تہہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے پھر ڈالتا ہے انہیں جس پر چاہے پھیر دیتا ہے انہیں جس سے چاہے قریب ہے کہ اسکی بجلی کی چمک پھر آنکھ لے جائے۔

(سورۃ النور، آیت ۴۳، پ ۱۸، ترجمہ کنزالایمان)

ماہرین موسمیات نے حالیہ سالوں میں جدید ترین آلات مثلاً جہاز، سیاروں، کمپیوٹر، بادبانی غباروں کی مدد سے بادلوں کی ساخت، بناوٹ اور ترتیب و تشکیل کی تفصیلات کو معلوم کیا ہے دوسرے جدید ترین اور طاقتور آلات کی مدد سے ہوا اور اس کی سمت کا مطالعہ، نمی، رطوبت اور اس کا تغیر، سطح کا تعین اور فضائی دباؤ کا تعین وتغیر کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں ماہرین موسمیات نے اپنی تحقیق سے پتہ چلایا ہے کہ بارشی بادل اور ابر مطیر جو ژالہ باری کی برسات کرتا ہے پچیس ہزار

Marfat.com

سے تیس ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے آتا ہے اور پہاڑ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

حوالہ: (Elements of Meteorology,Mellean and Tompson)(P.141)

سورۃ النور کی آیت نمبر ۴۳ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ژالہ باری کے حوالے سے یہ آیت بجلی کے کوندے "برق" کا ذکر کیوں کر رہی ہے؟

اس ضمن میں اس موضوع کی ایک اہم کتاب (Meterology Tody Aherens P.NO 437) کو دیکھتے ہیں وہ ہمیں کیا بتاتی ہے اس کا ترجمہ یوں ہے

ترجمہ: بادل میں بجلی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اولے بادل کے کسی ایسے منطقے کے درمیان سے گزرتے ہیں جس میں بہت زیادہ سرد پانی کے قطرے یا برف کے کرسٹل ہوتے ہیں جب یہ سیال قطرے اولوں سے ٹکراتے ہیں تو وہ جم جاتے ہیں اور اپنی داخلی حرارت چھوڑتے ہیں اس سبب سے اولوں کی سطح برف کے کرسٹل سے گرم تر رہ جاتی ہے پھر جب اولے برف کے کرسٹل سے ٹکراتے ہیں تو ایک حیرت انگیز واقعہ ہوتا ہے سرد شے سے برقیئے گرم شئے کی طرف بہتے ہیں ایسا ہی عمل اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب بہت سرد شدہ قطرات آبی اولوں سے لمس کرتے ہیں۔ اور مثبت برقی چارج شدہ ذرات اپنے اصل سے جدا ہوتے ہیں یہ ہلکے ہلکے برقی چارج والے ذرات اوپر چلتی لہروں کے ذریعہ بادلوں تک پہنچتے ہیں اولے جو منفی طور پر معمولی چارج ہوتے ہیں بادل کے نچلے حصے کی طرف گرتے ہیں اور اسی طرح بادل کا نچلہ حصہ منفی طور پر چارج ہو جاتا ہے اور بجلی کی شکل میں ظاہر ہو جاتا ہے گویا بادلوں میں بجلی پیدا کرنے والے بہت اہم عنصر

Marfat.com

ہیں۔ ابر باراں اور گرج چمک کے متعلق یہ معلومات حال ہی میں دریافت ہوئی ہیں 1600 قبل مسیح تک موسمیات پر ارسطو کے افکار و آرا کا غلبہ تھا مثال کے طور پر ارسطو نے کہا تھا کہ فضاء دو قسم کے بھاپوں پر مشتمل ہے مرطوب اور خشک۔ ارسطو نے مزید کہا کہ بجلی کی کڑک اور گرج چمک خشک بھاپ کے قرب و جوار کے بادلوں سے تصادم کی آواز ہوتی ہے اور آسمانی بجلی خشک بھاپ کی ایک رقیق اور دھندلی سی آگ شعلہ اٹھتی ہوئی ایک شکل ہے علم موسمیات سے متعلق یہ وہ چند افکار و خیالات تھے جو قرآن مجید کی تائید کرتے ہیں۔

﴿پانی اور قوت﴾

القرآن: کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے''۔

جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس آیت کو سمجھنے سے پہلے ہمیں خود زندگی کے عجوبہ کا علم ہونا چاہیے۔ ایک جسیمہ کی تعریف اور تشریح بیسویں صدی کے دوسرے نصف حصہ تک مختلف طریقوں سے کی جاتی رہی ہے جس میں ڈی ولسن کی 1950 میں ڈی این اے کی دریافت کے بعد جسیمہ کی صحیح پہچان اور زیادہ واضح تعریف ممکن ہو سکی ہے کہا جا سکتا ہے کہ زندگی عبارت ہے اس ڈی این اے کی نقل تیار کرنے سے جو کسی جسیمہ میں پہلے سے موجود ہو۔

زندگی اور قوت میں ایک باریک فرق ہوتا ہے زندگی ایک طرح سے خصوصیاتی ڈھانچہ ہوتا ہے جبکہ قوت حیات کو اس ڈھانچے کا مقرر کردہ کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔ یہ نظریہ جو کسی حد تک مشکل سے سمجھ میں آتا ہے ایک مثال کے ذریعے با آسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

زمین میں کچھ وائرس اور کچھ بیکٹر یا اپنے اردگرد کے حالات کی وجہ سے اپنی کارگزاری ظاہر نہیں کر سکتے یعنی وہ نہ ہی حرکت کر سکتے ہیں اور نہ ہی مزید تخلیق کر سکتے ہیں جیسے ایک طرح سے جامد زندگی، مخصوص حالات میں یہ اپنی حرکت کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں اور تخلیقی عمل بھی شروع کر دیتے ہیں یہاں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ زندگی عبارت ہے وائرس اور بیکٹر یا کی ساکت اور متحرک حالت سے جبکہ قوت حیات کا مطلب انکی محرک حالت ہی ہے آیت کریمہ میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ''زندہ ہونا'' ہے جو قوت حیات کے مترادف ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ قرآنی آیات میں لفظ انتہائی اہم ۔ازوں کے حامل ہوتے ہیں۔

اصل معنی یہ ہیں کہ ''ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی''۔اب اس آیت کریمہ میں اہم نکات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(۱)۔ پندرہ صدیاں قبل زندگی کا تصور جانوروں تک محدود تھا بعض حلقوں میں نباتات اور پودوں کو بھی اس زمرے میں شامل سمجھا جاتا تھا جبکہ دوسری طرف یہ آیت انتہائی صراحت سے جانوروں اور نباتات سے ماورا پیش کرتی ہے تمام جاندار چیزوں کی تعریف میں چیز کے نظریہ سے قوت حیات بہت سی نوع کی چیزوں کا احاطہ کرتی ہے قرآن کے اس ایک بیان سے قوت حیات کے نظریہ کو اتنی وسعت مل جاتی ہے کہ وائرس اور (DNA) مالیکیول وغیرہ کا مکمل احاطہ کر لیتی ہے اس طرح ایک سائنسی حقیقت کو چودہ صدیاں قبل ہی انسانیت کو بطور پیشگی بتا دیا گیا۔

(۲)۔قوت حیات پانی ہی سے نکلتی ہے اور پانی سے توانائی حاصل کرتی ہے آیت مبارکہ کہ تخلیق (خلقنا) نہیں کہتی بلکہ کہتی ہے قوت دی (وجعلنا)

(۳)۔اس کے بعد آیت اس اعلان پر ختم کرتی ہے کہ ''کیا ایمان لائیں گے'' اس

Marfat.com

کا اشارہ کفار کی طرف ہے یہ بات ہمارے موجودہ دور کے کفار کیلئے بھی ہے اس لئے کہ ابھی تیس سال قبل ہی تو قوت حیات کیلئے پانی کے ناگزیر ہونے کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

آیئے اب غور کریں کہ ابھی حال ہی میں علم حیاتیات کے قوانین کے دریافت کے مطابق قوت حیات کیلئے پانی کیوں ناگزیر سمجھا گیا ہے جدید علم حیاتیات نے ثابت کر دیا ہے کہ پانی کے سالموں کے H اور OH آئین (INO) (رواں برقی پاری کے جوہر یا جواہر) کے ذریعے پیدا ہو سکتے ہیں خاص طور پر (ATP) جو فاسفورس، امینوایسڈ اور شکر کا مرکب ہوتا ہے کہ آمیزش کے عمل میں پانی "H" آئن ہی استعمال ہوتا ہے تابکار ہائیڈروجن کے ساتھ تجربات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ڈی این اے سالمیے ہائیڈروجن آئن صرف پانی ہی سے حاصل کرتے ہیں اسی تجربے نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہائیڈروجن آئن سے جسے حرکت پذیر ہائیڈروجن کہتے ہیں رائبوز شکر اور امینوایسڈ نگائیڈ کے درمیان ایک مسلسل برقی میدان ہوتا ہے اس طرح وہ بنیاد تیار ہوتی ہے جس پر قوت حیات برقرار رہتی ہے قوت حیات اس وقت حرکت پذیر ہوتی ہے جبکہ یہ برقی میدان بیکٹیریا ایک زندہ مگر خوابیدہ حالت میں ہوتا ہے یعنی بیکٹیریا حرکت پذیر ہو کر مزید پیدائش کے عمل میں لگ جاتا ہے۔

یہ اصول تمام قسم کے جسیموں کے متعلق بھی اسی طرح ہے یعنی خلیے صرف ہائیڈروجن کی مدد سے ہی اپنی مصروفیات یا حرکت جاری رکھ سکتے ہیں خلیوں کی کیمسٹری پر تحقیق نے یہ ظاہر کیا ہے کہ تمام برقی سلسلے خلئے میں لائسوسوم اور پانی کے برقی چارج کی مدد سے قائم رہتے ہیں مزید یہ کہ تمام کیمیائی سلسلے خلیاتی لیبارٹری جسے ہم مٹوکونڈریا کہتے ہیں پانی کے آئن کی وساطت سے ہی کارگر ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ بھاری پانی کے ساتھ تجربات میں جہاں ہائیڈروجن کو آئسوٹوپس سے تبدیل کر دیا جائے یہ ثابت ہوا ہے کہ پانی کا سالمہ جسم میں سات سے چودہ تک رہتا ہے پھر خارج ہوتا ہے اور پانی کے نئے آئن اس کی جگہ لے لیتے ہیں اس طرح پانی نئی اور تازہ قوت حیات مہیا کرنے کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ جسمے پانی کے ختم ہو جانے (شدید پیاس) کو برداشت نہیں کر سکتے۔

پانی اور قوت حیات کا تعلق اسی پر ختم نہیں ہو جاتا عام معنی میں قوت حیات کیلئے توانائی کی ضرورت مسلسل طور پر رہتی ہے یہ توانائی آئن کے تبادلے سے حاصل ہوتی ہے خوراک کے کھانے کا عمل، کیمیائی ربط اور بعض سالموں کے تحلیل ہونے سے پیدا ہونے والی برق سے مشابہ عمل پیدا ہوتا ہے ان تمام پھرتیلے اعمال میں خلیہ H اور OH آئن تبادلے کی بنیاد مہیا کرتے ہیں جسے بین الاقوامی تجارت میں زر تبادلہ کی اصطلاح بیان کرتی ہے ایک خلیہ اس وقت صحت مند ہوتا ہے جب پانی کے وہ آئن جو اسے گھیرے میں لئے ہوتے ہیں خود توازن میں ہوں ورنہ یہ تو بیماری آجاتی ہے یا موت واقع ہو جاتی ہے۔

چنانچہ پانی زندگی کی جین اور قوت حیات کی بنیاد ہے اور آیت کریمہ اس لطیف موشگافی کو اس خوبصورتی سے بیان کرتی ہے کہ اس سلسلے میں قرآنی معجزہ کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یہ اس حقیقت کو دوبارہ پرزور طریقہ سے بیان کرتی ہے کہ ''تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔

خلیے کا تنفس یعنی طاقت بخش چیزوں کا خرچ، آئن سے تعلق رکھتا ہے پانی اور قوت حیات کے درمیان عظیم تعلق کو ابھی تسلی بخش طریقہ سے ظاہر نہیں کیا جا سکتا مثلاً الیکٹر کیمسٹری اور بائیو کیمسٹری یہ پوری طرح نہیں بتا سکتے کہ ایک خاص وقت

Marfat.com

کے بعد پانی کا ذخیرہ کیا کرتا ہے ابھی تک صحیح طور پر دریافت نہیں ہو سکا ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ خلیے میں کھانے والے نمک یا سوڈیم کلورائیڈ کے استعمال کا مقصد سالموں میں پانی کے خرچ اور اس کے جمع ہونے سے متعلق ہے۔

درحقیقت ہر جسیمہ اپنی مختصر سی لیبارٹری میں پانی کو نقدی کی طرح خرچ کرتا ہے اسی وجہ سے ہمارے جسم میں گلینڈز (غدودوں) میں خاص قسم کے ہارمون پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خلیوں کے اپنے اندر اور ایک دوسرے کے درمیان پانی کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں جسم میں موجود بہت سے مراکز بدن کی رطوبت کو جدا کرنے والے گلینڈز سے ایک کمپیوٹر جیسے نظام کے ذریعے منسلک ہیں مثلاً بخار سے پہلے فالتو پانی نکل جاتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ جسم مدافعتی جنگ میں مصروف ہے جس میں بیکٹریا کی موجودگی یا حملہ مشکل ہو جائے ہمارے جسم نقصان دہ جراثیم کو زندہ رہنے کی مہلت نہیں دیتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل اس آیت کریمہ کے راز کے احساس کے تحت ہی وقوع پذیر ہے۔

﴿بارش کا پانی اور سائنس﴾

آبِ مینہ یعنی بارش کا پانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کیلئے ایک عظیم اور بے نظیر تحفہ اور نعمت ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

اور اس نے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کیلئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۲ کا کچھ حصہ، ترجمہ کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو اسی پانی

Marfat.com

سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ (سورۃ النحل، آیت ۱۰۔۱۱ کا کچھ حصہ، ترجمہ کنز الایمان)

مندرجہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے مینہ یعنی بارش کے برسنے اور اسکی وجہ سے انسان اور جانوروں اور نباتات کو حیات نو میسر آنے والی باتیں اشاروں میں بتائی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارش نہ ہو تو ہرے بھرے درخت مرجھا جائیں، فصلیں تباہ ہو جائیں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ جہاں بارش نہیں ہوتی وہاں قحط سالی اور زندگی بے رونق ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس : ہوا میں شامل بخارات کا فضا کے بالائی سرد طبقوں میں پہنچ کر عمل تکثیف سے بادل کی صورت اختیار کر لینا اور پانی کی شکل میں زمین پر گرنا بارش ہے گرمی کی وجہ سے عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے جس سے ہوا میں بکثرت بخارات جذب ہو جاتے ہیں گرم ہوا میں بخارات کو جذب کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور سرد ہوا میں کم۔ گرم ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے ذرات اور بخارات سے لدی ہوئی گرم ہوا بلندی پر پہنچتی ہے تو عمل تکثیف سے بخارات قطروں کی شکل اختیار کر کے بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں یہ قطرات خاکی ذرات کے گرد لپٹ جاتے ہیں لیکن جب یہ مزید بخارات کے مل جانے سے بھاری ہو جاتے ہیں تو بارش کی شکل میں زمین پر گر پڑتے ہیں شبنم، کہر اور برف بھی اسی طرح وجود میں آتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ شبنم اور کہر کا عمل ہوا کے زیریں میں ہوتا ہے یعنی زمین کے نزدیک اور بادل، بارش اور برف وغیرہ ہوا کے بالائی حصوں میں وجود آتے ہیں۔

بارش کے پانی سے وہ حضرات سر دھوئیں جن کے بالوں میں چکنائی اور خشکی بہت ہوتی ہے بارش کے پانی سے جھاگ اچھی اور بڑی ملائم بنتی ہے جن

Marfat.com

سے بالوں کی جڑوں سے چکنائی اور خشکی نکل جاتی ہے لیکن بارش کے برسنے کے شروع میں پانی جمع نہ کریں کیونکہ فضا میں دھواں، کیمیائی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے، شروع کی بارش اس کو دھو کر لاتی ہے اسکے بعد کی بارش کو جمع کریں اس کے علاوہ نہار منہ پینے سے کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں امریکہ کے دیہاتی علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہاں کی خواتین اپنی چھتوں پر خالی برتن رکھ دیتی ہیں جب بارش سے ان کے برتن بھر جاتے ہیں وہ اس پانی کو سر دھونے میں استعمال کرتی ہیں اسکے علاوہ بارش کا پانی کپڑے دھونے کیلئے بھی اچھا ہے۔

اللہ اللہ عقل حیران ہے کہ بارش جیسے پانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے برکتوں سے بھرپور فرمایا ہے اور قرآن مجید میں بھی چودہ سو سال پہلے فرما دیا گیا اور آج جدید سائنس نے بھی اس کی تائید کی کہ بارش ایک عظیم نعمت ہے جو کمالات سے مالا مال ہے۔

اللہ اللہ، قرآن مجید وہ کلام ہے جسے دیکھ کر سائنسدانوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود ویسا ہی ہے جیسا نازل ہوا تھا اس میں ساری حکمتیں اور دانائیاں رکھ دی گئی ہیں۔ درحقیقت سائنس نے جو تحقیقات پیش کی ہیں یہ تو مختصر ہیں صرف قرآن پر تحقیق اگر یہاں بیان کی جائے تو کتابوں کی کتابیں بھر جائیں اس کی اتنی وسعت ہے غیر مسلم سائنسدانوں نے واضح الفاظ میں یہ چیز بیان نہیں کی مگر ان کے ذہنوں نے یہ سوچا تو ہوگا جس قرآن میں اول آخر سارے علوم موجود ہیں جس میں علمی، ادبی، تحقیقی ساری چیزیں پہلے بیان کر دی گئیں جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر کئی انبیاء علیہم السلام کے تذکرے موجود ہیں جب قرآن میں اتنے علوم موجود ہیں تو یہ قرآن جس ہستی پر نازل ہوا ان سرکارِ دو عالم ﷺ کے علم مبارک کی وسعتوں کا کون

Marfat.com

اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ بات سائنسدانوں نے ضرور سوچی ہوگی؟۔

﴿روغن زیتون کی مالش اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ علقمہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔ (ابونعیم)

حدیث شریف: زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے جس میں ایک کوڑھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

جدید تحقیق: جسم کی مالش سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے یہ ایک ایسا راز ہے جو ہمارے ملک کے جُہلاء کو بھی معلوم ہے۔ کُشتی لڑنے والے پہلوانوں کا گھنٹوں اپنے بدن پر تیل ملوانا اور گھر کی بڑی بوڑھیوں کا تاکید کر کے ننھے بچوں کے بدن پر میدہ اور گھی یا صرف تیل کی مالش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام مالش کے فائدوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

بچوں کے کمزور سینے مالش سے بہت جلد طاقتور ہو جاتے ہیں۔ کمزور بچوں کے لئے مالش ایک نعمت ہے۔ جن بچوں کا سینہ کمزور ہو۔ ان کے سینوں کی مالش روزانہ کی جائے۔ مالش ہاتھ کی ہتھیلیوں سے آہستہ آہستہ کی جائے اور بچے کے سینے پر زیادہ بوجھ نہ دیا جائے کمزور بچوں کے لئے مچھلی کا تیل یا روغن زیتون کی مالش بہت مفید ہے۔ مالش سے خشکی دور ہوتی ہے، جسم مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ سر میں تیل کی مالش سے بال بڑھتے ہیں، آنکھ اور دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ پاؤں اور ہاتھ کے تلووں پر مالش کرنے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ مالش کے لئے گائے کا گھی، بادام روغن، روغنِ زیتون اور سرسوں کا تیل خصوصاً کچی گھانی کا تیل

Marfat.com

مفید ہے۔ مالش سے خشکی دور ہوتی ہے، بلغم، خون اور گرمی کا اعتدال پیدا ہوتا ہے اور تھکان دور ہوتی ہے۔ جسم خوبصورت بنتا ہے اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ سر میں تیل کی مالش سے دماغ اور آنکھوں میں طراوت آتی ہے، بینائی میں اضافہ ہوتا ہے، بال بڑھتے ہیں اور نیند اچھی آتی ہے، ہاتھوں اور تلووں کی مالش سے بھی نگاہ تیز ہوتی ہے اور کم خوابی کی شکایت دور ہوتی ہے۔ مالش سارے جسم پر کرنی چاہئے خصوصاً سر، ناف، ہاتھوں اور پاؤں کے تلووں پر تیل کی مالش ناک اور کان میں تیل ڈالنا بے حد مفید ہے۔ بخار، کھانسی، دمہ اور قے کے مریض مالش نہ کریں۔

ورلڈ میڈیکل کانفرنس کے صدر رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر ولیم اولسر نے اپنی تقریر میں مالش کے متعلق کہا ''مالش علم حکمت کی ایک جدا شاخ ہے یہ طریقۂ علاج قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ دوسرے علاجوں کی طرح اس میں کوئی بناوٹ نہیں ہے۔ اسلئے اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں مالش سے یقیناً تندرست انسان کو خوبصورتی اور جوانی اور مریض کو تندرستی حاصل ہوتی ہے۔

﴿ ماں کے دودھ کے فوائد اور جدید سائنس ﴾

جدید تحقیق: ماہرین نفسیات کے مطابق ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہے تو غیر محسوس لہریں دودھ کے ساتھ ساتھ منتقل ہوتی رہتی ہیں اور یہی لہریں بچے اور ماں کے درمیان محبت، خلوص اور احترام کا باعث بنتی ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ بچے کو ماں دودھ نہ پلائے بلکہ مصنوعی دودھ یعنی ڈبے کا دودھ پلائے، خادمہ اور آیا اس بچے کو گود میں لیں اور بچے کی پرورش کریں۔ حتیٰ کہ بچہ بڑا ہو کر جوان ہو جائے تو جس بچے نے ماں کے دودھ کی شیرینی اور محبت حاصل نہ کی، ماں کی گود کا انس اور گرمائش حاصل نہ کی ہو اس بچے سے ماں کی محبت اور والدین کے احترام کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟

Marfat.com

یورپی بچے صبح بستے لٹکائے بازار سے توس اور برگر لیکر کھاتے جاتے ہیں اور اسکول کیلئے دوڑتے جاتے ہیں آج کل بالکل یہی کیفیت پاکستانی اونچے گھرانوں کی ہوگئی ہے۔ جو ماں بچے کو اپنے ہاتھ سے پکا ہوا ناشتہ نہ کھلا سکے (کیونکہ ناشتے کے ذریعے محبت اور مروت کی لہریں بچے کے اندر منتقل ہوتی ہیں) وہ اس سے کس طرح احترام، ہمدردی اور خدمت کی توقع کر سکے گی؟

بہر حال ماں کا دودھ بچے کی تندرستی اور صحت کیلئے عظیم نعمت ہے اب تو ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ بھی چیخ چیخ کر خشک دودھ کی مذمت کر رہے ہیں یاد رکھیں ماں کو قدرت نے دودھ دیا ہوتا ہے۔ ہزاروں میں کم ایسے کیس ہوتے ہیں کہ ماں کا دودھ کم ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی علاج کے ذریعے درست ہوسکتا ہے۔ باقی تمام عورتیں معالج کے کہنے پر دودھ نہیں پلاتیں حالانکہ یہ بات بھی بہت غلط ہے اسکے علاوہ اکثر عورتیں حسنِ نسواں کے زوال کے ڈر سے دودھ نہیں پلاتیں اس کے ردعمل میں قدرت نے انہیں سینے کے کینسر میں مبتلا کر دیا ہے۔

﴿اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ کا وظیفہ اور جدید تحقیق﴾

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ نصر اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ لہب اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے گا تو وہ شخص دانتوں کی تمام بیماریوں سے محفوظ ہو جائیگا۔

جدید تحقیق: میرا بھی یہ تجربہ رہا ہے مجھے یہ وظیفہ معلوم نہ تھا ایک دن میرے دانتوں میں شدید درد ہوا، مجھے دن میں کسی نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کا وظیفہ بتایا میں نے نیت کی کہ رات کو عشاء میں وتر کی رکعتوں میں یہ عمل کرنا ہے

Marfat.com

میں نے وتر کی تین رکعتوں میں یہ عمل کیا۔ الحمدللہ سلام پھیرنا تھا کہ سارا درد دور ہو گیا آج چھ سال گزر چکے ہیں دانتوں کا درد نہیں ہوا۔

میرے پیرو مرشد امیر جماعت اہلسنت حضرتِ علاّمہ شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہٗ العالی ایک مرتبہ فرما رہے تھے کہ آج سے کئی برس پہلے میں افریقہ کے تبلیغی دورے پر تھا، میں تنزانیہ گیا۔ تنزانیہ افریقہ کا ایک شہر ہے وہاں میری ملاقات ایک ڈینٹس سے ہوئی ڈینٹس کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے جسے وہ دانتوں پر مار کر بتا دیتے ہیں کہ آپ کے دانت کتنے مضبوط ہیں۔ چنانچہ اس ڈینٹس نے میرے دانتوں پر آلہ مارا اور مجھے کہنے لگا کہ مولانا اس عمر میں آپ کے دانت اتنے مضبوط ہیں آپ کیا کھاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس ڈینٹس سے کہا میرے شیخ نے مجھے یہ وظیفہ بتایا ہے (یعنی وتر کی نماز والا وظیفہ) جو یہ پڑھے گا سو سال کی عمر تک گنا کھائے گا اتنے مضبوط دانت ہو جائیں گے۔ ڈینٹس نے کہا مجھے یہ وظیفہ لکھ دو میں خود بھی اس پر عمل کروں گا۔

دانتوں کی بیماری ایسی ہے کہ آدمی کو اس کا درد نیند حرام کر دیتا ہے پاکستان میں اس کا علاج کافی سستا ہے امریکہ میں بہت مہنگا علاج ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ امریکہ والے کہتے ہیں کہ امریکہ میں اس کا علاج اتنا مہنگا ہے کہ جتنی رقم ڈالروں میں امریکہ میں دانتوں کے علاج پر خرچ ہوتی ہے اس سے کم رقم میں ہم پاکستان میں بھی آجاتے ہیں علاج بھی کرواتے ہیں اور رشتہ داروں سے مل کر واپس امریکہ چلے جاتے ہیں پھر بھی رقم بچ جاتی ہے۔ اتنا مہنگا علاج ہے۔ ''وتر کی نماز والا وظیفہ ضرور اپنائیں علاج آپ خود دیکھیں گے''۔

﴿زکوٰۃ دینے سے مال کا بڑھنا اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت والذین

Marfat.com

یکنزون الذھب والفضّۃ نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں گزری حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہاری مشکل آسان کردوں گا۔ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ یہ آیت آپ ﷺ کے اصحاب پر گراں گزری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اسی لئے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مال کو پاک کردے اور اللہ تعالیٰ نے اسی لئے میراث مقرر کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے کوئی لفظ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ تاکہ تمہارے وارث اسی سے فائدہ اٹھائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں انسان کے بہترین خزانے کی اطلاع نہ دوں۔ وہ خزانہ صالح عورت ہے جب تو اسکی طرف دیکھے تو خوش کردے اور جب اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ نظروں سے اوجھل ہو تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد شریف)

مشاھدات: یہ بات مشاہدات میں سے ہے کہ زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر آپ نے اس سال دس ہزار روپے زکوٰۃ نکالی تو آئندہ سال آپ پندرہ ہزار روپے زکوٰۃ نکالیں گے یہ باقاعدہ تجربات اور مشاہدات ہیں اس بات کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا۔

اس کے علاوہ اگر آپ پابندی سے زکوٰۃ نکالتے ہیں تو آپ کا مال کسی غلط جگہ ضائع نہیں ہوگا اور مال تباہی اور بربادی سے بھی بچ جائے گا یہ آپ سب جانتے ہیں مگر اخلاص ضروری ہے۔

﴿تجارت کے معاملات اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا سچا امانت دار تاجر نبیوں، ولیوں اور شہیدوں کے زمرے میں ہوگا۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا تعالیٰ اس شخص پر رحمت کرے جو بیچنے میں، خریدنے میں اور تقاضا کرنے میں نرمی کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قسم کھانے سے مال بک جاتا ہے لیکن برکت نہیں رہتی۔ (بخاری شریف)

خرید و فروخت انسانی معاملات کا بڑا اہم حصہ ہے۔ بلکہ آپس میں تعلقات کی بنیاد ہے اور اسی خرید و فروخت کو تجارت کہا جاتا ہے۔ تجارت ایک بابرکت پیشہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافۂ رزق کا خاصا دخل رکھا ہے اسکے علاوہ اس پیشے میں اللہ تعالیٰ نے عظمت بھی رکھی اور ایمان دارانہ تجارت انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔

جدید تحقیق : خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کیساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے رزق صرف مال ہی نہیں ہے بلکہ ہماری ہر صفت رزق ہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں ہم ہر کام میں اہلِ یورپ کی ترقی کے اصولوں کو اپنانے کی کوششیں کرتے ہیں۔ انکے طریقۂ کاروبار سے ہم ایسے متاثر ہوئے ہیں کہ پرانے بزنس ریکارڈ منگوا کر پڑھے اور درس گاہوں میں پڑھوائے جاتے ہیں۔ اساتذہ بزنس ایڈمنسٹریشن کے طالب علموں میں فخر سے ان کے کاروبار کے انداز پڑھاتے اور سکھاتے ہیں۔

لوگ بچوں کو کاروبار کے طریقے سکھانے کیلئے امریکہ، برطانیہ بھجواتے ہیں

Marfat.com

کوئی اتنی ہمت نہیں کرتا کہ اپنی بنیادی تعلیم سے استفادہ کرلے۔ اگر صرف سیرتِ رسولِ دوعالم ﷺ اور قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو تمام طریقۂ کار ہمارا مذہب سکھاتا ہے۔

یورپ کے ماہرین: "Moore" اپنی کتاب میں کامیاب کاروباری بننے کیلئے وعدہ کی پابندی اور انصاف کیساتھ فیصلے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ کامیاب تاجر کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی پابندی کرے اس سے اس کی حیثیت اور شخصیت میں پروقار اضافہ ہوگا لوگ خوشی کے ساتھ اس کے ساتھ کاروبار کریں گے۔

اگر کسی سودے پر کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ انصاف سے کیا جائے۔ بے شک انصاف سے کیا گیا فیصلہ کاروباری سودوں میں آپ کیلئے سونے کا ستون ثابت ہوگا لوگ آپ پر اعتماد کریں گے۔

جھوٹی قسم اور جدید تحقیق: یورپ کا ایک ماہر "Roos" اپنی کتاب "Foundation of Ethics" میں لکھتا ہے "سودے بازی میں سچ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے دوسرے کو وہی مال دیجئے جس سے آپ کے کارکن کو Job,satisfaction ہوگی تو آپ کی پروڈکشن بڑھے گی۔ اس میں ملازم کی عزت، اسکی اُجرت وقت پر ادا کرنا شامل ہے یہ بات ایک طویل ریسرچ اور سروے کی بنیاد پر کہی گئی ہے اور یہی بات ہمارے مذہب میں زور دے کر کہی گئی ہے۔

آج ہم مال کو بیچنے کیلئے کہہ دیتے ہیں قسم خدا کی یہ میڈ اِن جاپان ہے حالانکہ چائنا کا ہوتا ہے، قسم خدا کی 20 کی خرید ہے حالانکہ 15 روپے میں ہم نے خریدا ہوتا ہے۔ یہ سب کہہ کر مال کو حرام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا حلال طریقہ سے نہیں کما سکتے؟ اس میں کم بچت ہے مگر برکت بہت ہے۔ "یہی چیز جو ہم نے چھوڑ دی یورپین ممالک نے اپنالی"۔

Marfat.com

﴿سور کا گوشت حرام اور جدید سائنسی تحقیق﴾

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مُردار اور
وَلَحَمَ الْخِنْزِیْرِ خون اور سور کا گوشت۔

(سورۃ البقرہ، پارہ ۲، آیت نمبر ۱۷۳ کا کچھ حصہ) (ترجمہ کنزالایمان)

سائنسی تحقیق: ماہرین کہتے ہیں کہ سور کو وہ تمام بیماریاں لاحق ہوتی ہیں جو انسان کو ہوسکتی ہیں۔ مثلاً اسکی خون کی نالیوں میں چربی آتی ہے، اسے دل کا دورہ پڑتا ہے، اسے بلڈ پریشر ہوتا ہے اور جس گھر میں سور موجود ہو یا جو اسے کھائیں اس کا وجود ان کیلئے ہمہ وقت خطرہ کا باعث یوں ہوگا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بیماریاں منتقل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے جبکہ گائے، بھینس، بکری اور مرغیوں کی اکثر و بیشتر بیماریاں انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتی ہیں۔ جیسے کہ میری تمام مرغیاں رانی کھیت کی متعدی بیماری سے مرسکتی ہیں لیکن اس کے باوجود میرے اہل خانہ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جبکہ اس قسم کی بیماری سوروں میں پھیل جائے تو ان کو رکھنے والے، کھانے والے محفوظ نہ ہوں گے۔

محترم حضرات! آپ نے دیکھا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ نے حرام فرمایا اس کے کس قدر نقصانات ہیں یہ تو بالکل مختصر لکھے ہیں ہر مسلمان کو حرام چیزوں سے بچنا چاہیے جسکو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ نے حرام فرمایا۔

﴿مُردار خون اور جدید سائنسی تحقیق﴾

سورہ بقرہ میں مُردار خون بھی حرام قرار دیا گیا ہے یقیناً پھر اس میں نقصان اور مضرِ صحت ضرور ہوگا آیئے دیکھتے ہیں اس کے سائنسی پہلو کیا ہیں؟

مرنے کے بعد جانور کا پوسٹ مارٹم کرنے کے باعث موت کا پتہ چلایا

Marfat.com

جاسکتا ہے۔ بیماری کا پتہ چلنے کے بعد یہ بھی پتہ چل سکتا ہے یہ بیماری کھانے کو متاثر کرسکتی ہے یا نہیں۔ اسکی مثال مرغی سے لیجئے۔ اگر آپ کی مرغی مرجائے تو اسے پہلے کسی ڈاکٹر کے پاس لے جایئے گا جو اس کا پوسٹ مارٹم کرے پھر جسم کے کچھ حصوں کا خوردبینی معائنہ کروایئے۔ ان تمام کاموں کے اخراجات اور وقت کو توجہ میں رکھنے کے بعد فیصلہ آسان ہے کہ جانور کسی بیماری سے مرگیا اس کا گوشت کھانا تندرست انسان کیلئے ٹھیک نہیں۔

کسی زندہ جسم سے نکلنے کے بعد خون فوراً جم جاتا ہے جم جانے کے بعد جو لوتھڑا بنتا ہے اس میں موجود لحمیات کو ہضم کرنے والے جوہر انسانی معدہ میں نہیں ہوتے۔ بلی، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ خونخوار جانوروں کے جسم میں نہیں ہوتی۔ اسلئے اگر کوئی انسان خون پیئے گا تو خون اس کے معدہ میں جا کر جم کر وہاں ہضم کرنے والے جوہروں کو بھی ناکارہ کردے گا۔ اسطرح خون نہ صرف یہ کہ خود ہضم نہ ہوگا بلکہ اپنے بعد آنے والی غذا کو بھی ناقابلِ ہضم بنادے گا نظامِ انہضام کو کچھ عرصے کیلئے خراب کرنے کے بعد جسم آخر کار خون کو باہر نکال دیتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس عمل کے دوران قولنج کی شکایت بھی پیدا ہوجائے۔

﴿جھٹکے کا گوشت اور جدید تحقیق﴾

جھٹکے کا گوشت کسے کہا جاتا ہے؟ باہر ممالک مثلاً یورپی ممالک میں ایک بڑا سا کمرہ ہوتا ہے وہاں وہ لوگ جانوروں کو اکٹھا کرتے ہیں جس طرح گائے ہے وہ لوگ مشینی پیٹی لگادیتے ہیں جس پر کوئی چیز کھڑی کردی جائے تو اسے چلنا نہ پڑے اس طرح قطار در قطار جانور آتے ہیں وہاں کونے پر ایک ہتھوڑے کی مانند چیز لگی ہوتی ہے وہ سیدھی جانور کے سر پر لگتی ہے جس سے جانور فوراً چکرا کر گر جاتا ہے ایک چھری

Marfat.com

بلیڈ کی مانند لگی ہوتی ہے جانور کے چکراتے ہی وہاں موجود آدمی بٹن دباتا ہے اور وہ چھری سیدھی گائے یا کسی جانور کی گردن پر لگتی ہے وہ وہیں کاٹ دیا جاتا ہے۔

نیو یارک کے یھودی : میرے پیرومرشد امیر جماعت اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہٗ العالی فرماتے ہیں کہ ہم جب امریکہ کے تبلیغی دورے پر تھے تو ہم نیو یارک کی مارکیٹ کی طرف گئے وہاں ہم نے عجیب بات دیکھی کہ نیو یارک کے یہودی قصاب کی دکان سے گوشت نہیں خریدتے بلکہ مسلمانوں کی دکان سے گوشت خریدتے ہیں معلوم کرنے پر یہ بات سامنے آئی کہ یہودی کہتے ہیں جس طریقے سے مسلمان اپنے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں ذبح کرنے کا یہ طریقہ بالکل درست ہے اور یہودی جو جھٹکے کا گوشت بیچتے ہیں وہ صحت کیلئے نہایت ہی نقصان دہ ہے کیونکہ جانور کے سر میں جب ہتھوڑا لگتا ہے تو اس کی خون کی روانی رک جاتی ہے پھر وہ کاٹتے ہیں تو خون کافی دیر کے بعد نکلتا ہے اس کے نقصان دہ اثرات جانور کے گوشت پر پڑتے ہیں لہٰذا وہ گوشت کھانا انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

مسلمانوں کے ذبیحہ کی سائنسی حقیقت: اسلام نے جانوروں کو قابل خوراک بنانے کی بنیادی شرط یہ قرار دی ہے کہ اس کے جسم سے سارا خون باہر نکل جائے عام حالات میں اس غرض کیلئے گردن کے سامنے کی طرف کی چار نالیاں "Arteries,Carotid,Jugur,Veins" کے ساتھ شہ رگ بھی کاٹ دی جائے اس عمل کی وجہ سے جانور فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے دل سے سر کو جانے والی دونوں شریانیں اور وریدیں کٹ جانے سے خون تیزی سے نکلتا ہے اب وہ تڑپنے لگتا ہے کیونکہ دماغ کا جسم کے عضلات سے تعلق حرام مغز کی معرفت

Marfat.com

قائم رہتا ہے جانور کے بازو اور ٹانگیں زور سے ہلتی ہیں تو ان کے آخری کناروں میں رکا ہوا خون بھی وہاں سے نکل جاتا ہے۔

یورپی ممالک میں مدتوں جانوروں کا جھٹکا کیا جاتا رہا پھر انہوں نے جدید شکل دیتے ہوئے "Guillotin" بنالی جانور کو کٹہرے پر کھڑا کیا جاتا ہے اور اوپر سے ایک بھاری چھرا گر کر سر تن سے جدا کر دیتا ہے تجربات سے معلوم ہوا کہ مشین سے اس طرح کاٹا ہوا گوشت جلد خراب ہو جاتا ہے چونکہ خون اس کے اندر رہ جاتا ہے اس لئے پکاتے وقت بدبو دیتا ہے۔

جدید طریقہ سے ذبح کرنے میں جانور کو بے ہوش کرنے کیلئے جو دماغی چوٹ بجلی کے جھٹکے سے لگائی جاتی ہے وہ اسے جسمانی صدمہ کی کیفیت میں مبتلا کر کے ہسٹامین کی پیدائش کا باعث بنتا ہے جھٹکے کے گوشت کو کھایا جائے تو نہایت ہی بدمزہ ہوتا ہے یورپ میں حس ذائقہ رکھنے والے کئی لوگوں کو اسلامی طریقہ سے ذبح کیا ہوا گوشت کھلایا تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ جو لذت اسلامی طریقے سے ذبح کرنے میں ہے وہ دوسرے میں نہیں ہے۔ ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ جانوروں کیلئے بھی آرام دہ ہے اور کھانے والوں کیلئے بھی لذت دار ہے اور نقصان دہ بھی نہیں ہے۔

﴿مریض کی عیادت اور سائنسی انکشافات﴾

حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، قیدی کو رہائی دلاؤ اور مریض کی عیادت کرو"۔

(بخاری شریف)

حدیث شریف: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے مژدہ سنایا "جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ لوٹتے

Marfat.com

وقت تک جنت کے باغات میں میوہ خوری میں رہتا ہے"۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ "جب مریض کی عیادت کیلئے جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کرواؤ کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا ہے"۔ (ابنِ ماجہ)

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب کوئی شخص مریض کی عیادت کیلئے جاتا ہے تو وہاں پر دریائے رحمت میں اس وقت تک بیٹھا رہتا ہے جب تک وہ وہاں رہا بلکہ وہ اس دوران دریا میں ڈبکیاں لگاتا ہے"۔ (مالک، احمد)

جدید تحقیق: نیو یارک کے ہسپتالوں میں ایک عجیب مشاہدہ کیا گیا وہ مریض جو ہسپتالوں میں تنہا پڑے رہتے تھے ان کو بہترین علاج اور نگہداشت کے باوجود پوری طرح فائدہ نہیں ہو رہا تھا جن مریضوں کو ملنے والے اور بیماری پرسی کرنے والے آتے رہتے تھے ان میں تندرستی کی رفتار دوسروں سے بہتر پائی گئی۔

ان مشاہدات کے بعد نیویارک کے پادریوں نے ہسپتالوں میں جانا شروع کر دیا وہ مریضوں سے ملتے انکی بیماریوں کے بارے میں گفتگو کرتے اور آخر میں ان کے ساتھ مل کر انکی صحت یابی کیلئے التجا کرتے اور عیادت کرنے والوں کی توجہ پانے والے اکثر لاعلاج مریض بھی شفایاب ہونے لگے۔ امریکی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ نے اس مسئلہ کو روحانیت سے تعبیر کیا اور اسکا کہنا تھا کہ دُعا کرنے سے ان کو فائدہ ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ مریض کا ذہن پریشان ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیماری کے تفکرات کی وجہ سے کسی بھی ترکیب کو آزمانے کو تیار ہوتا ہے۔ اسلام نے مریض کو

Marfat.com

ذہنی کیفیت کو سب سے پہلے محسوس کیا اور اس کے بارے میں ایسے مفید مشورے دیئے جن سے مریض کے ذہن کو اطمینان اور سکون میسر آجاتا ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی برکت سے ہمیں اسلامی طریقے ملے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے بیمار کی عیادت کا بھی حکم دیا اور فرمایا کہ جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اپنے ہاتھ کا پچھلا حصہ اس کے سر پر رکھ کر اس کی طبیعت پوچھو مریض جب اپنی عیادت کیلئے کسی کو آتا دیکھتا ہے تو اس کے مرض میں کمی واقع ہوتی ہے۔

﴿بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا اور سائنسی انکشافات﴾

حدیث شریف: حضرت ابو حمیرۃ عمران صنعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا مجھے بخار ہو گیا انہوں نے فرمایا اسے (زم زم) کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی لپیٹ میں سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بخار آگ کا حصہ ہے اس لئے اسے ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کو جب بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ پانی کا مشکیزہ منگواتے اور اسے سر پر انڈیل لیتے اور غسل فرماتے۔

احادیث مبارکہ میں بخار کو آگ کی لپیٹ اور جہنم کی پھنکار قرار دیا گیا۔ اس کا علاج کرنے اور اس کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے میرے سرکارِ دو عالم ﷺ نبی برحق ہونے کے ساتھ طبیب دو عالم بھی ہیں جو بیماری کی پہچان بھی بتاتے ہیں اور اس کا علاج بھی بتاتے ہیں۔

جدید سائنسی انکشافات: لوہی کونی نے ہائیڈروپیتھی کے اصول میں تحریر کیا

Marfat.com

ہے کہ ”پانی چونکہ عناصر اربعہ میں سے ہے اسلئے اسکی انسان سے بہت قریب کی نسبت ہے میرے تجربات میں تمام بخار کے مریض، طاعون کے مریض، گردے اور اعصاب کے مریضوں کا علاج بھی پانی ہی ہے ایسے مریضوں کو پانی میں نہلایا جائے، ان پر پانی انڈیلا جائے اور پانی پلایا جائے۔ تحقیق ہے کہ پانی ڈالنے سے مراد ٹھنڈک پہنچانا ہے اگر بیمار (بخار والے مریض) کو آپ رضائی میں پیک کر کے سلادیں تو وہ بخار کو شدت سے محسوس کرے گا آپ بھی ہاتھ لگا کر چیک کریں گے تو شدید بخار محسوس ہوگا اور اس مریض کو اپنے پنکھے کے نیچے سلادیں تو وہ بخار کی شدت میں کمی پائیگا۔

﴿کلونجی سنت مصطفی ﷺ اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اوپر کالے دانوں (کلونجی) کو لازم کرلو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (بحوالہ: ابنِ ماجہ)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیماریوں میں موت کے سوا کوئی ایسی بیماری نہیں جس کیلئے کلونجی میں شفاء نہ ہو۔ (مسلم شریف)

عربی میں کلونجی کو حبۃ السوداء کہتے ہیں اور فارسی میں سوئیز کہتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے کلونجی کو سوائے موت کے ہر بیماری سے شفاً قرار دیا ہے۔

کلونجی پر جدید تحقیق: (۱)۔کلونجی جسم کے کسی بھی حصے میں واقع رکاوٹ یعنی سدہ کو دور کرتی ہے۔

(۲)۔تبخیری مادہ کو خارج کرتی ہے۔

(۳)۔معدے کو مضبوط بناتی ہے۔

Marfat.com

(۴)۔حیض، دودھ اور پیشاب لاتی ہے۔
(۵)۔اگر اسے پیس کر سرکہ میں ملا کر کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے مار دیتی ہے۔
(٦)۔اگر کلونجی کا تیل نکال کر گنج پر لگایا جائے تو بال اُگتے ہیں اور بال جلد سفید نہیں ہوتے۔

(۷)۔ پرانے زکام میں مفید ہے اس کو گرم کر کے سونگھنا بھی زکام میں مفید ہے۔
(۸)۔کلونجی کا دھواں سانس کی تکالیف دور کرتا ہے۔
(۹)۔روٹی کے ساتھ کھائیں تو پیٹ میں ہوا نہیں بھرتی، زکام، فالج، لقوہ، بھولنے کی بیماری، چکر اور گھبراہٹ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔
(۱۰)۔سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہو تو کلونجی سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔
(۱۱)۔کلونجی کو پانی میں پکا کر شہد میں ملا کر پینے سے مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے اسے نہار منہ روغنِ زیتون کیساتھ کھایا جائے تو چہرے کا رنگ لال ہو جاتا ہے۔

فقیر کا تجربہ: الحمد للہ میرا تجربہ ہے میں صبح اٹھ کر پندرہ بیس دانے کلونجی پانی کے ساتھ نگل لیتا ہوں میرا یہ مشاہدہ ہے کہ کئی بیماریاں بغیر کسی دوا سے یا علاج سے صرف کلونجی کی وجہ سے دور ہو گئیں اور اسکی شفاء کی برکت میں نے محسوس کی ہے کلونجی میں جو ہے سو ہے مگر اصل اثر تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زبان مبارک میں ہے آپ ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے نکلے اتنے جملے کافی ہیں کہ کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفاء ہے۔

﴿دودھ پینے کی سُنّت اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے دودھ پیا اور اس کے بعد کلی کی اور فرمایا کہ اسکی چکنائی بخار کے مریضوں اور

Marfat.com

سر درد کیلے بے کار ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دوا نازل فرمائی ہے پس گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ ہر قسم کے درختوں کے پتے چرتی ہے۔ (نسائی شریف)

حدیث شریف: حضرت ملکیہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گائے کے دودھ میں شفاء ہے اس کا مکھن دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔ (طبرانی شریف)

جدید تحقیق: دودھ کے پینے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱)۔ بکری کا دودھ لطیف اور معتدل ہوتا ہے اور امراضِ دق و سل میں مفید ہوتا ہے جبکہ گائے کا دودھ اپنے فائدے کے لحاظ سے یکتا ہے کیونکہ اس میں اکثر بیماریوں سے شفاء ہے۔

(۲)۔ دودھ وہی ٹھیک ہے جو براہِ راست جانور سے حاصل کیا جائے یا اسے دوہے ہوئے عرصہ نہ گزرا ہو پیٹ کے زخم بھرتا ہے اور امراض سینہ کیلئے مفید ہے۔ اس میں اگر چینی کے بجائے شہد ملا کر پیا جائے تو یہ بہترین غذا، ذہنی پریشانی کا علاج، ساتھ ہی منہ اور پیٹ کے زخموں کا بہترین علاج ہے۔

(۳)۔ دودھ پینے کا صحیح وقت خالی پیٹ ہے دودھ پینے کے فوراً بعد چہل قدمی کرنا یا سو جانا یہ ہاضمے کو خراب کرتا ہے۔

۴ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے دودھ میں شہد ملا کر پینا زیادہ مفید ہے یونکہ اس طرح تبخیر پیدا نہیں ہوتا۔

کدو اور جدید تحقیق

کدو ایک عام سبزی ہے ہر سبزی کی طرح جو کہ پوری دنیا میں کاشت کی

Marfat.com

جاتی ہے۔اس کا بے مثال ہونا اس لئے ہے کہ اسے سرکارِ دو عالم ﷺ نے پسند فرمایا۔

حدیث شریف: حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے کدّو موجود ہے کہ دماغ کو بڑھاتا ہے، مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل ہے۔

(بحوالہ: طبرانی شریف)

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کدّو سے محبت فرماتے تھے۔(ابنِ ماجہ شریف)

حدیث شریف: ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کدّو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے مخاطب کرتے ہوئے طبیبِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) جب خشک گوشت پکاؤ تو اس میں کدّو ڈال کر اضافہ کرلیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

کدّو کے متعلق جدید تحقیق: کدو کے فوائد جن کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)۔ کدو ایک ہلکی غذا ہے جو خود جلدی ہضم ہوتا ہے اور اس دوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا خود جلدی ہضم ہونے کے ساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

(۲)۔ بخار کے مریضوں کے لئے بیحد مفید ہے بخار کے مریضوں کو آرام اور سکون مہیا کرتا ہے۔

(۳)۔ کدو کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرق گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں

Marfat.com

کے ورم کم ہو جاتے ہیں یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں بھی مفید ہے۔
(۴)۔ کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے درد میں آرام ملتا ہے۔
(۵)۔ کدو پیاس بجھاتا ہے، جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے، پیشاب لاتا ہے، پیٹ کو نرم کرتا ہے۔
(٦)۔ کدو کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔

﴿کھیرے کی سنت اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو دیکھا کہ وہ کھجور کے ساتھ کھیرے کھا رہے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

﴿جدید تحقیق﴾ (۱)۔ بہترین کھیرا پکا ہوتا ہے، یہ جسم کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے، طبیعت میں اور خاص طور پر معدے اور آنتوں میں کسی وجہ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے تو کھیرا کھانے سے سکون ملتا ہے۔
(۲)۔ پیشاب آور ہے اور اس کا مسلسل استعمال جسمانی کمزوری دور کرتا ہے۔
(۳)۔ کھیرا کھانے سے معدے اور آنتوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔
(۴)۔ مثانے کی سوزش اور جلن کو دور کرتا ہے اگر اس کے چھلکے پیس کر کتا کاٹے مریض کو چٹائے جائیں تو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
(۵)۔ اس کی خوشبو بے ہوشی میں مفید ہے۔

﴿چقندر کے فوائد اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن بہت خوشی محسوس کرتے تھے کیونکہ اس روز ایک بڑھیا آتی تھی جو ہنڈیا میں چقندر

Marfat.com

کی جڑیں اور جوڈال کران کوخوب پکا کرلاتی۔اس میں خدا کی قسم نہ تو چربی ہوتی تھی نہ چکنائی۔ہم جمعہ پڑھ کراس کے پاس جاتے اسے سلام کرتے اوروہ بڑھیا اپنا پکوان ہمارے آگے رکھتی اور ہم اسے کھانے کی خوشی میں جمعے کے دن مسرور رہتے۔(بخاری ومسلم)

یہ خاتون چقندراور جوکی دیگ پکا کر ہریسہ کی مانند گھوٹ کر مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پرفروخت کرتی تھی۔

جدید تحقیق: چقندر کے فوائد کے متعلق جدید تحقیق مندرجہ ذیل ہے۔

(۱)۔چقندراگر چہ ٹھنڈک رکھتا ہے مگرایسی کہ جسم کونا گوارنہیں گزرتی۔

(۲)۔جسم کے سدے کھولتا ہے،ایگزیما اور پتھری میں مفید ہے۔

(۳)۔چقندرکاٹ کرسر پر ملنے سے گرتے بال رک جاتے ہیں۔

(۴)۔اسے پکا کراور پانی میں گھوٹ کرلگانے سے سرکی جوئیں مرجاتی ہیں۔

(۵)۔چقندر کے پانی کوشہد کے ساتھ پیا جائے تو بڑھتی ہوئی تلی کوکم کرتا ہے اور جگر میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کودور کرتا ہے۔

(۶)۔چقندر کے پتوں کا پانی نکال کراس سے کلی کرنا یا اسے مسوڑھوں پر ملنے سے دانتوں کا درد دور ہو جاتا ہے بعض طبیبوں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے آئندہ دانتوں کا درد جاتا رہیگا۔

(۷)۔بال کم ہوں تو چقندر کے پانی سے دھونا مفید ہے اور چقندر دستوں کو بند کردیتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کا وبال اور جدید سائنسی انکشافات

حدیث شریف: حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ ”جو شخص دوسری جگہ (شہر یا بستی میں) غلہ لے کر آئے جس سے لوگوں کو خوراک ملتی ہے ایسا شخص مرزوق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو رزق دے گا اور جو شخص ضرورت کے وقت غلہ روکے گا (مہنگائی کا انتظار کرے) ایسا شخص ملعون ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

محترم حضرات! آج تاجر حضرات اپنے گوداموں میں مال اسٹاک کر کے رکھ لیتے ہیں تا کہ مہنگائی ہو اور اناج کی قلت ہو تو ہم اس کو منہ مانگے داموں بیچیں۔ اناج کی ہر آدمی کو ضرورت ہوتی ہے امیر بھی کھاتا ہے، غریب بھی کھاتا ہے، بادشاہ بھی کھاتا ہے اور رعایا بھی کھاتی ہے اسلئے سب اسے خریدیں گے لہٰذا وہ منہ مانگے دام مانگتے ہیں۔ امیر آدمی تو خرید لیتا ہے مگر غریب جو بیچارہ پہلے سے مالی مشکلات میں گرفتار ہے مزید تکلیف میں آجاتا ہے۔ یہ کام تاجر حضرات کرتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اس میں برکت کا خاتمہ ہے ظاہر میں منافع ہی منافع ہے مگر باطن میں نقصان ہے اب دیکھتے ہیں کہ جدید تحقیقی رپورٹ اس بارے میں کیا کہتی ہے۔

اقتصادی امور میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ

اشیائے خورد و نوش کا استعمال مارکیٹوں میں اس قدر میسر ہو کہ اس کا ملنا کسی بھی وقت مشکل نہ ہو۔ گاہک کی صورت حال چونکہ ضرورت مند کی سی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ضروریات کا خیال کرنا تاجرانہ زندگی کا اصول ہے۔ اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کا قانون بروقت عمل میں رہے۔ اور وہ لوگ جو اس جرم میں مبتلاء ہیں۔ ان کے خلاف سخت کاروائی کا اجراء ہونا ضروری ہے۔ تا کہ ریاست کے عوام بہتر زندگی گزار سکیں۔ (ورلڈ ہیلتھ رپورٹ)

حقوق العباد میں عام طور پر ایک یا چند افراد کو تکلیف پہنچتی ہے مگر ذخیرہ اندوزی سے ایک نہیں بلکہ پورے شہر یا پورے ملک و قوم کو تکلیف پہنچتی ہے۔

Marfat.com

دوسرے لفظوں میں اس جرم سے لاکھوں یا کروڑوں لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ ان میں معصوم بچے، بوڑھے اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح سے اگر کوئی تاجر دوائیوں کا ذخیرہ کرے اس لالچ میں کہ یہ مہنگی ہونگی اور میں زیادہ نفع کماؤں گا تو اب سوچئے کہ مریضوں پر یہ ظلم ہوگا یا نہیں پھر مریضوں کی اکثریت غریبوں کی ہوتی ہے۔

﴿اولاد کے حقوق اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کیلئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھی تہذیب سے زیادہ ایک باپ کا اپنی اولاد کیلئے کوئی عطیہ نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو اور وہ اُسے زندہ درگور نہ کرے اور نہ اُسے حقیر سمجھے اور نہ اس پر بیٹوں کو ترجیح دے تو خدا تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

جدید تحقیق: یورپ میں اولاد کی اچھی تربیت نہیں کی جاتی بلکہ ماں باپ دونوں کام کاج میں لگے ہوتے ہیں بچے کو آیا کے پاس رکھوا کر چلے جاتے ہیں وہ ڈبے کا دودھ پلاتی ہے اور ٹائم پاس کرتی ہے۔ اس طرح بچہ اپنے والدین کی تربیت اور پیار سے محروم رہ جاتا ہے۔

اس کا وبال یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ لڑکا یا لڑکی دن بھر کالج میں اور رات کو

Marfat.com

کلب میں گزارتے ہیں۔ ہر لڑکی کا کوئی نہ کوئی بوائے فرینڈ ساتھ ہوتا ہے اور ہر لڑکے کی کوئی نہ کوئی گرل فرینڈ ساتھ ہوتی ہے خوب شراب بھی پی جاتی ہے مگر والدین کو فرصت ہی نہیں کہ وہ یہ معلوم کریں کہ میری جوان بیٹی یا جوان بیٹا کیا کر رہا ہے۔ اگر کبھی والدین اونچی آواز سے ڈانٹ دیں یا اپنی بیٹی کو تھپڑ رسید کر دیں تو یہی اچھی تعلیم و تربیت سے محروم، پیار و محبت سے محروم لڑکی اپنے والدین کی شکایت پولیس کے محکمے میں کرتی ہے۔ یورپی تحقیق بھی یہی ہے کہ والدین کی اچھی تعلیم و تربیت نہ ہونے کی وجہ سے سترہ اور اٹھارہ سال سے کم عمر کی لڑکیاں شادی سے پہلے ماں بن جاتی ہیں پھر اس کا خمیازہ والدین بھگتتے ہیں۔

اسلام جہاں ہر کسی کے حقوق کی بات کرتا ہے وہاں والدین کو بھی یہ لمحۂ فکریہ دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو، کچھ وقت اپنی اولاد کو بھی دو تمہاری اولاد کیا کرتی ہے؟ کہاں جاتی ہے؟ اس کا خیال رکھا جائے ورنہ برے دنوں کا انتظار کیا جائے۔

﴿نقل اتارنے کی ممانعت اور تحقیقی دنیا﴾

اسلام میں کسی کا مذاق اڑانے اور نقل اتارنے کی ممانعت ہے۔

﴿نقل اور نفسیات﴾

فرائڈ کے نظریات : نقل دراصل ذہن کے اس حصے کا عکس ہے جس سے آدمی دوسرے کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے۔ نقل میں تنقید کا پہلو بھی ہے اور اختیار کا بھی۔ یعنی بعض اوقات کسی کی بری عادت کو ظاہر کرنے کیلئے بالکل وہی عمل کیا جاتا ہے حالانکہ یہ انسانی سوچ اور سمجھ پر اتنا برا اثر ڈالتی ہے جس سے زبان کی لکنت، آواز کی کمی جیسے امراض پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

ہومر کے تجربات: نقل سے ذہنی صلاحیتوں کا نکھار تقریباً ختم ہو جاتا ہے انسان گہری سوچ کو چھوڑ کر صرف لکیر کا فقیر بن جاتا ہے۔ اس کی اپنی سوچیں کم اور دوسروں کی نقل کی زیادہ پڑی ہوتی ہے اسکا نقصان اسکی عملی زندگی میں زوال کا باعث بنتا ہے۔

کسی کا مذاق اڑانا اور نقل اتارنا منع ہے۔ مگر نیک لوگوں کی نقل بغیر کسی بغض وعداوت اور دِلی محبت کے ساتھ اتارنے کی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ اچھوں کی نقل اچھی چیز ہے۔ کسی کو اچھا کام کرتے دیکھ کر اچھا کام کرنے کی کوشش کرنا اس نیک شخص کا انداز اپنانا یہ صحیح ہے بلکہ اس سے ظاہری اور باطنی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

﴿دعا کی برکات اور حدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔ (ابنِ ماجہ)

حدیث شریف: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو مگر نیکی۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اسلئے کہ خدا تعالیٰ مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرنے کو دعا کہا جاتا ہے۔ دراصل دعا عبادت کا ایک حصہ ہے کیونکہ انسانی زندگی کا مقصد عبادت اور اطاعت ہے اور عبادت ہی

Marfat.com

انسان کو اس مقام عبدیت تک پہنچاتی ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگنے کا بھی حکم ہے۔

حدیث شریف: حضرتِ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اندھا شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری بینائی کیلئے دعا کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر چاہو تو دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ بہتر ہوگا۔ اس نے کہا دعا کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے کہو اے اللہ جل جلالہٗ! میں محمد ﷺ کے وسیلے سے بینائی چاہتا ہوں۔ اس نابینا نے ایسا ہی کیا اور آنکھ درست ہوگئی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی)

جدید تحقیق: دعا بندہ کا اپنے خالق سے براہِ راست مکالمہ ہے۔ جدید ماہرین نفسیات دعا کی معالجاتی اہمیت سے آگاہ ہو رہے ہیں احساس گناہ جو کہ تشویش، خوف اور ڈپریشن کا موجب ہو سکتا ہے۔ اسکو فرد کے ذہن سے نکال پھینکنے میں دعا بحیثیت آلہ علاج بہت اہمیت کی حامل ہے۔ بقول ولیم جیمز ''دعا خارجی ماحول میں کوئی تبدیلی پیدا کر سکے یا نہ مگر باطن میں تبدیلی یقیناً ہوتی ہے''۔ مذہب کے اندر یہ یقین واثق ہے کہ جو نتائج کسی اور طریقے (طبعی طریقے) سے پیدا نہیں ہو سکتے وہ دعا سے پیدا ہو سکتے ہیں (نفسیات واردات روحانی) بقول فریڈ مائرز ''میرے لئے یہ امر ایک واقعہ ہے کہ ہمارے اردگرد ایک روحانی عالم ہے اور روحانی عالم کا مادی سے حقیقی رابطہ ہے، مادی عالم کا قیام اس روحانی عالم کی بدولت ہے''۔

لیڈ بیٹر کے خیالات: عام طور پر دعا سے مراد وہ کلمات لئے جاتے ہیں جو ایک فرد اپنے سماجی، معاشی، طبعی اور روحانی مسائل کے حل میں مدد مانگتے ہوئے اپنے رب کے حضور عرض کرتا ہے۔ لیڈ بیٹر (Invisible Helpers.P.4)

Marfat.com

پر لکھتا ہے ''دعا کیا ہے؟'' کامک ورلڈ میں قوت کے خزانوں کا منہ کھول دینا، یہ ایک زبردست ذہنی وجذباتی جدوجہد ہے اور اس دنیا میں جو ایک نظام کے تحت چل رہی ہے ہر کوشش کا کوئی نہ کوئی صلہ ہوتا ہے۔ یہاں نتائج اعمال سے یوں بندھے ہوئے ہیں کہ انہیں جدا کرنا ممکن نہیں۔

یہی یورپی صوفی ایک مقام پر کہتا ہے گداز میں ڈوبی ہوئی ہر آواز کا جواب فوراً آتا ہے اگر ایسا نہ ہوتو لوگ کائنات کو مردہ سمجھنے لگیں۔ دعا اور قبولیت ایک سکے کے دو رُخ ہیں قبولیت اسی طرح دعا کا دوسرا رخ ہے جس طرح نتیجہ سبب کا (The master and the path P:23)

(آرڈ بلیونرائن) کے بقول ہر خیال ایک لہر ہے جو دماغ سے نکلنے کے بعد موزوں صلہ لے کر واپس آتی ہے۔

مارکیس ایلیس کے الفاظ: اگر انسان پہلے ہی اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے کہے (بقول مارکیس ایلیس) ''اے رب! جو کچھ تجھے پسند ہے وہ مجھے بھی پسند ہے تیرے ہر عمل میں میری بہتری ہے''۔ تو اس صورت میں اسے پریشانی نہ اٹھانا پڑتی۔ سائنسی تحقیق سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ دعا سوال بھی ہے اور علاج بھی ہے اس کا بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے اس کے اثرات انسانی زندگی پر بھی بہت اچھے پڑتے ہیں اور دعا مانگنے کے بعد انسان اطمینان اور سکون محسوس کرتا ہے۔

آنسو بہانا سنت مصطفی ﷺ اور سائنسی تحقیق

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو آنکھیں جہنم میں نہیں جائیں گی ایک وہ آنکھ جو اسلامی سرحد کی حفاظت کیلئے جاگتی ہو، دوسری وہ جو خوفِ خدا جل جلالہ میں آنسو بہائے۔

جدید سائنسی تحقیق : رونے کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر سب کو پتا چل جائے تو لوگ سب کام چھوڑ کر رونا شروع کر دیں رونے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہوتی ہیں یہ حقیقت ہے کہ ہنسنے والے کی بجائے رونے والا ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ ہم میں سے بہت کم لوگ رونے کی افادیت سے آگاہ ہیں اگر اس مفید عمل کے فوائد پتہ چل جائیں تو لوگ زیادہ سے زیادہ رونا شروع کر دیں۔

ایک بھارتی اخبار کی تحقیق کے مطابق رونے سے آنکھوں کی بیشمار بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔ بے شمار نہ پوری ہونے والی خواہشات رودھو کر پوری کروالی جاتی ہیں۔ رونے سے گناہوں کی دھلائی بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے اپنے رب جل جلالہ کی محبت میں رو رو کر بڑے بڑے راز اور مقامات پا لیتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ اکثر اپنی امت کے غم میں روتے تھے رونے سے اپنے محبوب کو پایا جاتا ہے رونے سے محبوب کو بھی راضی کیا جاتا ہے۔

﴿کھیلوں کے نقصانات اور تحقیق﴾

اسلام قید کا مذہب نہیں ہے اور نہ سختی کا مذہب ہے بلکہ اسلام پابندی کا مذہب ہے۔ امت جب بھی ان پابندیوں کو اپنے اوپر لاگو کر کے زندگی گزارے گی وہ خوشحال اور کامران اور ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائیگی۔ لیکن آج ہم نے صحت و تندرستی، تفریح کو حاصل کرنے کیلئے جس انداز کی کوشش اور کھیلوں کا انتخاب کیا ہے اس قسم کے کھیلوں میں پڑے رہنا یہ بھی منع ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے جسکا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

القرآن: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں اور ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

(سورۂ لقمان، آیت نمبر ۶، ترجمہ کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے ''لھو'' ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی اور کام کی بات سے غفلت میں ڈالے۔ ان میں تمام کھیلوں سے بچنے کا حکم ہے جن میں خصوصاً فٹ بال، اسنوکر اور کیرم بورڈ شامل ہیں جو کہ سخت حرام ہیں۔

ڈاکٹر ایڈمن کی وارننگ: میرے خیال میں جتنی عریانی اور فحاشی جیم خانوں اور کلبوں نے پھیلائی موجودہ کھیلوں کے نظام نے اتنی فحاشی نہ پھیلائی حتیٰ کہ بعض لاعلاج امراض کو پھیلانے کیلئے کھلاڑیوں نے بہت بڑا کام کیا اگر ہم چاہتے ہیں کہ کھیلوں کے نظام سے پھیلنے والی بیماریوں کا قلع قمع کیا جائے تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ ایسے کھیلوں کو اختیار کیا جائے جو یا تو اندرونِ خانہ ہوں یا پھر ان کھیلوں میں کھلاڑیوں کے بدن ڈھکے ہوئے ہوں۔

حدیث شریف: حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اے علی رضی اللہ عنہ! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نہ دیکھو''۔ (مشکوٰۃ شریف)

جدید تحقیق: آج کل ہمارے یہاں جو کھیل ہیں مثلاً فٹبال، ہاکی، ٹیبل ٹینس اور کشتی وغیرہ کھیلوں میں ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ نظر آتا ہے جو کسی صورت حلال نہیں ہے۔ مرد تو مرد ہیں آج کل عورتوں نے بھی ان کھیلوں میں حصہ لینا

Marfat.com

شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ اس کھیل میں حصہ لے کر گنہگار ہوتے ہیں اور عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر گنہگار ہوتی ہے۔ کیونکہ گھٹنے ستر عورت کے زمرے میں آتے ہیں ستر کھلا دیکھنا حرام ہے اس لئے عوام بھی حرام کی مرتکب ہوتی ہے۔

اسی طرح ویڈیو گیم اور کیرم بورڈ بھی حرام ہے۔ کراچی کے دارلعلوم امجدیہ نے حال ہی میں ویڈیو گیم، اسنوکر، فٹبال اور کیرم بورڈ کھیلنے اور دیکھنے پر حرام کا فتویٰ دیا ہے۔ جو حضرات اپنی دکانوں پر یہ سلسلے کرتے ہیں انکی بھی کمائی حرام ہے۔ اسلئے کہ جتنے لوگ یہ گناہ کرتے ہیں آپ ان سب کا سبب ہیں لہٰذا آپ بھی گناہگار ہوں گے اور کوشش کریں کہ اس کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

ویڈیو گیم اس لئے منع ہے کہ اس میں تصویریں ہوتی ہیں۔ تاش پتے بھی کھیلنا منع ہے۔ اس میں بھی تصویریں ہوتی ہیں۔ جوئے کے علاوہ ٹائم پاس کرنے کیلئے کھیلنا بھی گناہ ہے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو ان کھیلوں سے روکیں اولاد کو ان کاموں سے روکنا والدین کی ذمہ داری ہے کیونکہ اس کا بہت برا اثر بچوں پر پڑتا ہے ساتھ ہی ان کی آنکھیں بھی چھوٹی سی عمر میں خراب ہو جاتی ہیں۔

کفار و مشرکین اس قدر چالاک اور مکار ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ان کاموں میں لگا دیا ہے۔ امریکہ اتنا بڑا ملک ہے مگر اس کی کوئی کرکٹ ٹیم نہیں ہے۔ ان بدمذہبوں نے مسلمانوں کو ان کاموں میں الجھا کر عبادت و اطاعت سے دور کر دیا ہے مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کو نہ جانے کب عقل آئیگی؟

﴿تحفہ دینے کی سنت اور مشاہدات﴾

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو تو باہمی محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی اور بغض [illegible]

Marfat.com

حدیث شریف: سرکارِ دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے تحفہ میں کوئی بکری کا ایک پایہ بھی پیش کرے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا اور اگر کوئی دعوت میں ایک پایہ بھی کھلائے تو میں اس کی دعوت میں ضرور جاؤں گا۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق: تحفہ ایک محبت کی نشانی ہے سرکارِ دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ تحفہ محبت بڑھاتا ہے جب آپ کسی کو تحفہ دیں تو قدرتی طور پر آپ کے دل میں ایک عجیب خوشی ہوتی ہے دل کو تسکین ہوتی ہے اسی طرح جس کو تحفہ دیا جائے اس کی خوشی کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی وہ اپنے دل میں یہ طمانیت محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے بھی محبت رکھنے والا کوئی ہے وہ سب کو بتاتا ہے اور وہ تحفہ دکھاتا ہے حالانکہ کتنی ہی کم قیمت چیز ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اس کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اب تو بھی اس کو اس سے بہتر تحفہ دے تاکہ وہ بھی خوش ہو اس طرح وہ بھی تحفہ دیتا ہے پھر محبت بڑھتی ہے دوستی بھی مضبوط ہوتی ہے۔ کسی ناراض دوست کو بھی تحفہ دیا جائے تو وہ بھی خوش ہوتا ہے اور ناراضگی دور ہوتی ہے۔ محبت میں اضافہ ہوتا ہے تحفہ دیتے وقت سنت کی نیت کر لی جائے کہ میرے مولا ﷺ بھی تحفہ دیتے تھے تو اس کا ثواب بھی ملے گا۔

مگر افسوس کی بات ہے کہ اب پہلے جیسی محبتیں نہیں رہیں۔ بلکہ آپس میں صرف جو بھی ہے سامنے ہی سامنے ہے دلوں کے اندر بغض وعداوت ہے۔ کوئی کسی کی ترقی نہیں دیکھ سکتا اسی طرح ہمارے ہر کام میں مفادات شامل ہو گئے ہیں۔

مثلاً: میں اس کی میت میں جاؤنگا تو وہ بھی ہمارے یہاں آئیگا، میں اگر اس کی بیٹی کی شادی میں جاؤں گا تو وہ بھی میرے یہاں آئیگا اسی طرح تحفہ بھی اسی بنیاد پر دیا جاتا ہے کہ میں اسے تحفہ دونگا تو وہ بھی مجھے اس سے بڑھ کر تحفہ دیگا انہیں مفادات کی وجہ سے محبت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

Marfat.com

﴿انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جولوگ عہد کوتوڑیں گے آپس میں قتل کے واقعات ہونے لگیں گے اور جس قوم میں فحش کام ہونے لگیں گے تو اللہ عزوجل ان پر موت کومسلط کردے گا اور جولوگ زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائیگی۔ (حاکم)

﴿انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں﴾

انٹرنیٹ جہاں تبلیغ واشاعت کا ذریعہ ہے وہاں بے حیائی بھی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے یوں سمجھ لیجئے کہ ایک چاقو سے پھل فروٹ کاٹے جاتے ہیں اور مریض کے مرہم کا بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اس کو غلط کام میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اس سے قتل وغارت گری بھی کی جاسکتی ہے۔ لیکن بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ اس انٹرنیٹ سے اچھے کام کم اور برے کام زیادہ ہوتے ہیں نوجوان نسل کو تباہی کے راستے پر دھکیل دیا ہے۔

﴿انٹرنیٹ کیفے یا تباہی کا دروازہ﴾

تحقیقی رپورٹ: انٹرنیٹ سے تباہی وبربادی پھیلانے میں اہم کردار کیفے کا ہے ہر علاقے میں تین تین چار چار کیفے کھل چکے ہیں حال ہی میں پی ٹی وی نیوز کی رپورٹ جو کہ ایک سروے رپورٹ تھی اس میں بتایا گیا کہ نوجوان بیس یا تیس روپے دیکر روزانہ کیفے میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں وہ چیٹنگ کرتے ہیں لڑکا لڑکی بن کر بات کرتا ہے اسی طرح لڑکی لڑکا بن کر بات کرتی ہے کئی کئی گھنٹوں تک یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے آخر کار ایسی چیٹنگ میں نوبت شادی تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

اس میں صرف اور صرف الفاظوں والی محبت ہوتی ہے کسی کو کیا معلوم کہ

Marfat.com

سامنے والا کون ہے اور کیا ہے۔ یہ ایک نشہ ہے جسکو لگ جائے وہ بڑی مشکل سے چھوڑ پاتا ہے۔

دوسری تحقیقی رپورٹ : دوسری جانب اسی انٹرنیٹ سے نوجوان فحاشی اور عریانی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ بے حیا اور بیہودہ تصاویر جس میں لباس کا کوئی تصور ہی نہیں ہوتا نوجوان اسے دیکھتے ہیں۔ اس ویب سائٹ میں بیہودہ قسم کے ناچ اور عریانیت عام ہوتی ہے۔ لاکھوں ایسے نوجوان لڑکے اور نوجوان لڑکیاں اس کام میں مبتلا ہیں۔ یہ بھی ایک ایسا نشہ ہے جو بہت مشکل سے چھوٹتا ہے۔ یہی چیز شہوت پرستی اور زنا کاری کی طرف مائل کرتی ہے پانچ سالوں کے اندر اس بے حیا سائٹ نے جو تباہی مچائی ہے وہ سو سال میں کوئی نہیں مچا سکا۔ یہ یہود و نصاریٰ کی بھیانک چال ہے جو کہ مسلمانون کو خراب اور بے حیاء بنانے کیلئے استعمال کی جارہی ہے۔ آج یہود و نصاریٰ کامیاب ہیں۔ مسلمانوں کو عقل کب آئے گی؟ تحقیقی رپورٹ میں والدین پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال رکھیں کہ لڑکا اور لڑکی کہاں جارہے ہیں اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ وہ اپنا جیب خرچ کہاں استعمال کرتے ہیں اور اپنی اولاد پر نظر رکھی جائے۔ یہ دور بڑا نازک دور ہے بگڑنے میں کچھ دیر بھی نہیں لگتی پھر ایسا نہ ہو کہ بعد میں والدین کو اپنی اولاد کے کئے پر پچھتاوا ہو اور پھر رونے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

﴿ظالموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور جدید تحقیق﴾

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے کہ ''اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب (جل جلالہٗ) کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اسکی پکڑ دردناک ہے کڑی ہے''۔ (سورۂ ہود، پارہ ۱۲، آیت نمبر ۱۰۲، ترجمہ کنزالایمان)

Marfat.com

﴿جدید تحقیقی انکشافات﴾

(۱)۔Misless Isipi River میں ہر سال سیلاب آتا ہے پانی کا زیادہ سے زیادہ اخراج ڈیڑھ لاکھ کیوسک تک پہنچتا ہے گزشتہ سال سیلاب آیا تو پانی کا خراج ساڑھے سات لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا جتنے پل اور ڈیم بنے ہوئے تھے انی ان کے نیچے کے بجائے اوپر سے گزرنے لگا سات ریاستیں زیرآب آگئیں 3(بلین ڈالر کا نقصان ہوا۔

۲)۔امریکی ریاست ٹیکساس میں نارپیڈو آیا جسکی طاقت ۱۰ نائیٹروجن بموں سے زیادہ تھی اس نے مکانوں کی چھتوں کو اڑا کر رکھ دیا، کاروں کو اٹھا کر پٹخ دیا، چند ں میں خوبصورت آبادیاں کھنڈرات میں تبدیل ہوگئیں کئی بلین ڈالرز کا نقصان نام نہاد سپر پاور محو حیرت رہ گیا۔

)۔امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس میں تاریخ کا عبرتناک زلزلہ ں 1994ء کو رات چار بجے آیا یہ سترہ جنوری کی وہی رات ہے جب امریکہ خداد شریف کے مقدس مقامات پر بم گرائے تھے۔زلزلے کے نقصانات تھے۔

۔وقت سے پہلے زلزلے کی اطلاع پانے والے آلات خاموش تھے چونکہ لے کا Epilinentre سطح زمین سے نو کلومیٹر نیچے تھا انجینئرنگ کے نقطۂ سے اس زلزلے کی Fault Probabity One in ten تھی۔ Thousel

انجینئر مطمئن تھے کہ یہ زلزلہ کبھی نہیں آئے گا جب آگیا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں سپر پاور کی ٹیکنالوجی دھری کی دھری رہ گئی۔

Marfat.com

زلزلے کا Ampitude سات سے زیادہ تھا 45 سیکنڈ کا وقت یوں لگتا تھا کہ کبھی ختم نہیں ہوگا سوئے ہوئے لوگ بستروں سے گیند کی طرح اچھل کر نیچے آ گرے۔

اس کے علاوہ 2001ء میں 11 ستمبر کا واقعہ آپ کے سامنے ہے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان سے باتیں کرنیوالی اونچی اور عالیشان عمارت جسے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ امریکہ جو یہ کہتا ہے کہ ہم آنے والے مکھی کو بھی دیکھ لیتے ہیں ہمارا سیٹلائٹ نظام اتنا تیز ہے مگر اسی امریکہ کی اتنی بڑی عمارت کو بڑے بڑے طیاروں نے نیست و نابود کر کے رکھ دیا نہ مارنے والے کا پتہ ہے نہ نقصان کا اندازہ ہزاروں لوگ مارے گئے اور نام نہاد سپر پاور امریکہ ہل گیا۔

نام نہاد سپر پاور کا ظلم: امریکہ وہ نام نہاد سپر پاور ہے جس نے عرصہ دراز سے ظلم کا بازار گرم کیا ہوا ہے اس کی بدمعاشی پوری دنیا میں پائی جاتی ہے اس میں اصل کردار یہودیوں کا ہے کیونکہ امریکہ کے پیچھے یہودی لابی ہے جو ہمیشہ اپنے مفادات کیلئے کام کرتا ہے۔

افغانستان جیسے کمزور ملک پر حملہ کر کے اس نے اپنی بھڑاس نکالی شرم بھی نہ آئی ایک غیر مسلح اور کمزور ملک سے لڑائی لڑی وہ بھی اکیلے لڑنے سے ڈرتا تھا لہٰذا سارے چوہوں کو جمع کر کے حملہ کیا ہزاروں بے گناہ عورتیں، بچے اور آدمی شہید ہوئے۔ جس طالبان کا بہانہ اس نے بنایا وہ اتنی تعداد میں نہ مرے جتنے عام لوگ مرے۔ امریکہ کے بھی کئی فوجی مارے گئے اور کئی امریکی جہاز تباہ ہوئے جس کے بارے میں بتایا نہیں جاتا۔

عراق جیسے غریب ملک پر جب دل چاہتا ہے بمباری کرتا ہے جس میں

Marfat.com

ہزاروں لوگ اب تک شہید ہو چکے ہیں عراق پر پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں دواؤں پر بھی پابندیاں ہیں جس کے باعث لاکھوں بچے اب تک شہید ہو چکے ہیں عراق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہتھیار بناتا ہے اس پر بمباری کی جائے حالانکہ امریکہ اسلحہ بناتا بھی ہے اور بیچتا بھی ہے لہٰذا وہ دو طرح سے مجرم ہے اس پر ڈبل بمباری ہونی چاہیے۔ بالآخر شیطان امریکہ نے عراق کے مظلوم مسلمانوں پر بمباری کر دی جس سے لاکھوں مسلمان شہید ہوئے اور اب بھی قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔

جاپان کے شہر یروشلم اور ناگاساکی پر بمباری کر کے امریکہ نے ہزاروں لوگوں کو مروایا۔ اسی طرح اپنی ناجائز اولاد اسرائیل کے ہاتھوں ہزاروں فلسطینیوں کو مروا چکا ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر بڑی چیز کو چھوٹی چیز سے مرواتا ہے۔ وہ ابرہہ جو کعبۃ اللہ شریف کو ڈھانے کیلئے آیا تھا اسے چھوٹی سی مخلوق ابابیل سے مروایا تھا۔ نمرود جیسے ظالم کو اللہ تعالیٰ نے مچھر جیسی کمزور چیز سے مروایا۔ ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے ایک وقت آئے گا کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔ (انشاء اللہ)

﴿نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنا اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب اذان کہی تو جب "اشھد ان محمداً" پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا یہ دیکھ کر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو میرے صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح کرے تو میں ﷺ کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا"

(موضوعات کبیر، مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

فقہ حنفی کی کتابوں شرح وقایہ، ردمختار، درالمختار (ص نمبر ۲۶۷ جلد اول باب الاذان)

Marfat.com

الطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہ میں انگوٹھے چومنے کو جائز اور مستحب لکھا ہے۔

جدید تحقیق: (۱)۔نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنے سے آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے۔(۲)۔انگوٹھے چومنے والا کبھی اندھا نہیں ہوگا۔(۳)۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ادا ہو جائے گی۔(۴)۔سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (۵)۔محبت رسول ﷺ میں اضافہ ہوگا۔

﴿گفتگو کا اسلامی طریقہ اور جدید سائنسی تحقیق﴾

گفتگو کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق بات کی جائے بلا ضرورت ہر وقت ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہنا خلاف سنت ہے بات نرمی سے کرنی چاہیے ہمیشہ درمیانی آواز سے بولنا بہتر ہے۔یعنی نہ زیادہ آہستہ بولا جائے کہ مخاطب سن ہی نہ سکے کہ کہنے والا کیا کہہ رہا ہے اور نہ زیادہ چیخ کر بولا جائے کہ سننے والا تنگی محسوس کرے۔

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بعض دفعہ آدمی ایک ایسی بات کہتا ہے کہ جو اُسے پسند ہوتی ہے اور وہ اسکی اہمیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے اور کبھی ایسی بات کہتا ہے کہ جو خداوند تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتی ہے اور وہ اسکی اہمیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے"۔(بخاری شریف از کتاب: پیغام مصطفیٰ ﷺ)

جدید تحقیق: نفسیات کے بہت بڑے ماہر کا کہنا ہے جب کسی سے گفتگو کرو تو دوسرے کی بات غور سے اور توجہ سے سنو۔ٹھہر ٹھہر کر بولو دوسرے کو سننے کا موقع دو۔ سنو بھی اور سناؤ بھی اہم بات کو سمجھانے کیلئے اسے دہرا بھی سکتے ہو۔اگر دوسرا بات کر رہا ہو تو اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ۔

Marfat.com

﴿روحانیت کی حقیقت اور سائنس﴾

القرآن: یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جائے تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسے۔ (پارہ ۱۹، سورۂ نمل، آیت نمبر ۱۹۔۱۸، ترجمہ کنز الایمان)

القرآن: سلیمان نے فرمایا اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں۔ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں تخت حضور میں حاضر کر دونگا قبل اس کے حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اُسے حاضر کر دونگا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا اور کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ (پارہ ۱۹، سورۂ نمل، آیت ۴۰۔۳۹۔۳۸، ترجمہ کنز الایمان)

حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں سرکار ﷺ کیساتھ مکہ میں تھا جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ گردونواح میں جاتے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا وہ السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ کہتا تھا۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: صاحب دلائل الخیرات اپنی کتاب دلائل الخیرات میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ میرے پاس پیش کیا جاتا ہے مگر اہل محبت کا درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

سب سے پہلے روحانی قوت اور قوت سماعت قرآن سے ثابت کی گئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ذرہ برابر چیونٹی کو ان کی بلوں میں دیکھ بھی لیا، آواز بھی سنی اور ان کی زبان بھی سمجھ لی یہ قرآن سے ثابت ہے ایک نبی علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے

Marfat.com

اتنی طاقت دی ہے تو امام الانبیاء حضور ﷺ کو کیا طاقت دی ہوگی۔

دوسری دلیل ملکہ بلقیس کا تخت دوسرے ملک سے لانا وہ بھی صرف ایک درباری جو سلیمان علیہ السلام کی امت کا ایک فرد تھا جس نے کئی ہزار میل کی مسافت طے کر کے تخت اٹھا کر واپس آ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر بھی کر دیا وہ بھی پلک جھپکنے سے پہلے کر دیا یہ بھی قرآن سے ثابت ہے اس سے اندازہ کریں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی کی یہ روحانی طاقت ہے تو پھر امت رسول ﷺ کے اولیاء اللہ کی کیا روحانی پاور اور اختیارات ہونگے۔

﴿روحانیت اور جدید سائنسی انکشافات﴾

سائنس خلا میں سیارے چھوڑتی ہے خلا میں کئی کئی لاکھ فٹ کی بلندی پر اسے چھوڑا جاتا ہے پھر اس میں ایک آدمی بھی بٹھایا جاتا ہے وہ خلا میں ہوتا ہے زمین پر بیٹھ کر کمپیوٹر کے ذریعے سائنسدان اس سیارے میں بیٹھنے والے شخص کی نبض چیک کر سکتے ہیں کہ آیا یہ بیمار تو نہیں ہو گیا موبائل فون جس میں نہ تار ہے نہ کیبل سسٹم ہے پھر بھی لیزر شعاعوں کے ذریعے ایک آدمی کراچی میں بیٹھا دوسرے ممالک میں اس سے باتیں کرتا ہے ایک پلاسٹک کا مشینی پرزہ یہ کام کر دیتا ہے۔

فیکس مشین جو سیکنڈوں میں یہاں کا پیغام وہاں (جہاں ہوائی جہاز کے ذریعے جانے میں دو یا تین دن سفر کرنا پڑتا ہے) سیکنڈوں میں پہنچاتی ہے۔ یہ سب سائنسی ترقی ہے مگر ان سارے کارناموں کے پیچھے یہی بات سامنے آتی ہے کہ انہیں جو عقل دی گئی ہے وہ خدا عزوجل کی عطا کردہ ہے۔ اب فیصلہ آپ کریں کہ جب یہ مشینیں اتنی پاور رکھتی ہیں تو اللہ عزوجل کے نیک بندے کتنی طاقت رکھتے ہونگے۔ کئی لاکھ کی بلندی پر ایک آدمی کی نبض چیک کی جا سکتی ہے تو کیا عجب ہے کہ محبوب خدا ﷺ

Marfat.com

مدینے میں رہ کر اپنے غلاموں کو دنیا کے کسی بھی حصے میں ملاحظہ فرما سکیں اور اللہ ﷻ کی عطا سے انکی مدد کریں سائنسدانوں نے یہ کام عقل سے کئے۔ میرے سرکار دوعالم ﷺ اور اولیاء اللہ کی طاقت انکے خدا ﷻ کی طرف سے ہے۔

ہمارا ایمان ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ جس آنکھ سے زمین پر دیکھتے ہیں بلکہ ساتوں زمین کی تہہ تک دیکھتے ہیں اسی آنکھ سے آسمان کو دیکھتے ہیں بلکہ ساتوں آسمانوں اور عرش الٰہی کو دیکھتے ہیں جس آنکھ سے بندوں کو دیکھتے ہیں اسی آنکھ سے اللہ ﷻ کو دیکھتے ہیں جو آنکھ اللہ ﷻ کو دیکھ لے پھر اس آنکھ سے کوئی چیز پردے میں نہیں رہ سکتی۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

الغرض کہ روحانیت پر سائنس بھی یقین رکھتی ہے اور ہم روحانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔

﴿مسور کی دال اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا ''تمہارے لئے کدو موجود ہے یہ دماغ کی صلاحیت بڑھاتا ہے اور تمہارے لئے مسور کی دال موجود ہے جسکی تعریف کم از کم ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان مبارک پر رہی''۔ (طبرانی شریف)

جدید تحقیق: مسور اور چقندر ملا کر پکانے سے جسم کو عمدہ غذا ملتی ہے اس میں پودینہ ڈالنا بہتر ہے۔ مسور کو اگر خشک مچھلی کے ساتھ کھایا جائے تو بہترین غذا ہے۔

مسور کی دال کو گھی اور دودھ میں ملا کر چہرے پر ملنے سے جلد چمکدار ہوتی ہے اسے گرم پانی میں گھوٹ کر لگانے سے پیروں کی جلن دور ہوتی ہے مسور اور

Marfat.com

خربوزے کے بیج دودھ میں پیس کر بدن پر ملنے سے جلد صحت مند نظر آتی ہے۔

﴿جو کا کھانا اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دعوت کی اور اس نے جو کی روٹی کے ساتھ کدو گوشت پکایا سرکارِ دو عالم ﷺ بڑی محبت کے ساتھ سالن سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے رہے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف: یوسف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اسکے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اسکا سالن ہے اور کھالیا۔ (ابوداؤد شریف)

جدید تحقیق: پیشاب میں خون اور پیپ کے مریضوں میں وجہ جو کوئی بھی ہو مناسب علاج کیساتھ جو کا پانی اگر شہد میں ڈال کر پلایا جائے تو یہ تکلیف پندرہ دن میں ختم ہو جاتی ہے بعض دفعہ یہی طریقہ علاج پتھری نکالنے کا باعث بھی ہوا۔

(۱)۔ پرانی قبض کیلئے جو کے دلیے سے بہتر کوئی دوائی دیکھی نہ گئی۔

(۲)۔ خون کی کولیسٹرول کو کم کرنے کیلئے جو کے دلیے سے کوئی دوائی مفید نہیں۔

(۳)۔ جو کا دلیا کھانے سے خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔

(۴)۔ امریکی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کے پچھلے مشاہدات پر مبنی ایک طویل مضمون میں بتایا گیا ہے کہ جَو کا دلیا کھانے سے دل کے دورہ کا خدشہ کم ہو جاتا ہے اور خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔

(۵)۔ اعصابی دردوں، ورم، سوزشوں اور خارش کی مختلف اقسام میں جَو کے استعمال کو مفید بتایا گیا ہے جو کا آٹا سرکہ میں گوندھ کر ہر قسم کی خارش میں لگانا مفید

Marfat.com

ہے سر کی پھپھوندی کو دور کرتا ہے۔ جو کے آٹے کو شہد کے پانی میں گوندھ کر لیپ کریں تو بلغم اور ورم تحلیل ہوتے ہیں۔

(٦) جَو اور گیہوں کی بھوسی کو پانی میں ابال کر اس پانی سے کلیاں کریں تو دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔

(٧)۔ جَو بدن کو مضبوط کرتا ہے چونکہ یہ جلدی ہضم ہوتا ہے اسلئے کمزوری اور بد ہضمی کے مریضوں کے لئے غذا اور دوا ہے۔

جو کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اسے سرکارِ دو عالم ﷺ نے پسند فرمایا اور اس آٹے کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زبان مبارک سے لگنے کا شرف حاصل ہے۔

﴿سرکہ اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے اسے طلب کیا اور فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔ (مسلم، ابنِ ماجہ)

حدیث شریف: حضرتِ ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہمارے گھر سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے میں نے کہا نہیں! البتہ باسی روٹی اور سرکہ ہے فرمایا کہ اسے لے آؤ۔ وہ گھر کبھی غریب نہیں ہوگا جس میں سرکہ موجود ہے۔ (ترمذ شریف)

جدید تحقیق: (١)۔ سرکہ ٹھنڈک اور حرارت کا ایک حسین امتزاج ہے۔ یہ جسم سے فاسد مادوں کو نکالتا ہے اور طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔

(٢)۔ سرکہ معدے کے النیاب کو دور کرتا ہے۔

Marfat.com

(۳)۔جسم سے زہریلی ادویہ کے اثر کو دور کرتا ہے۔
(۴)۔ پتہ سے صفرا کے نکلنے کی رفتار کو اعتدال پر لاتا ہے۔
(۵)۔جسم کے کسی حصے میں اگر خون جم جائے تو یہ اسے حل کر کے پھر سے سیال بنا دیتا ہے۔
(۶)۔ بچے والی عورت کا اگر خون رک جائے تو سرکہ کے لیپ اور سرکہ پینے سے جاری ہو جاتا ہے۔
(۷)۔ پیاس کو بجھاتا ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتا ہے۔
(۸)۔تلی کے بڑھنے کو روکتا ہے جسم میں ورم کی پیدائش کو روکتا ہے۔
(۹)۔خوراک کو ہضم کرتا ہے خون کو صاف کرتا ہے اور پھوڑے اور پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔
(۱۰)۔سرکہ کو گرم کر کے اگر اس میں نمک ڈال کر پیا جائے تو یہ منہ کی غلاظت کو دور کرتا ہے، حلق میں تلخی، جلن اور بوجھ کو دور کرتا ہے، گلے کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے اور وہ لوگ جن کو سینے میں بوجھ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے ان کو اس سے فائدہ دیتا ہے۔

گلے کے اندر لٹکنے والے کوے کی سوزش، حساسیت اور اسکے ٹیڑھا پن میں مفید ہے۔ گرم سرکہ کا غرارہ کرنے سے دانت کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے چہرے کو جاذب نظر بناتا ہے، موسم سرما میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو مطمئن کرتا ہے۔ سرکہ گنے کا رس، چقندر، جامن، انگور، کشمش، میوا، تاڑی، گندم، جو، کھانڈ کی راب اور دوسرے پھلوں سے تیار ہوتا ہے یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ انسان کب سے سرکہ بنا رہا ہے مگر زمانہ قدیم سے اس کا ذکر کتابوں میں موجود ہے۔ تاریخ کے ہر دور میں اسے غذا اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

Marfat.com

﴿کھجور کے فوائد اور تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکار دوعالم ﷺ کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھا رہے تھے۔ (ابنِ ماجہ، ترمذی، مسلم)

(ابوداؤد نے اضافہ کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے برابر کر لیتا ہوں یا تربوز کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی سے زائل ہو جاتی ہے)۔

حدیث شریف: حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس گھر میں کھجور ہو۔ اس گھر والے کبھی بھوکے نہ رہیں گے''۔

(مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرتِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ گھر ایسا ہے جیسے اس میں کھانا نہ ہو''۔

جدید تحقیق: (۱)۔ کھجور کھانا قوت کا باعث ہے۔

(۲)۔ کھجور جگر کو طاقت دیتی ہے۔

(۳)۔ ویدک طب میں یہ منہ کی خشکی دور کرنے میں اکسیر ہے۔

(۴)۔ کھجور کی گٹھلی جلا کر دانتوں پر ملی جائے تو منہ کے تعفن کو دور کرتی ہے دانتوں سے میل اتارتی ہے جہاں سے بھی خون بہتا ہے اس کی راکھ لگانے سے بند ہو جاتا ہے زخموں کو صاف کر دیتی ہے۔

(۵)۔ بھارتی ادارے طب نے کھجور کو اعصاب باہ اور جسم کو تقویت دینے والا قرار دیا ہے اس کو دودھ میں پکا کر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

﴿کھجور کے بارے میں احتیاط﴾

حدیث شریف: حضرتِ ام سلمہ اور حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

نیم پختہ کھجور کو پرانی کھجور کے ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔

حدیث شریف: حضرتِ ام المنذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر سرکارِ دوعالم ﷺ تشریف لائے ان کے ہمراہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ تھے اس وقت ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ یہ اُن کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ دونوں کھاتے رہے پھر سرکارِ دوعالم ﷺ نے ایک جگہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اب اور مت کھاؤ کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور کمزور ہو۔ (ابنِ ماجہ، ترمذی، مسند احمد)

حدیث شریف: حضرتِ صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مجلس رسالت ﷺ میں کھجور کھا رہا تھا ان دنوں میں میری آنکھ دکھ رہی تھی سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ تم کھجور کھا رہے ہو جب کہ تمہاری آنکھیں دکھ رہی ہیں؟

حضرتِ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری سیدھی آنکھ دکھتی ہے جب کہ میں کھجوریں الٹی جانب سے کھا رہا ہوں۔ (طبرانی)

حدیث شریف: حضرتِ عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سعد رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے صبح اٹھتے ہی عجوہ کھجور کے سات دانے کھا لیے۔ اس دن اسے جادو اور زہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

حدیث شریف: حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صبح نہار منہ کھجوریں کھایا کرو کہ ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک عورتوں کے حیض کی کثرت کیلئے کھجور سے بہتر اور

Marfat.com

مریض کیلئے شہد سے بہتر اور کوئی دوائی نہیں۔

﴿مچھلی کی غذائیت اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے مچھلی اور ٹڈی کا مردہ حلال کر دیا گیا اور ہم دو خون یعنی کلیجی اور تلی کھا سکتے ہیں۔ (ابنِ ماجہ، مسند احمد)

مچھلی کے فوائد اور جدید تحقیق: مچھلی کی قسمیں بے شمار ہیں۔ان میں سے بہترین وہ ہیں جن کا ذائقہ اچھا لگے۔ مقدار خوراک زیادہ نہ ہو۔اس کی جلد موٹی نہ ہو۔ گوشت نہ تو زیادہ چکنا ہو اور نہ ہی باسی ہو۔اچھی مچھلی وہ ہے جو صاف اور چلتے ہوئے پانی میں ہو۔اس کی خوراک آبی نباتات پر مشتمل ہو۔جس دریا سے مچھلی پکڑی جائے وہ ایسا ہو کہ اس میں پتھر اور ریت ہوں اس دریا کے پانی پر کھلی دھوپ پڑتی ہو۔اس کا پانی رواں ہو یا اس میں موجیں اٹھتی رہتی ہوں۔

سمندری مچھلی میں عمدہ غذائیت ہوتی ہے۔اسکی تاثیر سرد لیکن زود ہضم، بلغم پیدا کرتی ہے، گرم مزاجوں کی اصلاح کرتی ہے، نمکین پانی کی مچھلیاں اپنے تاثرات میں فضیلت رکھتی ہیں اس کے علاوہ مچھلی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)۔مچھلی جسم کو فربہ کرتی ہے، مقوی ہے اور دودھ بڑھاتی ہے۔

(۲)۔سِل، دق، خشک کھانسی اور ضعف گردن میں مفید ہے۔

(۳)۔مچھلی کھانے یا اس کا شوربہ پینے سے کئی زہریلے جانوروں کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

(۴)۔اس کے کھانے کے بعد پیاس بہت لگتی ہے اس کو رفع کرنے کیلئے سرکہ کی سکنجبین یا تھوڑی سی سونٹھ کا استعمال بہت مفید ہے۔

Marfat.com

(۵)۔جس مچھلی میں چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوں اس میں غذائیت کم اور مضرت زیادہ ہوتی ہے۔

(٦)۔خالی مچھلی جلد ہضم ہوتی ہے، روٹی ساتھ ہوتو دیر لگ جاتی ہے، مچھلی کے کباب اگر کوئلوں پر سینک کر بنائے جائیں تو بہت مفید ہیں۔

(۷)۔جس مچھلی کو بیسن لگا کر تلا گیا ہو اس کو اگلے دن کھانے سے اسکی غذائیت خراب اور وہ پیٹ کیلئے نقصان دہ ہوتی ہے۔

(۸)۔چشموں کی مچھلی امراض چشم میں بہت مفید ہے۔اس کو مسلسل کھانے سے بال سیاہ ہو سکتے ہیں۔

علماء اور مشائخ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے بعد دودھ نہیں پینا چاہئے حالانکہ ڈاکٹر اور سائنسی ماہرین اس کی اجازت دیتے ہیں مگر احتیاطاً مچھلی کے بعد دودھ پینے سے بچا جائے ہمارے قطب مدینہ شیخ عرب و عجم حضرتِ علامہ مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی رحمۃ اللہ مچھلی کے بعد دودھ پینے سے منع فرماتے تھے الغرض کہ مچھلی جنت کی غذا ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

﴿محبت کی شادیاں اور سائنسی انکشافات﴾

اسلام میں کسی غیر محرم لڑکی کے ساتھ بے تکلفی کے ساتھ گفتگو، اس کے ساتھ بیٹھنا، ہاتھ ملانا، مذاق مستیاں کرنا، پھرنا اس کو سخت منع کیا گیا ہے اسلام جب ان چیزوں کو روکتا ہے تو پھر عشق و محبت کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟

اسلام لَو میرج کی اجازت نہیں دیتا اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ وہ کسی غیر محرم کی طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔اگر اتفاقاً پہلی نظر اٹھ گئی تو پھر فوراً نگاہوں کو نیچے کر لیا جائے۔آج کل لوگ لڑکیوں کو دیکھتے ہیں ہم ان سے کہیں کہ

Marfat.com

بھائی یہ گناہ ہے۔تو سامنے والا فوراً شیطانی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جب اتنی اچھی چیز پیدا کی ہے تو اسے دیکھ کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ میں نے کئی لوگوں سے یہ سنا اور پھر میں نے کہا کہ اگر یہی بات تمہاری بہن کو دیکھ کر کوئی کہے تو تم کیا کرو گے؟ وہ فوراً غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا کہ اس ذلیل آدمی کی آنکھیں پھوڑ دوں گا میں نے کہا جسے تم دیکھ رہے ہو وہ بھی تو کسی کی بہن ہوگی یا نہیں۔اس کے علاوہ محبت کی شادیوں میں منگنی کے بعد گھوما جاتا ہے حالانکہ منگنی کی بھی کوئی شرعی حیثیت نہیں تاوقتیکہ نکاح نہ ہو جائے وہ لڑکی اس کیلئے غیر ہے لوگ اس بات کو نہیں مانتے اس کا وبال پڑھئے۔

ایک عجیب و غریب واقعہ: ایک سال قبل کھارادر کراچی میں ایک نوجوان لڑکی نے اپنی بلڈنگ سے چھلانگ مار کر خودکشی کر لی معلوم کیا گیا تو پتا چلا کہ اس کی ایک لڑکے سے منگنی ہوئی تھی منگنی کے بعد جیسا کہ آجکل رواج ہے کہ منگنی کے بعد منگیتر کو گھمایا جاتا ہے چنانچہ وہ دونوں بھی گھومتے پھرتے رہے کچھ دنوں کے بعد پتا چلا کہ لڑکی ماں بننے والی ہے یعنی امید سے ہے۔لڑکے نے جب یہ بیہودہ کام کر دیا پھر آہستہ آہستہ یہ خبر لڑکی کے سسرال میں پہنچی سسرال والوں نے لڑکے کو پوچھا کیا تو نے یہ حرکت کی ہے؟ لڑکے نے انکار کر دیا لڑکے والے لڑکی کے گھر گئے اور رشتہ توڑ دیا لڑکی نے جب یہ دیکھا کہ منگیتر نے بھی انکار کر دیا ہے رشتہ بھی ٹوٹ چکا ہے اس نے یہ سن کر اپنی بلڈنگ سے کود کر جان دے دی۔اسلام امن کا مذہب ہے وہ ہر کسی کی سلامتی چاہتا ہے وہ کسی کو بھی مصیبت نہیں دینا چاہتا۔

﴿محبت کی شادیاں اکثر ناکام ہوتی ہیں﴾

محبت کی شادیوں کی ناکامی کی بڑی وجہ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی

Marfat.com

توقعات پر پورا نہ اترنا ہے یہ بات سوشل اینڈ آرگنائزیشن (ساؤ) شعبہ خواتین کی جانب سے کئے گئے ایک سروے میں سامنے آئی ہے۔

تنظیم کی جانب سے ارینج میرج کی صورت میں ناکامی کا تناسب اٹھائیس فیصد ہوتا ہے اور ناکامی کی صورت میں فریقین کسی نہ کسی شکل میں زندگی کے جبر سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور ساری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ بندھے رہتے ہیں طلاق کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے۔ ارینج میرج میں طلاق کا تناسب سات فیصد (0.7) جبکہ محبت کی شادیوں میں طلاق کا تناسب چھ فیصد ہے اور محبت کی شادیاں 80% ناکام ہو جاتی ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ لَو میرج کرنے والے جوڑوں کے مابین صلح کروانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اہل خانہ کی کوشش ہوتی ہے کہ میاں بیوی کو اپنی مرضی کی سزا ملے اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اگر انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو خاندان والے عموماً سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے حالات کے دباؤ کی وجہ سے فریقین ایک دوسرے کو مشکلات کا باعث سمجھتے ہیں ایک دوسرے پر طعنی زنی بھی کی جاتی ہے محبت کی شادیوں میں فریقین کو ایک دوسرے سے توقعات بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ مخالف فریق اس کے ساتھ وہی رویہ رکھے جسکا وہ شادی سے پہلے مظاہرہ کرتا تھا اور ان دعوؤں میں پورا اترے جسکی وہ شادی سے پہلے قسم کھاتا تھا۔ تو لَو میرج کے بعد مرد روزگار کی تلاش میں اور خواتین گھریلو کاموں میں مصروف ہو کر پہلے والا رویہ برقرار رکھنے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

ناقدری کا احساس بھی جھگڑے کی بنیاد بن جاتا ہے جبکہ ارینج میرج کی صورت میں فریقین کسی بھی قسم کی توقعات نہ ہونے کی وجہ سے آپس میں سمجھوتہ

Marfat.com

کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں لَو میرج کی صورت میں میاں بیوی ایک دوسرے سے ''فرینک'' ہوتے ہیں اور وہ برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور برابری کا عدم توازن بھی اختلاف کا سبب بن جاتا ہے ارینج میرج کی صورت میں اگر خاندانوں کے تعلقات آپس میں اچھے ہوں تو اسکا اثر جوڑوں کی ازدواجی زندگی پر بھی خوشگوار ہی ثابت ہوتا ہے جبکہ لَو میرج کرنے والے جوڑے مشترکہ خاندانی نظام میں ایڈجسٹ نہیں ہو پاتے شادی سے پہلے کی انڈر اسٹینڈنگ عملی زندگی میں ناکام ہو جاتی ہے کیونکہ شادی کے بعد مسائل دوسرے ہوتے ہیں۔ مگر ارینج میرج کی شکل میں بھی گھر والوں کو لڑکے اور لڑکی کی پسند کا خیال رکھنا چاہئے ذہنی ہم آہنگی ہونی چاہئے لڑکی اور لڑکے کی تعلیم اور حیثیت میں زیادہ فرق نہیں ہونا چاہئے اور گھر والوں کو اپنی اولاد کے ذہن کو سمجھتے ہوئے رشتہ طے کرنا چاہئے۔

والدین کے اوپر یہ کام چھوڑ دینا چاہئے والدین لڑکا یا لڑکی پسند کریں پھر تصویر کی صورت میں لڑکا لڑکی کو دیکھ لے اور لڑکی لڑکے کی تصویر دیکھ لے پسند یا نہ پسند لڑکا لڑکی دونوں کا حق ہے لیکن لَو میرج جیسے چکر نہ پالے جائیں آپ کے 95 فیصد لڑکے اور 95 فیصد لڑکیاں لَو میرج جیسی بیماری میں مبتلا ہیں یہ وبال ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ والدین کو بھی چاہئے کہ جلد از جلد اپنی اولاد کی شادی کریں تاکہ سینکڑوں بیماریوں سے اولاد بچ جائے۔

﴿عدل و انصاف اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: حضرتِ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارے حاکموں میں سے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جن کیلئے تم دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور بدترین

Marfat.com

حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور لعنت کرو تم ان پر اور وہ تم پر لعنت کریں"۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! ہم کیا ان حاکموں کو معزول نہ کر دیں؟ اور جو عہد و پیمان سے کیا ہے اس کو نہ توڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ خبردار جو شخص تم پر حاکم بنایا جائے اور اسکے کسی ایسے فعل کو دیکھو جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی ہے۔ تو اس کے فعل کو برا سمجھو اور اس کی اطاعت سے دستبردار نہ ہو"۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرتِ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ عادل و منصف حاکم خدا تعالیٰ کے یہاں نور کے منبروں پر اور خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ پر ہونگے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ داہنے ہاتھ ہیں وہ عادل حکمران جو اپنے احکام میں اپنے گھر والوں میں اور اپنی حکومت میں انصاف کرتے ہیں۔

(مسلم شریف از کتاب: پیغام مصطفیٰ ﷺ)

اسلام نے ہمیشہ عدل و انصاف کا حکم دیا جس قوم میں عدل و انصاف ہوگا وہ قوم آپس میں محبت رکھے گی اور جس قوم میں عدل و انصاف نہیں پایا جاتا اس قوم میں لوگ آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کریں گے اسلام نے عدل و انصاف کا حکم دے کر حکمرانی کا اصل اور ایک حکمران کو کیسا ہونا چاہئے بتایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایسا انصاف اس قوم کو سکھایا اور انصاف کر کے بتایا جسکی مثال نہیں ملتی اسی انصاف کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ ﷺ کے غلاموں نے انصاف کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انصاف﴾

حضرتِ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر و فاتح مصر کے بیٹے نے ایک غیر مسلم نوجوان کو اسلئے کوڑے مارے کہ وہ دوڑ میں ان سے آگے نکل گیا اور ان کو شرمندگی

Marfat.com

ہوئی حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے باپ بیٹے دونوں کو طلب کیا اور غیر مسلم کو حکم دیا کہ گورنر کے بیٹے کو کوڑے مارو اور اپنا بدلہ لو جب وہ قصاص جی بھر کر لے چکا تو کہا کہ گورنر مصر کو بھی کوڑے مارو لیکن غیر مسلم نے کہا کہ ان کا کوئی قصور نہیں ان کو کیوں ماروں اس پر حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو ان کو بھی کوڑا مارتا تو کوئی تم کو نہ روکتا اسکے بعد گورنر مصر کو مخاطب کر کے کہا تم نے کب سے لوگوں کو غلام سمجھ لیا ہے ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا تھا۔ جواب میں حضرتِ عمرو بن عاص نے کہا مجھے اس واقعہ کا علم نہ تھا اور نہ یہ شخص میرے پاس آیا۔

﴿غلامانِ سرکار ﷺ کے انصاف اور عدل﴾

حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی حکومت کے دنوں میں کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی بلکہ غریبوں اور دردمندوں کی گھر جا کر مدد کی۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں عدل وانصاف کی ایسی حکمرانی تھی کہ انسان تو انسان زمین پر بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حکم چلتا تھا مدینے میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کوڑا یعنی درہ زمین پر مارا اور زمین سے فرمایا کہ زمین رک جا کیوں ہلتی ہے کیا عمر رضی اللہ عنہ نے تجھ پر عدل نہیں کیا یہ کہنا تھا کہ زمین ہلنا بند ہوگئی اور آج تک زمینِ مدینہ پر زلزلہ نہیں آیا۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عدل و انصاف کا ایسا سکہ بیٹھا ہوا تھا کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے۔

﴿جدید تحقیقی رپورٹ﴾

ڈیل کارنگی، ماڈرن، جیولاگ فرائیڈ، ایس۔ کیو۔ لاس، کیلس ھومر، روز ویلٹ، کینیڈی، ابراہم لنکن، وغیرہ تمام سربراہان نے (واضح رہے کہ ان میں چھ سربراہِ مملکت ہیں اور کچھ سربراہِ ادب ہیں) اپنی زندگی کے ساتھ بہترین مثالیں چھوڑی ہیں ان

Marfat.com

تمام مثالوں میں انسانوں کی فلاح و بہبود، کامیابی، اکرام، عفوودرگزر، رحم، مروت، محبت والفت شامل ہیں۔

(۱)۔صدر روز ویلٹ بہت زیادہ ہمدرد اور جفاکش تھا۔

(۲)۔ابراہم لنکن غربت سے صدارت تک پہنچا۔اسلئے غریبوں، ملازموں اور مزدوروں سے محبت کرتا تھا۔

(۳)۔کینیڈی تمام زندگی انصاف اور حقوقِ انسانیت کا درس دیتا رہا، فیصلے کرتا رہا اوران اصولوں کی جنگ لڑتا رہا۔

(۴)۔نکلسن کوزن لوگوں کے گھروں میں جا کر کام کرتا اوران کی مدداور یاورمی کرتا۔

یہ وہی کام ہیں جس کا حکم سرکارِ دو عالم ﷺ نے کئی صدیوں پہلے دیا تھا آپ ﷺ نے انصاف کو بھی ایک مقام عطا فرمایا انصاف بھی اپنے آپ پر ناز کرتا ہے کہ اسے سرکارِ دو عالم ﷺ اور اسلام نے ایک مقام دیا۔لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا مگر میرے سرکارِ دو عالم ﷺ نے زندگی اور مقام دیا، قتل کرنے والوں کو ایک دوسرے کے اوپر نثار ہونے والا بنا دیا، انسانیت پر احسان کیا، جانوروں کے ساتھ انصاف کیا، چرند، پرند، شجر، حجر سے بھی محبت وشفقت سے پیش آئے انہی کے نقشِ قدم پر آپ ﷺ کے غلام چلے اور دنیا میں اور تاریخ میں مثالیں قائم کیں۔

﴿خواب کی حقیقت اور جدید تحقیق﴾

حدیث شریف: سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱)۔اچھا خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے۔

(۲)۔برا خواب جو شیطان کی طرف سے غم میں ڈالنے کے لئے ہوتا ہے۔

(۳)۔ایسا خواب جس میں انسان کے وساوس اور خیالات نمودار ہوتے ہیں، اگر

Marfat.com

تم سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو فوراً اٹھ کر نماز پڑھے اور اسے لوگوں سے بیان نہ کرے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد)

حدیث شریف: حضرتِ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

جدید تحقیق: خواب ایک ذہنی سرگرمی ہے جو نیند کے دوران پیدا ہوتی ہے۔ اس میں انسان سونے کی حالت میں مختلف صورتوں اور واقعات دیکھتا ہے۔ بہت سے کام اور سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔ بیدار ہونے کے بعد کبھی کبھی یہ خواب یاد رہتے ہیں اور کبھی یاد نہیں رہتے۔ بعض اوقات انتہائی واضح اور قابل فہم ہوتے ہیں جن کی تعبیر آسان ہوتی ہے اور بعض حالات میں خواب غامض اور مبہم ہوتے ہیں جنکی تعبیر دشوار ہوتی ہے۔

مفکرین نے زمانہ قدیم ہی سے خوابوں کی تعبیر بیان کرنے اور ان کے معانی و اسباب سے واقفیت کی کوشش کی ہے اور خوابوں کے مختلف اسباب ذکر کئے ہیں۔ کبھی خواب اس واسطے دکھائی پڑتے ہیں کہ انسان سونے کی حالت میں بعض حسی اثر انگیز چیزوں سے متاثر ہوتا ہے۔ خواہ یہ حسی اثر انگیز چیزیں اس کے اندرونِ بدن سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً بھوک یا پیاس یا درد کا احساس یا دوسرے مختلف جسمانی احساسات کبھی خواب اس طرح پیش آتے ہیں کہ اسکی یادداشت میں زمانہ ماضی کے جو زندگی کے واقعات محفوظ ہوتے ہیں۔ انہی میں سے بعض کی محسوس صورتیں انسان کے ذہن و خیال میں سونے کی حالت میں نمودار ہو جاتی ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان سونے سے پہلے جن اہم معاملات پر غور کر رہا تھا انہیں پر اسکا ذہن سونے کے

Marfat.com

دوران بھی غور وفکر جاری رکھے ہوئے ہے، بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ کئی لوگ حالتِ بیداری میں جن علمی مشکلات پر غور وفکر کر رہے تھے اس کا حل انہیں اپنے خوابوں میں ملا۔ کبھی خواب اسطرح کے ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں اپنی جن خواہشات کو پورا نہیں کر پاتا انہیں خواب میں پورا ہوتے ہوئے دیکھتا ہے چنانچہ ایسا بہت ہوتا ہے کہ انسان کیلئے اپنی زندگی میں جن خواہشات، آرزوؤں اور حوصلہ مندیوں کو پورا کرنا دشوار ہوتا ہے ان کے پورا ہونے کا خواب دیکھتا ہے۔

ہمارے اور آپ کے خواب کوئی معنی نہیں رکھتے مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں انہیں جو بھی خواب آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتا ہے۔

خواب میں شیطان بھی کئی صورتوں میں آسکتا ہے مگر میرے سرکارِ دوعالم ﷺ کی صورت میں شیطان نہیں آسکتا اگر کسی شخص نے خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت کی اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی صورت میں نہیں آسکتا۔

﴿والدین کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ رسوا ہوا، رسوا ہوا، رسوا ہوا جس نے اپنے والدین دونوں کو یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہوا (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت نہ پالے)۔

(مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرتِ معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا ارادہ جہاد کرنے کا ہے میں

Marfat.com

آپ ﷺ سے مشورہ کرنے آیا ہوں آپ ﷺ نے پوچھا تمہاری ماں موجود ہے انہوں نے کہاہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے نہ چھوڑو کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔(بحوالہ:نسائی شریف)

حدیث شریف: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکارِدوعالم ﷺ کو یہ فرماتے سناہے کہ باپ جنت کے بہترین دروازوں میں سے ہے اب تو چاہے تو اس دروازے کی حفاظت کراور چاہے تو کھودے۔(ابنِ ماجہ)

﴿حقوق خاوند﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِدوعالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کوحکم دیتا کہ وہ خداتعالیٰ کے سوا کسی کوسجدہ کرے تو عورت کوحکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کوسجدہ کرے۔(ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِدوعالم ﷺ نے فرمایا کہ جوعورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔(ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِدوعالم ﷺ نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کواپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے تو عورت کواس کا حکم ماننا چاہئے۔اگرچہ وہ کھاناپکانے میں مشغول ہو۔(ترمذی شریف)

﴿بیوی کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِدوعالم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اپنی بیویوں کو نہ مارا کرو (اس کے بعد) حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کیا ''عورتیں اپنے شوہروں پر غالب ہوگئی ہیں

Marfat.com

(یہ سن کر) آپ ﷺ نے بیویوں کو مارنے کی اجازت عطا فرمادی۔ اس کے بعد بہت سی عورتیں ازواجِ مطہرات کے پاس جمع ہوئیں اور اپنے خاوندوں کی شکایات کیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا۔ محمد ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت کرنے آئی ہیں تم میں سے وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بدسلوکی کرے۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنی مسلمان بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی ایک بات کو برا سمجھے گا تو دوسری کو پسند کریگا۔ (مسلم شریف)

﴿اہل خانہ کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل وعیال کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کے عیب نہ بیان کرے۔ (بحوالہ: ترمذی شریف)

﴿رضاعی ماں باپ کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابوطفیل غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ ایک عورت آگئیں آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا کہ اس عورت نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

﴿خالہ کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوگیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہاری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری خالہ (یعنی ماں کی بہن) اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ (ترمذی شریف)

﴿اولاد کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے زیادہ ایک باپ کو اپنی اولاد کیلئے کوئی عطیہ نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرتِ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کیلئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی شریف)

﴿رشتہ داروں کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا جسے اس کی خواہش ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور عمر میں زیادتی ہو تو رشتہ داروں کیساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے نسبوں کو یاد رکھو جس سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو کیونکہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا خاندانوں میں محبت ،مال میں کثرت اور عمر میں برکت پیدا کرتا ہے۔ (ترمذی شریف)

﴿پڑوسیوں کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ سرکارِ

Marfat.com

دو عالم ﷺ نے فرمایا مجھے حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے حقوق کے بارے میں تاکید کرتے رہے. یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وراثت میں شریک کردیں گے۔

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔ (بخاری و مسلم)

﴿یتیموں کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا مسلمان گھروں میں بہترین گھر وہ ہے. جس میں یتیم ہو جس کے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے. جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔ (ابنِ ماجہ شریف)

﴿بیوہ کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی کرنیوالے کی مانند ہے راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنیوالا اس شبِ بیدار کی مانند ہے جو عبادت اور شبِ بیداری میں سستی نہیں کرتا۔ اور اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کو کبھی افطار نہیں کرتا۔ (بخاری شریف)

﴿مظلوم کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں ظالم کی کیوں مدد کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کو ظلم

Marfat.com

سے روک۔ تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (مسلم شریف)

﴿بھوکوں، بیماروں اور قیدیوں کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ (بخاری شریف)

﴿میت کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کم از کم احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مسلم شریف)

﴿انتقال کرجانے والوں کے حقوق﴾

حدیث شریف: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ (ابنِ ماجہ)

﴿انسانی حقوق اور جدید تحقیق﴾

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو الگ الگ ہر کسی کے حقوق کے تحفظ کا حکم دیتا ہے۔ انسانوں کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، مظلوموں کے حقوق، بیوہ کے حقوق، یتیموں کے حقوق، میت کے حقوق اور پھر قبر میں جانے کے بعد مرحومین کے حقوق کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

دنیا کے سینکڑوں مذاہب کی سینکڑوں کتابوں میں کوئی ایک کتاب بھی دکھادی جائے جس میں مکمل طور پر علیحدہ علیحدہ تمام لوگوں کے حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس بات کو دنیا بھر کے لیڈر اور بد مذہب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام نے

Marfat.com

کائنات کو کیا کیا دیا۔

(۱)۔عورتیں زندہ دفن کر دی جاتی تھیں اسلام نے انہیں زندگی اور مقام دیا۔

(۲)۔مظلوموں کو ظلم کے اندھیرے سے نکالا۔ایک دوسرے کی جان کے پیاسوں کو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والا بنا دیا۔

(۳)۔عربی کو عجمی پر اور کالے پر گورے کو کبھی فوقیت نہیں دی۔

(۴)۔بیوہ کو عزت دی اور یتیموں، مسکینوں کو سینے سے لگانا سکھایا۔

(۵)۔ماں باپ کا ادب اور بڑوں کا ادب سکھایا۔

(۶)۔پڑوسیوں کے حقوق اور ان کا خیال رکھنا سکھایا۔

(۷)۔کسی کو تکلیف دینے سے اور تنگ کرنے سے روکا۔

(۸)۔بیماروں کی عیادت اور مرنے والوں کے ساتھ تعزیت کرنے کا حکم دیا۔

(۹)۔مرنے کے بعد اس کی قبر پر جانے اور ایصالِ ثواب کا بھی حکم دیا۔

(۱۰)۔بچے کے پیدا ہونے سے لے کر قبر میں جانے تک کا ضابطہ اخلاق دیا۔

کوئی شخص بھی ایسا کوئی مذہب دکھا دے جو اس قدر وسعتیں اور ضابطۂ حیات دیتا ہو نہیں وہ اسلام ہی ہے جو خوشبو ہے اور خوشبو کی طرح پھیلتا ہے جو مقناطیس ہے جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔

انہی خصوصیات کی وجہ سے آجکل یورپ میں خصوصاً امریکہ، برطانیہ اور جرمنی جیسے ملکوں میں اسلام پھیلتا جا رہا ہے یہود و نصاریٰ کی نوجوان نسل اسلام کی طرف آ رہی ہے۔جدید تحقیق اور سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ اور برطانیہ جیسے ملکوں میں اسلام سب سے بڑا مذہب ہے۔امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد بائیس لاکھ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ستر لاکھ ہے۔

Marfat.com

﴿مراقبہ اور جدید تحقیق﴾

مراقبے سے مراد کچھ دیر بیٹھ کر سوچ بچار کرنا کہ یہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے، آگے ہم کیا کریں تو ترقی کر سکتے ہیں یہ کام یعنی مراقبہ ہر لحاظ سے کیا جاتا ہے دینی طریقے سے بھی اور دنیاوی طریقے سے بھی۔

نبیوں کے پیشوا سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی ظاہری حیات میں اپنے گھر میں اور غاروں میں مراقبہ فرماتے تھے۔

انبیاء کرام علیہم السلام بھی دینِ حق کے پھیلاؤ کے لئے جن میں حضرتِ نوح، حضرتِ عیسیٰ، حضرتِ موسیٰ، حضرتِ ابراہیم علیہم السلام شامل ہیں مراقبہ فرماتے رہے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان، تابعین اور اولیائے کرام نے بھی چالیس دن تک اور بعضوں نے اسی دنوں تک گوشۂ تنہائی میں مراقبے اور غور و فکر کئے۔ مراقبے سے دل کو سکون، ترقی کی منزلیں، آگے بڑھنے کا حوصلہ، صبر و استقامت اور منزلِ مقصود پر پہنچنا نصیب ہوتا ہے۔

وضو کر کے، خالی پیٹ، خوش الحانی کے ساتھ، گوشۂ تنہائی میں اور فجر کے بعد کے وقت مراقبہ کریں اس سے آپ کو مراقبے کے فوائد نظر آئیں گے کیونکہ بغیر فوائد کے اتنی بڑی محنت کوئی معنی نہیں رکھتی اسی طریقے پر مراقبے کے فوائد اور اس کے کرنے سے مسائل کا حل اور سکون و طمانیت نصیب ہونے پر سائنسی تحقیق بھی موجود ہے۔

سائنسی تحقیق: ماہرین نے مراقبے کو ذہنی دباؤ کے مریضوں پر آزمایا۔ ذہنی دباؤ کے مریض ہمیشہ اپنی منفی سوچ کی وجہ سے دباؤ بڑھاتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے منفی طریق زندگی کو پسِ پشت ڈال کر کسی ایک چیز پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ ضرور آرام محسوس کریگا اور یہی چیز اس کو تندرستی کی طرف لے جائے گی۔

Marfat.com

مراقبہ اگر مکمل توجہ سے کیا جائے تو بے چینی، شدید خوف کا احساس اور کھلی جگہ کا خوف جیسی علامات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

مراقبے کی طاقت ذہنی دباؤ کے مریضوں کو ٹھیک کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے یہ طاقت بھی سائنسی اصولوں پر مبنی ہے۔ جب کبھی آپ کو ناگہانی تکلیف یا حادثے کا سامنا کرنا پڑے تو آپ کا دماغ فوراً ایڈرینال گلینڈ کو ہارمون مہیا کرنے کا اشارہ کر دیتا ہے جب آپ کا دل بھاری پن محسوس کرتا ہے۔ بلڈ پریشر فوراً بڑھ جاتا ہے، عضلات میں تناؤ آجاتا ہے، خون کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے، اور آپ پسینے میں تربتر ہو جاتے ہیں۔ دماغی آرام سے اعصاب کو آرام آتا ہے، جس سے انسان کے اندر جنگ ہو رہی ہوتی ہے اس کو روک دیتا ہے، اگر آپ مراقبے کے عادی ہو چکے ہیں تو اوپر والے بیان کردہ حالات میں اپنے آپ پر جلد قابو پائیں گے۔

﴿مراقبہ کوئی مشکل کام نہیں ہے﴾

مراقبہ سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو دل کی توجہ سے مراقبہ کرتے ہیں مراقبہ کرنے سے کبھی اگر فائدہ نہ بھی ہو تو بھی اس میں نقصان نہیں ہے البتہ کہیں نہ کہیں فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ ہر شخص مراقبہ کر سکتا ہے۔

روزانہ بیس منٹ کا مراقبہ ہر کسی کیلئے آسان اور اچھا ہے تا کہ انسان کے خیالات اس کے سامنے آئیں، آگے کچھ کرنے کا حوصلہ بیدار ہو اور برے حالات کیلئے ایک ذہن بنا ہوا ہوتا کہ اس پر قابو پانا آسان ہو۔

ماہرین کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی ذہنی دباؤ کا شکار ہو جائے اور ذہنی طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو مراقبہ کرنے سے ان دونوں حالتوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ مراقبے کا عمل آپ کے اندر خوشی کا احساس بیدار کرتا ہے۔

Marfat.com

خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی وجہ ہو مثلاً آپ کو ابھی اچھی نوکری مل جائے، آپ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق کوئی چیز خرید لیں۔ جب خوشی بغیر کسی وجہ کے ہو تو اسے آپ خوشی سے بہتر کوئی نام دے سکتے ہیں مثلاً قناعت۔

﴿اذان بھلائی کی جانب بڑھانے کی آواز﴾

حدیث شریف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک کوئی انسان اور جن اور دوسری چیزیں مؤذن کی آواز سُنتی ہیں وہ قیامت کے روز مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے سُنا فرمارہے تھے جب شیطان اذان کی آواز سُنتا ہے تو بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ روحاء مدینہ سے 36 میل ہے)۔ (بحوالہ مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پروردگار کو چرواہے سے بڑا تعجب ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اذان دے رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں اس بندے کو بخش دوں گا اور اس کو جنت میں داخل کرونگا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حدیث شریف: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو فرماتے سُنا قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (مسلم شریف)

اذان نماز کی طرف بُلانے کا طریقہ ہے اس کا عام مطلب خبردار اور آگاہ کرنا ہے لیکن شرعاً مخصوص الفاظ کیساتھ نماز کے وقت کی عام لوگوں کو اطلاع دینے

Marfat.com

کا نام ہے۔اذان درحقیقت اصولِ اسلام کی اشاعت اور اعلان ہے۔اذان کے ذریعے مسلمانوں کو دور و نزدیک سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کا وقت آ گیا ہے لہٰذا ہر کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف آ جاؤ یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس میں کشش اور سادگی ہے اور مسلمان اذان سُنتے ہی مسجدوں میں کھنچتے چلے آتے ہیں۔

﴿برٹش گورنمنٹ اور اذان﴾

برٹش حکومت کے دور میں ایک کیس سامنے آیا ایک علاقے میں مندر اور مسجد آمنے سامنے تھے آپ کو معلوم ہے کہ مساجد میں صرف مقررہ اوقات میں ہی اذان کا وقت ہوتا تو مندر میں گھنٹے بجنا شروع ہو جاتے آخر کار یہ معاملہ برٹش حکومت کے سامنے آیا برٹش حکومت کے اعلیٰ حکام کی ایک ٹیم تحقیقات کیلئے نکلی سب سے پہلے وہ مندر میں گئی اندر جا کر انہوں نے گھنٹے بجوانے کا حکم دیا حکام کے کہنے پر مندر کے گھنٹے بجوائے گئے۔ پھر وہ لوگ یعنی اعلیٰ برٹش حکام مسجد کی جانب گئے مسجد میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ خادم مسجد نے ان سے کہا کہ جوتے باہر اتاریئے پھر مسجد میں داخل ہوں چنانچہ حکام نے جوتے اتارے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ خادم مسجد سے کہا ہمیں اذان سنائی جائے خادم نے کہا کہ اذان ہر وقت نہیں دی جاتی بلکہ خاص وقت اور خاص مقامات پر دی جاتی ہے لہٰذا ہم اس وقت اذان نہیں دے سکتے یہ سن کر اعلیٰ حکام چلے گئے۔

اس کے بعد برٹش حکومت نے یہ آرڈر جاری کیا کہ جس وقت مسلمان اذان دیتے ہیں اس وقت مندر کے گھنٹے نہ بجائے جائیں اس طرح مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا گیا اور اذان کی برکت سے مسلمانوں کو سرخروئی نصیب ہوئی۔

Marfat.com

اذان اسلامی شعار ہے اگر خوش الھانی سے دی جائے تو کیف وسرور بھی نصیب ہوتا ہے کسی مذہب میں گھنٹے کسی مذہب میں ڈھول کسی مذہب میں گھنٹیاں اور کسی مذہب میں آگ روشن کی جاتی ہے مگر اسلام واحد مذہب ہے جس میں پاک وصاف ہوکر باادب طریقے سے مسلمانوں کو یہ ندادی جاتی ہے کہ آؤ بھلائی کی طرف آؤ فلاح کی طرف۔

﴿اچھی نیت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

حدیث شریف: سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری شریف)

امام بخاری علیہ الرحمۃ حدیث کے جید اور قدآور امام ہیں آپ نے بخاری شریف جیسی کتاب جس میں مستند احادیث کا ذخیرہ موجود ہے اور یہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید کے بعد سب سے بڑی اور مستند مانی جاتی ہے اتنی معتبر کتاب کو شروع کرنے کیلئے آپ نے اس حدیث کا انتخاب کیا جو ہم نے اوپر تحریر کی ہے۔

احادیث میں آتا ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ جب بندہ کسی نیک کام کی نیت کرتا ہے تو اسی وقت ایک نیکی اسکے لئے لکھ دی جاتی ہے اور اگر کوئی شخص گناہ کی نیت کرتا ہے تو گناہ نہیں لکھ دیا جاتا یہاں تک کہ وہ گناہ کرلے۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا اجر ملتا ہے اور بری نیت کا گناہ نہیں ملتا جب تک اس پر عمل نہ کرلیا جائے۔

﴿نیت کا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے﴾

نوشیرواں بادشاہ ایک دن اپنے ملک کی سیر کے لئے نکلا سیر کرتے وقت ایک باغ میں پہنچا جب اس نے باغ دیکھا تو باغ کے اندر جانے کا اشتیاق ہوا باغ میں پھلوں کے درخت دیکھے چنانچہ انار کھانے کا دل ہوا اس نے خادم سے انار

Marfat.com

منگوایا باغ کے مالی نے انار توڑ کر بادشاہ کو دیا وہ پھل جب بادشاہ نے کھایا تو چونک گیا کہ اتنا میٹھا اور رسدار پھل ہماری مملکت میں موجود ہے۔ یکا یک اس نے دل میں ارادہ کیا کہ اس باغ پر قبضہ کرلیا جائے تا کہ ہمارا جب دل چاہے پھل کھاتے رہیں۔ دل میں یہ ارادہ کرلیا تھا اس کے بعد دوبارہ انار منگوایا جب بادشاہ نے انار کھایا تو بالکل بدمزہ اور بغیر رس والا تھا۔ جب اس نے ایسا پھل دیکھا تو سوچنے لگا کہ ابھی ابھی رس بھرا اور میٹھا پھل تھوڑی ہی دیر میں مزہ بدل گیا مالی سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ مالی نے کہا جب میں نے پہلا انار دیا تو اس وقت بادشاہ سلامت کی نیت اچھی تھی مگر بعد میں بادشاہ سلامت کی نیت خراب تھی جسکا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے اچھی نیت کا اثر اچھا اور بری نیت کا برا اثر۔

﴿نیت اور یورپی ماہرین کی تحقیق﴾

''ڈاکٹر لیڈی ٹرجوہرا'' جو کہ سائیکالوجی کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں انکا تجزیہ ہے کہ ہوٹل کا کھانا کبھی بھی جسم اور صحت کیلئے شفاء کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہے۔ کیونکہ ہوٹل والے کینیت گاہک کی جیب سے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرنا ہوتی ہے۔ میرا سائنسی تجربہ کہتا ہے کہ اس کھانے میں قطعی شفاء اور برکت نہیں ہوسکتی۔

﴿علمِ غیب رسول ﷺ اور جدید تحقیق﴾

القرآن: ترجمہ: یہ نبی ﷺ غیب کی خبر بتانے میں بخیل نہیں۔

قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ اللہ کی عطا سے غیب کا علم جانتے ہیں اس کے علاوہ غیبی باتوں پر مبنی احادیث اور اس پر تحقیق اور مشاہدات بیان کئے جائیں گے۔

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

کہ جب مال غنیمت کو (گھر کی دولت) سمجھا جانے لگے، امانتیں مال غنیمت سمجھ کر دبالی جایا کریں، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، دینی تعلیم دنیا کیلئے حاصل کی جائے، انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کو ستائے، دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کرے، مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونے لگے، قبیلہ (خاندان) کے سردار بدترین لوگ بن جائیں، کمینے قوم کے حکمراں ہو جائیں، انسان کی عزت اسلئے کی جائے کہ وہ شرارت نہ پھیلا دے، گانے بجانے والی عورتیں اسلئے گائیں کہ سامان کی کثرت ہو جائے، شرابیں پی جانے لگیں، بعد میں آنے والے لوگ امت کے پچھلے نیک لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، تو اس زمانے میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو۔ صورتیں مسخ ہو جانے، زمین دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (مرد) ریشمی لباس پہننے لگیں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ نہ کرے کہ تم مبتلا ہو (تو پانچ چیزیں بطور نتیجہ ظاہر ہوں گی پھر ان کی تفصیل فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیلنے لگیں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔ (حتیٰ کہ) اگر چوپائے (گائے، بیل، گدھا، گھوڑا) وغیرہ نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور

Marfat.com

جوقوم اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے عہد کوتوڑے گی خدا تعالیٰ ان پر غیروں کو مسلط کردے گا۔ جوان کے بعض مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرے گا اور جس قوم کے بااقتدار لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے خلاف فیصلے دیں گے اوراحکامِ خداوندی میں اپنا اختیار وانتخاب جاری کریں گے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابنِ ماجہ)

﴿مشاهدات اور جدید تحقیقی انکشافات﴾

ان احادیث کے پڑھنے کے بعد میں آپ سے کچھ سوالات کرتا ہوں ان پر غور فرمایئے گا کہ کیا ہم سب ان کاموں میں مبتلا نہیں ہیں۔

(۱)۔ کیا ہمارے حکمرانوں نے مالِ غنیمت کو گھر کا مال نہیں سمجھ لیا؟

(۲)۔ کیا ہم دوسرے کے مال کو اپنا مال کہہ کر نہیں کھا جاتے؟

(۳)۔ کیا ہم نے زکوٰۃ کو بوجھ اور تاوان نہیں سمجھا؟

(۴)۔ کیا ہم نے دینی تعلیم دنیا حاصل کرنے کیلئے نہیں حاصل کی؟

(۵)۔ کیا ہم نے بیوی کی غلامی اور ماں باپ کو تنگ کرنا شروع نہیں کیا؟

(۶)۔ کیا ہم نے اپنے دوستوں کو اپنے والد پر فوقیت نہیں دی؟

(۷)۔ کیا ہم مسجد میں دنیا کی باتیں کر کے شور نہیں مچاتے؟

(۸)۔ کیا خاندان کا ذلیل آدمی خاندان کا سرپرست نہیں بن گیا؟

(۹)۔ کیا ناچ گانا ہر گھر میں شروع نہیں ہو گیا؟

(۱۰)۔ کیا ہم نے شراب کا نام بدل کر اس کا استعمال شروع نہیں کر دیا؟

(۱۱)۔ کیا ہماری آنے والی نسلیں نیک لوگوں کو بُرا بھلا نہیں کہتیں؟

(۱۲)۔ کیا ہمارے گھروں میں جوان اولاد کے سامنے بے حیا پروگرام ٹی وی پر نہیں چلتے؟

Marfat.com

(۱۳)۔کیا ناپ تول میں کمی اور کپڑوں کو کھینچ کھینچ کر نہیں ناپا جاتا؟
(۱۴)۔کیا ہم نے کبھی ایمانداری کیساتھ غریبوں کے گھروں میں زکوٰۃ پہنچائی؟
(۱۵)۔کیا ہم پر ظالم جابر حکمران جو قوم کے اموال پر قبضہ اور اسلام کے خلاف فیصلے نہیں کرتے؟

ان تمام باتوں کا جواب ہاں میں ہوگا کیونکہ ہم اس میں ملوث اور ان تمام باتوں کا شکار ہیں اسی لئے ہم ان عذابات کا شکار ہیں۔

(۱)۔کیا ہم پر قتل وغارت گری کا عذاب نہیں آیا؟
(۲)۔کیا ہم قحط سالی اور بارش نہ ہونے کے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں؟
(۳)۔کیا ہم پر ظالم حکمران مسلط نہیں جو کسی کی نہیں سنتے؟
(۴)۔کیا ہم پر طوفان، کالی آندھی، زلزلہ، طاعون اور کئی بیماریاں عذاب بن کر نہیں آئیں؟
(۵)۔کیا ہمارے کاروبار اور اموال میں برکتیں ختم نہیں ہوگئیں؟
(۶)۔کیا ہم ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوگئے اور محبتیں نفرتوں میں نہیں بدل گئیں؟
(۷)۔کیا ہماری اولاد ہماری نافرمان اور باغی نہیں ہوگئی؟
(۸)۔کیا ہم حادثاتی اموات اور زمینی آسمانی مصیبتوں کا شکار نہیں ہیں؟
(۹)۔کیا ہم پر جنگ کے بادل اور اسکا خوف نہیں منڈلا رہا؟
(۱۰)۔کیا ہم پر قوم پرستی، نسل پرستی اور فتنہ پرستی کا عذاب نہیں آیا؟

ان سب عذابات کا پوری قوم شکار ہے اور اسکی پیشین گوئی میرے سرکارِ دو عالم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنی نور والی آنکھوں سے دیکھ کر دی تھی اور یقیناً یہ سب کچھ ہو رہا ہے یہ سب میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کا علم غیب ہے دن رات

Marfat.com

میں بدل سکتا ہے سورج چاند میں بدل سکتا ہے مگر میرے سرکارِ دو عالم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔ بے شک ؎

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پر لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کسی کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

﴿وعدہ پورا کرنا اور جدید تحقیق﴾

جب کسی مسلمان سے وعدہ کیا جائے تو اسے پورا کیا جائے۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ترجمہ: بے شک وعدوں کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ (پارہ نمبر ۱۵، سورہ بنی اسرائیل)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا جس میں چار باتیں ہونگی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک ہی عادت ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ ایک تو یہ کہ جب بات کرو تے جھوٹ بولے، دوسرا یہ کہ جب اقرار کرے تو اسکے خلاف کرے، تیسرا یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، چوتھا یہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق کرے۔ (مسلم شریف، بخاری شریف: کتاب الایمان)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی کی علامت ہے۔ (سنن دارمی صفحہ نمبر ۳۵۸ طبع کراچی)

جدید تحقیق: وعدہ خلافی کرنا ہر کسی کے نزدیک برائی ہے کیونکہ اس کے بہت سے نقصانات ہیں اور وعدہ پورا کرنے کے فوائد ہیں۔

Marfat.com

(۱)۔وعدہ پورا کرنے پر خوشی ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر ندامت اور پشیمانی ہوتی ہے۔

(۲)۔وعدہ پورا کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر نفرت اور بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

(۳)۔وعدہ پورا کرنے والوں کو لوگ پسند کرتے ہیں اور وعدہ خلافی کرنے والے کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

(۴)۔کاروبار میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو لوگ کاروباری نہیں سمجھتے۔

(۵)۔دوستی میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو بے وفا سمجھا جاتا ہے۔

(۶)۔اچھا اور سچا آدمی اپنے سچے وعدے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

(۷)۔اسلام نے وعدہ خلافی کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔

الغرض کے سچے وعدے سے انسان پہچانا جاتا ہے اسلام نے ہمیشہ وعدہ خلافی کی مذمت کی ہے۔

﴿لمحہ فکریہ﴾

اللہ اللہ! آپ کے سامنے ایک سو ایک سنتوں پر سائنسی تحقیق اور ماہرین کے حوالے اور ان کے مضامین جو ریسرچ شدہ ہیں پیش کئے میرے سرکار ﷺ کی ہر ادا مبارک ادا ہے جس پر مسلمانوں نے تو عمل نہ کیا مگر موجودہ سائنس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مسلمانوں کے نبی ﷺ کے فرمان، ان کی سنتوں میں اس قدر حکمتیں اور فوائد موجود ہیں کہ اگر اس کو انسان اپنا لے تو وہ کبھی بھی برے امراض میں مبتلا نہیں ہوگا بلکہ گندی بیماری کا لگنا تو درکنار گندی بیماری اس کے قریب سے بھی نہیں گزرے گی۔

اللہ اکبر! اس بات کو آپ سب تسلیم کریں گے کہ ہمارے آقا ﷺ نے

Marfat.com

بدترین کافروں کو جب اپنے کردار سے منوالیا اور انہوں نے بھی اقرار کیا اور آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد موجودہ سائنس سے بھی اپنی سنتوں کے فوائد و برکات منوا لیئے یہ بھی تو کمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آج کے نوجوان جو سائنس کے پیچھے دوڑتے ہیں سائنس کو دیوانگی کی حد تک مانتے ہیں اس پر مہارت اور جانکاری رکھنے کی دل میں چاہت رکھتے ہیں سائنسی بات کو فوراً قبول کرلیں گے یوں لگتا ہے کہ سائنس کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھ بیٹھے ہیں مگر انہی نوجوانوں نے سنت مصطفیٰ ﷺ کو پس پشت ڈال دیا ہے سنتوں پر عمل کرنے والوں کو طعنے دیئے جاتے ہیں سنتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے نام بگاڑ بگاڑ کر سنتوں پر عمل کرنے والوں کے نام لئے جاتے ہیں انہیں کم عقل اور بیوقوف سمجھا جاتا ہے عمامہ شریف کو پاگڑ ایا پگڑی تحقیری الفاظ سے بولتے ہیں سنتوں بھرے شہنشاہوں والے لباس کو فقیروں کا لباس کہا جاتا ہے۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ ہم سائنسی باتوں کو سچ مانیں سائنسی علوم سیکھنے کے لئے اولاد کو لاکھوں روپے کی کتابیں خرید کر دیں خوب خوب محنتیں کریں اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کا (جنہوں نے رو رو کر ہمارے لئے دعائیں کیں پیدا ہوتے ہیں امت کی مغفرت کی دعا کی ساری زندگی صحرا میں، مجلس میں، گھر میں، مسجد میں اور یہاں تک کہ شب معراج میں اپنے رب جل جلالہٗ کے دیدار کے موقع پر بھی اپنی امت کیلئے مغفرت کی دعائیں کیں یہی نہیں بلکہ قبر انور کے اندر بھی آقا ہمارے لئے دعا گو ہیں اور میدان محشر میں بھی ہمارے لئے وسیلہ بخشش بنیں گے) کیا ہم پر اتنا بھی حق نہیں ہے کہ ہم دل و جان سے آپ سرکار ﷺ کی سنتوں کو اپنائیں۔

ہاں اگر کوئی شخص عمامہ باندھ کر داڑھی رکھ کر الٹے سیدھے کام کرتا ہے تو عمامہ اور داڑھی غلط نہیں وہ شخص غلط ہے۔ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے ان سنتوں کا

Marfat.com

ب واحترام کرنا چاہیے ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ ہم سنتوں کا مذاق نہ اڑائیں۔

یادرکھئے! کہ امام ملت حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص سرکار دو عالم ﷺ کی کسی سنت کا مذاق اڑائے گا خوف ہے کہ وہ بے ایمان مرے گا یعنی کفر پر مرے گا آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ غیروں نے آج سرکار دو عالم ﷺ کی سنتوں پر تحقیق کر کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

اے میرے بھائیو! آج ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ جس قدر ہو سکے گا سرکار دو عالم ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں گے دنیا کی پروا نہیں کریں گے کیونکہ حضور کرم ﷺ کی سنتیں رنج وغم کا علاج ہیں بیماریوں کی دوا ہیں حکمتوں کی برسات اور برکتوں کا دریا ہیں دنیا میں عزت کا ذریعہ ہیں بلاؤں سے چھٹکارا ہیں آخرت میں بخشش کا سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں سرکار دو عالم ﷺ کی رضا کا باعث ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محبت کا ثبوت ہیں الغرض کہ ایمان کی حفاظت کا نسخہ ہیں۔

اے اللہ تبارک وتعالیٰ! ہمیں سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور اسی پر ہمیں موت دے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین ﷺ

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی غفرلہٗ

24 ذوالحجہ 1423ء بمطابق 26 فروری 2003ء بروز شب بدھ

☆.....☆.....☆

اللّٰہ تعالیٰ اعلمُ بالصواب وأو کما قال رسول اللہ علیہ اَلصلوٰۃ والسلام فی الاحادیث کتبتُ فی ھذاالکتاب.

Marfat.com

زاویہ پبلشرز

۶، مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ
لاہور۔ فون، ۷۲۴۸۶۵۷ — ۰۴۲
موبائل، ۹۴۶۷۰۴۷ — ۰۳۰۰

نام کتاب	مصنف/مرتب	قیمت
کشف العرفان	ڈاکٹر نور محمد ربانی	۱۴۰ روپے
اللہ والے	ظہور الحسن شارب	۱۱۰ روپے
اللہ والیاں	احمد مصطفیٰ صدیقی راہی	۱۱۰ روپے
تاریخ مشائخ نقشبند	محمد صادق قصوری	۲۰۰ روپے
افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم	محمد صادق قصوری	۹۰ روپے
مکاشفات و روحانیات	پروفیسر عبدالصمد الصارم الازہری	۱۲۰ روپے
کرامات صحابہ رضی اللہ عنہ	عبدالمصطفیٰ اعظمی	۷۵ روپے
جنتی زیور		۱۲۰ روپے
تاریخ ساز اقوال	رائے محمد کمال	۱۳۵ روپے
اولاد کو سکھاؤ محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی	ڈاکٹر محمد عبدہٗ یمانی، ترجمہ ڈاکٹر محمد مبارز ملک	۹۰ روپے
اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ	ثریا بتول علوی	۱۰۰ روپے
فیضانِ اویس	حضرت خواجہ نور الحسن تارک اویسی رحمۃ اللہ علیہ	۶۰ روپے
تحفہ جوانی	ابنِ کرم	۶۰ روپے
حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	بشیر حسین چشتی نظامی	۷۰ روپے
کشف المحجوب	حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رح	۱۶۰ روپے
اسلام میں شادی کا تصور	از پروفیسر سعید احمد چشتی	۷۰ روپے
ملفوظات و فوائد حضرت بندہ نواز گیسو دراز رح	خواجہ بشیر حسن چشتی نظامی	۱۰۰ روپے
شیریں حکایات	محمد امین شرقپوری	۱۰۰ روپے
گلدستہ احادیث	حضرت اعلیٰ غلام مرتضیٰ رح بیربلوی	۹۰ روپے
بزرگوں کے عقیدے	مفتی جلال الدین احمد امجدی	۹۰ روپے
محفلِ اولیاء	حضرت علامہ شاہ مراد سہروردی	۱۵۰ روپے
اسلام کی اخلاقی تعلیمات	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۰ روپے
تاریخ اولیاء	حضرت خواجہ حسن چشتی نظامی	۱۷۰ روپے
زلف و زنجیر مع لالہ زار	علامہ ارشد القادری	۹۰ روپے
القاعدہ	مقبول ارشد	۱۵۰ روپے
تاریخ کے گمشدہ اوراق	علامہ نیاز فتح پوری	۱۴۰ روپے

سٹاکسٹ:۔ احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ راولپنڈی فون ۵۵۵۸۳۲۰-۰۵۱

Marfat.com

Marfat.com





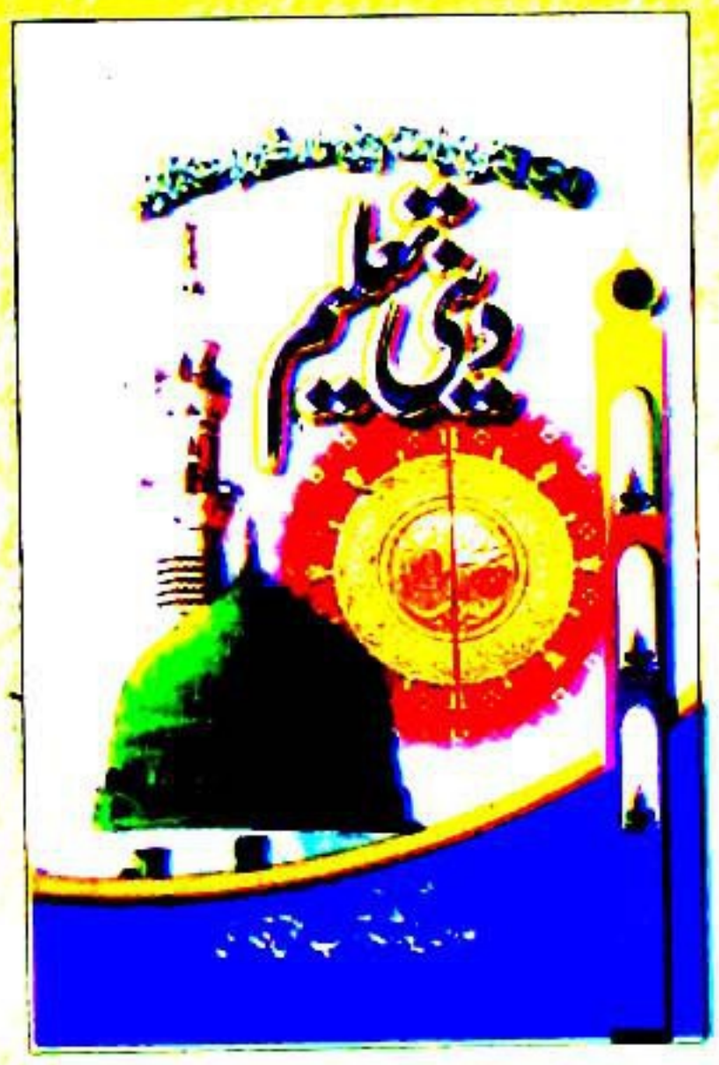





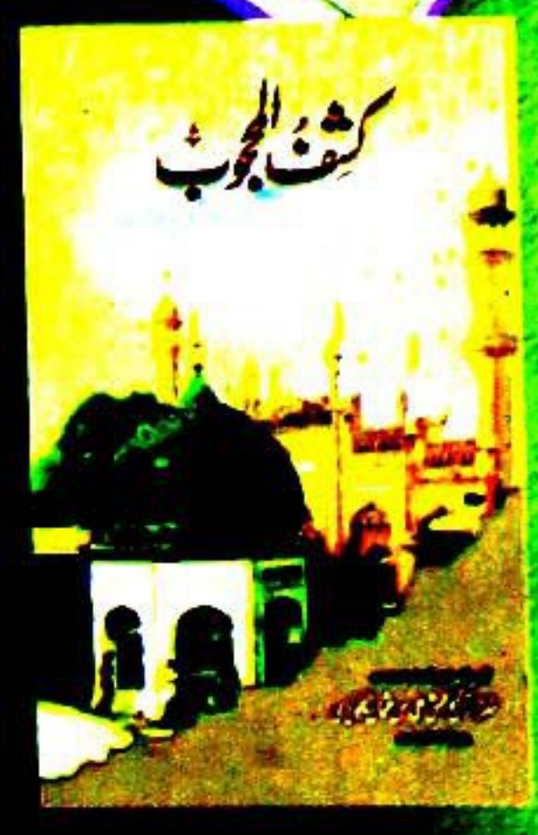







پبلشرز

زاویہ

زاویہ پبلشرز

6 مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ ۔ لاہور

Voice: 042-7248657 Mobile: 0300-9467047

Marfat.com